فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

پیرانِ طریقت

از

قاضی عارف ابو العلائی

Www.MadaariMedia.Com

MADAARI MEDIA

دم مدار
بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

پیران طریقت

بار اوّل ——— تعداد طبع

قیمت

(عام)

دو روپیہ

سنہ ۱۳۶۶ ہجری

ملنے کے پتے

۱۔ دواخانہ ہندی اینڈ کو — نیا پل افضل دروازہ حیدرآباد دکن

۲۔ مکتبہ عزیزیہ ——— حویلی قدیم — حیدرآباد دکن

مطبوعہ شمس الاسلام پریس چھتہ بازار

مضامین	صفحہ
شکریہ۔ شجرۂ اہل مصنف۔ انتساب۔ شجرۂ مصنف	الف تا ع
حالات مصنف۔ دیباچہ	
خلیفۂ رب العالمین۔ خلافت بلاواسطہ۔ خلافت راست	۱
خرقۂ خلافت رب العالمین	۲
خلفائے رحمۃ للعالمین۔ بیعت فرشتگان	۳
چار پیر۔ اصطلاح پیر۔ بیعت و خلافت صدیقیہ	
بیعت و خلافت مرتضوی۔ سلسلۂ چار پیر۔	۴
حضرت خواجہ حسن بصری کے حالات۔ ولادت	۵
جناب سیدنا عمرؓ نے نام رکھا۔ جناب حضور اکرمؐ	
کے کوزہ کا پانی پینا	
بیعت و خلافت	۶
خرقۂ خلافت۔ رضاعی ماں۔ اصحاب نبی سے ملاقات	۷
حسب و نسب۔ مٹکے کا روزہ۔ دائم الصوم	۸
فاطمی روزہ۔ وصال کے روزے۔ بی بی رابعہ	
بصری کی خلافت۔ ہفت گروہ	
گروہ اول بصریہ۔ گروہ دوم اویسیہ۔ گروہ	۹
سوم قلندریہ۔ گروہ چہارم کمیلیہ	
گروہ پنجم شرعیہ۔ گروہ ششم سلمانیہ	
گروہ ہفتم محمدیہ۔ فرزند آغوشی جناب علیؓ	
ہندوستان میں گروہ کی آمد۔ چودہ خانوادے	۱۰
نو خانوادے۔ پانچ خانوادے	
تذکرۂ اول خانوادۂ حبیبیاں۔ تکیہ کا تعینہ	۱۱

مضامین	صفحہ
ارشادات پیر	۱۱
خانوادۂ طیفوریاں	۱۲
خلفاء حضرت بایزید بسطامی۔ خرقوں کے نام۔ خانوادۂ کرخیاں	۱۳
خانوادۂ سقطیاں۔ طریقۂ گداگری۔ شاہ حبیب عجمی کی وجہ تسمیہ	۱۴
خانوادۂ جنیدیاں	۱۵
حضرت منصور۔ حضرت شاہ علی عثمان سے شاگردان	۱۶
حضرت امام اعظمؓ۔ ہدایات پیر	
حضرت جنید بغدادی کی اولاد دکن میں۔ ہندوستان	۱۷
میں خلفاء کی آمد۔ خانوادۂ گازرونیاں۔	
خانوادۂ طوسیاں	۱۸
خانوادۂ فردوسیاں۔ ولادت مہدی۔ شاہ نجم الدین	۱۹و۲۰
کبریٰ۔ علاؤالدین طوسی۔ شیخ ضیاء الدین سہروردی	
لقب فردوسی	۲۱
سلسلۂ کبرویہ۔ شیخ علاؤالدین طوسی۔ خانوادۂ سہروردیاں	۲۲
تذکرۂ خانوادۂ زیدیاں	۲۳
حجرۂ خلفاء۔ حافظ قرآن و عالم دین فاضل	۲۴
خانوادۂ زیدیاں	
شرائط بیعت و خلافت۔ لباس کے پتوں سے جسم	۲۵
ڈھانکنا	
خانوادۂ عیاضیاں۔ لنگوٹ بند کا طریقہ	۲۶
خانوادۂ ادہمیاں۔ لباس ہزار میخی۔ شرائط ذکر جلی	۲۸
خانوادۂ ہبیریاں۔ شرائط	۲۹

مضامین	صفحہ
خانوادۂ چشتیاں۔ لقب خواجگان چشت	۳۰
اہل بہشت	
شرائط	۳۱
حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی حضرت خواجہ عثمان	۳۲
ہارونی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ	
تذکرہ گروہ خانوادگان۔ گروہ خانوادۂ طیفوریان	۳۳
گروہ سطاریہ۔ گروہ مداریہ۔ گروہ نقشبندیہ	
گروہ خانوادۂ جنیدیاں۔ گروہ نعمت اللہی گروہ	۳۴
ہاشم شاہی۔ تاج بارہ ترکی سبز رنگ۔ حضرت شکن	
تکبیر عاشقاں۔ گروہ میر خیل یا گروہ قلندریہ	۳۵
گروہ بہلول شاہی۔ گروہ صدو شاہی گروہ حاجی	۳۶
اکمل شاہی۔ گروہ شاہ موسیٰ۔ گروہ حسین شاہی	
طریقۂ ملامیہ۔ گروہ شاہ نزان	
عشق اللہ فخر اللہ میران میران۔ گروہ شاہ محمود	۳۷
گلے میں رسی۔ گروہ رفاعیہ	
دکن میں گروہ رفاعیہ۔ گروہ خانوادۂ گازوریاں	۳۸
گروہ نامزد و گروہ اولیا شاہی۔ گروہ خانوادۂ	
طوسیاں غار میں ذکر و شغل دکن میں سلسلہ قادریہ گروہ	
رزاقیہ۔ گروہ وہابیہ	
گروہ جباریہ گروہ قمیشیاں۔ گروہ مقیم شاہی ملک	۳۹
پنجاب میں مقام۔ گروہ میاں خیل میاں میاں	
ہاتھ میں کشکول گلے میں چمڑے کا تسمہ۔ گروہ خاکساری	

مضامین	صفحہ
قیام ملک افغانستان۔ گروہ محمود شاہی گروہ محمود	۴۰
قدحیاں گروہ شاہ محمود سلیمانی گروہ رفاعیہ۔ گروہ	
ملتانی شاہ۔ فرزند آغوشی جناب غوث اعظمؓ	
شیخ نظام الدین بہت نونی	۴۱
گروہ خانوادۂ فردوسیاں۔ گروہ بہمن شاہی گروہ	۴۲
خانوادہ سہروردیاں گروہ نوطلی گروہ پیرن شاہی	
گروہ رزاق شاہی گروہ حبیب ملتانی شاہی گروہ	۴۳
سیدا شاہی بیابانی۔ دکن میں سلسلہ بیابانی۔ گروہ	
دولہا شاہی۔ پیشانی پر ٹیکہ سر ننگا اور سر لنگوٹ چاک	
عشق عشق گروہ ملنگ شاہی گروہ شہ بانان۔	۴۴
گروہ حاجی قاسم شاہی کمر میں گھنٹیں	
گروہ شاہ کرم اللہ جیلی کوڑے مار لینا۔ گروہ سہاگ	۴۵
شاہی دکن میں سدا سہاگن۔ گروہ جلالیاں	
سینگ پھونکنا	
موڑ چڑا یا منا و چڑا۔ جدیہ۔ گروہ خانوادہ چشتیاں	۴۶
گروہ قلندریہ چار آبرو کی صفائی گروہ نظامیہ	
گروہ صابریہ دکن میں خلفائے چشتیہ و نظامیہ و	۴۷
صابریہ۔ گروہ کریمیہ۔ گروہ ملی شاہی۔ گروہ جلیل	
شاہی سلسلہ ابوالعلائیہ نقشبندیہ و چشتیہ سلسلہ	
صدیقیہ محمدیہ نقشبندیہ خرقۂ خلافت مرتضوی جناب محمد بن ابوبکر	
خرقۂ خلافت آبائی مرتضوی خرقۂ خلافت صدیقی بجناب	۴۸
حضرت امام جعفر صادق سلسلہ قادریہ و چشتیہ	

مضامین	صفحہ
شجرہ قادریہ ونقشبندیہ	۴۹
سلسلہ ابوالعلائیہ قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ فیضان جناب غوث اعظمؓ توجہ قلبی	۵۰
فیضان حضور غریب نوازؒ	۵۲
توجہی سلوک اویسیہ طریقہ توجہی قلبی شجرہ چشتیہ	۵۳
سلوک سلسلہ عالیہ قادریہ اصول عروج ونزول ذکر نواد	۵۶
طیفوریہ گروہ قادریہ فیدہ تجریدیہ شغال برزخ۔ مراقبہ	۵۷
سلوک سلسلہ عالیہ چشتیہ اصول سلوک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ توجہ قلبی اعتبارات ذات	۵۸
فنا بقا حق الیقین عین الیقین شغل تصور سجود	۵۹
شغل یادداشت وحدت وجود تجلی ذات الکل فی الکل۔ اقسام خطرات	۶۰
توجہ اویسیہ یازدہ کلمات نقشبندیہ ہوش در دم	۶۱
شش کلمات شطاریہ۔ ارشادات جناب سیدنا ہمہ اوست ہمہ از اوست صوفی چلہ کش کشف کرامات	۶۲
دنیا حب دنیا دنیا دینی انانیت دنیا و مال	۶۳
اولاد و عزیز واقارب سالک اصول فی اللہ محبت کے چار درجے جناب سیدنا کی ملازمت	۶۴
حاصل بیعت	۶۵
آداب پیر	۶۶
عورتوں کے متعلق	۶۷
عورتوں سے مرید کرنے کا طریقہ	۶۸

مضامین	صفحہ
پردے کی باتیں	۶۹
شرعی پردہ کے فوائد۔ بے پردگی سے نقصان	۷۱
نابالغ کی مریدی۔ آداب مرید سیدنا کے خلفاء وسجادہ نشین	۷۲
سلسلہ ابوالعلائیہ دکن میں۔ حضرت سید محمد قبلہ	۷۳
حضرت شاہ محمدؒ فرہاد	۷۵
سلسلۂ قادریہ چشتیہ کی خلافت شجرۂ قادریہ چشتیہ	۷۶
حضرت میاں عزت شہ جرگی	۷۷
شجرۂ ابوالعلائیہ	۷۹
حضرت شیخ جی میاں قدس سرہٗ شیخ صاحب قبلہ	۸۱
توجہ غائبیہ۔ نماز ظاہر۔ نماز باطن	۸۲
نماز طریقت۔ نماز حقیقت۔ نماز معرفت روزۂ ظاہری روزۂ طریقت روزۂ حقیقت روزۂ معرفت	۸۳
حج ظاہر حج طریقت حج حقیقت حج معرفت	۸۴
زکوٰۃ ظاہر زکوٰۃ طریقت حضرت شبلیؒ کا قول	۸۵
زکوٰۃ حقیقت۔ زکوٰۃ معرفت پیر کا فیض صحبت	۸۶
خلفاء حضرت شیخ صاحب قبلہ	۸۷
خلیفہ اول صاحب اجازت عرس پیر	۸۸
اپنے پیر سے استدعا	۹۰
خواب	۹۴
اصطلاحات صوفیہ	۹۶
اشعار حضرت شاہ اشرف الحق قدس سرہٗ	۹۸

مضامین	صفحہ
اشعار حضرت مولانا جامی قدس سرہٗ۔ سماع سماع کے مدارج۔ سماع کی ممانعت	۹۹
مجلس سماع خاص الخاص۔ شرائط مجلس سماع خاص الخاص۔ قوال	۱۰۰
نقشۂ مجلس سماع خاص الخاص	۱۰۱
حضرت شیخ صاحب قبلہ کے دوسرے خلیفہ سلوک اویسیہ۔ معذرت حضرت خواجہ میاں	۱۰۲
حضرت بندہ۔ حضرت بہبود علی شاہ نواب محمد علی خاں	۱۰۴
محمد غیاث الدین خاں۔ شاہ مرزا واحد علی بیگ	۱۰۵
دستار خلافت حضرت جمعدار صاحب قبلہ کے دوسرے خلیفہ۔ حضرت محمد حسن	۱۰۶
حضرت آغا داؤد۔ حضرت شاہ محمد حسن کے دوسرے خلیفہ	۱۰۷
حضرت شیخ صاحب قبلہ کے تیسرے خلیفہ حضرت شیخ صاحب قبلہ کے چوتھے خلیفہ	۱۰۸
حضرت معروف علی شاہ۔ حضرت بودلے شاہ۔ دعا	۱۰۹

شبیہ والد مصنف

شبیہ مصنف دیوان عمر ثانی

انتساب

میں اپنی اس مبارک تصنیف کو بجائے کسی بڑی اور ممتاز ہستی کے نام سے معنون کروں اپنی سعادت دارین اسی میں سمجھتا ہوں کہ بلحاظ حالات خاندان اپنے والد ماجد حضرت قاضی سید عبد الرحیم ابوالعلائی قدس سرہٗ سید حضرت عمر علی شاہ قبلہ ابوالعلائی (جھنجھنو) قدس سرہٗ (خلیفہ وسجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ محمد قاسم عرف شیخ جی حالی ابوالعلائی قدس سرہٗ) و طالب دست حضرت پیر فرزند علیشاہ قبلہ ابوالعلائی قدس سرہٗ (خلیفہ و داماد حضرت پیر عمر علیشاہ قبلہ ابوالعلائی قدس سرہٗ) وسجادہ نشین درگاہ شریف حضرت شیخ جی حالی قبلہ ابوالعلائی قدس سرہٗ کے نام نامی واسم گرامی سے معنون کرنے کی عزت حاصل کروں۔

اللہ تعالیٰ اس میری تصنیف کو مقبول خاص و عام فرمائے آمین ثم آمین بحق سورۂ یٰسین وطٰہٰ

نیاز آگین

قاضی عارف ابوالعلائی

شکریہ

میرے مخلص دوست الحاج مولوی عامر بن عبداللہ بن عزون بن حسان المہدی المعروف ہندی صاحب نے اس ہیچمدان کو کتاب "پیرانِ طریقت" کی تصنیف پر مجبور کیا۔ یہ سب کچھ موصوف کی پیہم کوشش کا نتیجہ ہے کہ بحمداللہ کتاب مذکور مکمل حالت میں معزز ناظرین کے ملاحظہ میں پیش کی جا رہی ہے۔ جناب موصوف کا شکریہ کہ جملہ پیرانِ طریقت کے اسوۂ حسنہ کو ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

نیاز مندِ آگین

(قاضی) عارف ابوالعلائی

قاضی عارف ابو العلائی

مختصر حالات حضرت مصنف صاحب قبلہ مدظلہ

(از)

قاضی سید علی اکبر بدیل عارفی ابو العلائی (منشی فاضل)

میرے والد ماجد حضرت ابو المعارف قاضی میر لطف علی صاحب قبلہ عارف ابو العلائی قاضی موروثی پرگنہ ہت نورہ کے جدِ اعلیٰ حضرت سید شاہ احمد حیدری حسنی الحسینی القادری حنفی البغدادی ثم البخاری قدس سرہٗ تھے جن کا سلسلہ نسب حضرت سید شاہ شمس الدین قاضی القضاۃ حسنی الحسینی القادری حنفی البغدادی قدس سرہٗ پر منتہی ہوتا ہے

حضرت سید شاہ احمد حیدری حسنی الحسینی القادری قدس سرہٗ بخارا سے ۹۵۰ھ میں بعہد ناصر الدین محمد شاہ دہلی، دہلی تشریف لائے آپ اپنے وقت کے فاضل اجل و عالم متبحر اور سر کامل تھے۔ آپ کے علم و فضل و فیض باطنی کی دہلی میں کافی شہرت ہو چکی تھی اور ایک عرصہ سے طالبانِ علم ظاہری و باطنی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے رہے چونکہ آپ کا مسلک سیاحی و تبلیغ اسلام تھا۔ اس لئے آپ دہلی سے عازم گلبرگہ شریف ہوئے۔ یہاں پہنچنے کے بعد آپ کے علم و فضل و فیضان

باطنی کی عام شہرت ہو چکی تھی اور طالبانِ علمِ ظاہری و باطنی جوق در جوق آپ کے آستانہ پر حاضر ہو کر فیضیاب ہونے کی اطلاع سلطان فیروز شاہ بہمنی کو ملی تو سلطان نے آپ کو بلا کر (سلطان) احمد شاہ بہمنی کا استاد مقرر کیا اور اس صلہ میں سلطان فیروز شاہ بہمنی نے حسبِ عادت آپ کو جاگیر و منصب بذریعہ فرمان عطا فرمایا۔ جب اس کی اطلاع آپ کو ملی تو آپ نے سلطان کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ "اگر ہم جاگیر و منصب کے حامل ہوں گے تو کیا سلطان اسلام کی تبلیغ میں قدم اٹھائے گا" اس ارشاد کے ساتھ فرمان وغیرہ کو سلطان کے پاس واپس فرما دیا۔ سلطان نے اس جواب کو سنکر پھر کسی قسم کی عطا کی جرات نہیں کی۔

جب سلطان احمد شاہ بہمنی (ولی دکن) ۸۲۵ھ میں تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے استاد کے صاحبزادوں کے نام جاگیر و منصب کا فرمان جاری کر کے خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر انتہائی ادب سے اس فرمان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے احتراماً اس فرمان کو لے لیا۔ سلطان اپنے ارادہ میں کامیاب ہو کر واپس ہو گیا۔ آپ کو سلطان کی یہ عطا پسند نہ تھی۔ اس لئے کچھ عرصہ تک تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔ جب سلطان نے بیدر کو پایہ تخت بنایا تو آپ بھی مع اہل و عیال گلبرگہ شریف سے بیدر تشریف لائے۔ چند روزہ قیام کے بعد آپ نے اپنے جملہ صاحبزادوں کو (جن کے نام سلطان نے جاگیر و منصب کے فرامین جاری کئے تھے) تبلیغ اسلام کی غرض سے سرکار میدک (حال صوبہ میدک) و سرکار

کولاس وغیرہ کی طرف جانے کی اجازت دی

مخفی مبادکہ حضرت کے جملہ گیارہ صاحبزادے تھے جو سب کے سب فاضلِ اجل وعالم متبحر اور مجاہد وقت تھے یہ سب کے سب بغرض تبلیغ اسلام بیدر شریف سے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں قصبہ کاسن (حال موضع کاسال تعلقہ کلبگور ضلع میدک) پہنچے۔ یہاں بڑے بھائی حضرت سید شاہ روح اللہ حسنی الحسینی القادری شہید ہوئے۔ آپ کے بقیہ (۱۰) بھائیوں نے آپ کا جسد وسر مبارک لیکر وہاں سے دو میل کے فاصلہ پر ایک جنگل میں دفن کیا۔ اس جنگل کو میرے بزرگوں نے آباد کرکے اس کا نام ہت نورہ رکھا جو آجتک اسی نام سے مشہور ہے۔

دوسرے بھائی حضرت سید شاہ شہاب الدین حسنی الحسینی قدس سرہٗ نے موضع کلچرم میں شہادت پائی ایک اور مقام پر سات بھائی شہید ہوئے جس کا نام "سات ولی" رکھا گیا لیکن کثرت استعمال سے اب یہ مقام "ساتولی" کے نام سے مشہور ہے۔ ایک اور بھائی اسی نواح میں شہید ہوئے مختصر یہ کہ سب سے چھوٹے بھائی حضرت سید شاہ بایزید حیدری حسنی الحسینی قدس سرہٗ پرگنہ نارائن کھیڑہ سرکار کولاس پہنچے۔ یہاں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

کچھ عرصہ بعد حضرت سید شاہ روح اللہ حسنی الحسینی شہید قدس سرہٗ کے صاحبزادے حضرت سید شاہ اکبر حسینی حسنی الحسینی قدس سرہٗ جو اپنے دادا کی خدمت میں حاضر تھے بہ اجازت جد امجد بیدر شریف سے پہلے

ہت نورہ پہنچے۔ اپنے والد ماجد کے مزار شریف پر حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوئے۔ پھر یہاں سے اپنے ہر ایک چچا کے مزار پر فاتحہ پڑھتے اور زیارت کرتے ہوئے نارائن کھیڑ پہنچے۔ اپنے چچا حضرت کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھا زیارت کی اور کچھ عرصہ تک وہیں مقیم رہے۔

نارائن کھیڑ میں چونکہ پہلے سے ایک بزرگ خاندان سادات حسنی الحسینی مقیم تھے انہوں نے اپنی صاحبزادی آپ کے ازدواج میں دی۔ یہاں آپ کے ایک صاحبزادہ تولد ہوا۔ آپ (یعنی والد ماجد) نے اپنے صاحبزادے کا نام سید چندن حسینی حسنی الحسینی رکھا کچھ دنوں بعد آپ اپنے صاحبزادہ اور بیوی کو اپنے خسر کے پاس چھوڑ کر نارائن کھیڑہ سے بغرض تبلیغ اسلام بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن تشریف لائے (یہ زمانہ سلطان محمد قلی قطب شاہ کا تھا) بلدہ میں آپ کو تشریف لائے کچھ عرصہ گذرا تھا کہ آپ کے علم و فضل و فیض باطنی کی عام شہرت ہو گئی۔ آپ کے پاس طالبان مولیٰ جوق در جوق حاضر ہو کر علوم ظاہری و باطنی سے فیضیاب ہونے لگے ان تلامذہ میں حضرت سید شاہ راجو حسینی عرف حضرت سید شاہ راجو قتال حسینی قدس سرہٗ بھی تھے آپ کے تفصیلی حالات کا اب موقع نہیں ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ دوسرے تذکرہ میں درج کئے جائیں گے۔

حضرت سید شاہ راجو قتال حسینی ایک عرصہ تک حضرت سید شاہ اکبر حسینی حسنی الحسینی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر رہے فیض پایا پیر کامل ہوئے۔ آپ نے اپنے پیر طریقت سے خرقۂ خلافت پہنا۔ اور تبلیغ اسلام

کی غرض سے میدان عمل میں قدم رکھا. واضح باد کہ سلطان ابوالحسن تاناشاہ آپ ہی کے مرید خاص میں تھا

حضرت سید شاہ اکبر حسینی حسنی الحسینی قدس سرہ نے حضرت سید شاہ راجو قتال حسینی کی ہمشیرہ سے عقد فرمایا. اس بی بی سے بھی آپ کے صاحبزادے تولد ہوئے. اب ہم اس قصہ کو یہیں چھوڑ دیتے ہیں

حضرت سید شاہ اکبر حسینی حسنی الحسینی قدس سرہٗ کی پہلی بی بی سے نارائن کھیڑہ میں جو صاحبزادے پیدا ہوئے (جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) ان کے تین صاحبزادے تھے بڑے اور منجھلے صاحبزادے بلدہ حیدرآباد تشریف لائے اور سب سے چھوٹے صاحبزادے نارائن کھیڑہ ہی میں مقیم رہے. جن کی اولاد آج تک وہاں کی درگاہ شریف کی سجادہ نشین اور متولی کی خدمت پر مامور اور جاگیر پر قابض ہے

بڑے صاحبزادے حضرت سید علی اکبر حسنی الحسینی اور منجھلے صاحبزادے حضرت سید علی اصغر (ثانی) حسنی الحسینی نارائن کھیڑہ سے بلدہ حیدرآباد تشریف لائے. اور اپنے جد امجد یعنے حضرت سید شاہ اکبر حسینی حسنی الحسینی کے مزار پر فاتحہ پڑھا کچھ روز اپنے (علاتی) چچازاد بھائیوں کے ساتھ مقیم رہے جب آپ کی آمد کی اطلاع سلطان عبداللہ قطب شاہ کو ملی تو اس نے فوراً آپ دونوں کو طلب کیا اور نہایت احترام سے اپنے محل میں رکھا. چند روز بعد حضرت سید علی اکبر حسنی الحسینی کو عہدۂ "دیوان دکن" عطا کیا اور حضرت سید علی اصغر (ثانی) حسنی الحسینی کو بعطائے خطاب "شیخ الاسلام"

صوبہ فرخندہ بنیاد کی خدمت قضاۃ پر مامور کرکے جاگیر و منصب عطا کیا تھا

ساداتِ کا احترام دو طریق پر مشتمل تھا شاہان اسلام کا بالعموم یہ طریقہ تھا کہ جو سادات و مشائخین عظام اپنے وطن سے جب کسی دوسری اسلامی سلطنت میں آتے تو بادشاہ وقت کی جانب سے نہایت احترام سے ان کا استقبال کیا جاتا۔ اور بادشاہ اپنے محل ہی میں ان کو مقیم رکھتا اور شاہانہ شان سے ان کے ساتھ پیش آتا۔

(الف) جو سادات کرام و مشائخین عظام وابستگانِ دولت کے زمرہ سے مستثنیٰ رہے ان کو بادشاہ وقت نے بہ حیثیت "خلیفۃ المسلمین" رکھا، جاگیر و منصب عطا کیا خانقاہ و مدارس بنا دیئے۔ لنگر خانہ جاری کرا دیا۔ ایسے ہی حضرات کے ہاتھوں بادشاہ وقت کی تخت نشینی و دیگر جملہ تقاریب کے مراسم انجام پاتے تھے۔ انہیں بزرگوں کی اولاد صحیح النسب و نجیب الطرفین کہلاتی ہے۔

(ب) جو سادات و مشائخین شاہزادیوں سے عقد کرنے پر مائل ہوتے تو بادشاہ وقت ان کے ازدواج میں شاہزادیوں کو دیتا اور اس کے ساتھ جملہ لوازمات شاہی مثلاً جاگیر، منصب، ماہی و مراتب نوبت و نقارہ وغیرہ عطا کرتا۔ ایسے حضرات کی اولاد صحیح النسب و نجیب الطرفین کے موروثی اعزاز سے محروم رہی

قضاۃ کا احترام چونکہ اس موقع پر ہم کو اپنے آباواجداد کی خدمت قضاۃ کا تذکرہ پیش کرنا ہے اس لئے دوسری بحثیں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ قضاۃ

کا احترام بالخصوص شاہان سلف کے دلوں میں کس درجہ تھا اس کو ملاحظہ فرمائیے۔

زمانہ قدیم سے یہ طریق عمل رہا ہے کہ خدمت قضاۃ بالعموم خاندان صدیقی و فاروقی میں عطا کی جاتی تھی اور بالخصوص بہت ایسے سادات ہیں جنہیں خلافت قضاۃ عطا کی گئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ اہل بیت اور خدمت قضاۃ کا احترام حسب ذیل طریقہ پر مروج تھا۔

(الف) جن سادات کو خدمت قضاۃ عطا کی جاتی تھی تو سب سے پہلے انکی خاندانی نسبت مثلاً سید، حسنی یا حسینی کو احتراماً متروک کردیا جاتا تھا بلکہ ان کا صرف نام اسناد و دفتر شاہی وغیرہ میں لکھدیا جاتا تھا۔ تمثیلاً آگے چلکر میں اپنے ہی اجداد کا ذکر کرتا ہوں جنکے اسمار گرامی سے معزز ناظرین کو قدیم اصول کا پتہ چل جائے گا۔

میں نے حضرت سید علی اکبر حسنی الحسینی کا ذکر اوپر کردیا ہے جب بڑے بھائی دکن کے دیوان مقرر ہوئے تو ان کا نام "سید علی اکبر دیوان دکن" اور چھوٹے بھائی کو خدمت قضاۃ عطا کی گی تو ان کا نام "قاضی علی اصغر خطاب شیخ الاسلام" تھا۔ اسی مناسبت سے میرے اجداد کے نام پیش کئے جاتے ہیں۔

(ب) جب کبھی بادشاہ وقت ان کو دربار میں طلب کرتا یا وہ کسی خاص ضرورت پر بادشاہ کے پاس تشریف لاتے تو اسوقت کا

قاعدہ تھا کہ دربان قاضی صاحب کو دیکھتے ہی بہ آواز بلند پکارتا کہ "شیخ الاسلام فلاں اپنی خدمت قضاۃ کو محل سرا کے باہر چھوڑ کر اندر یا دربار میں تشریف لا رہے ہیں" اس آواز پر بادشاہ اپنے جملہ کاروبار چھوڑ کر قاضی صاحب کے استقبال کے لئے مہیا ہو جاتا۔ دربان پردہ اٹھاتا اور قاضی صاحب محل سرا میں داخل ہوتے ہی چوبدار آواز دیتا کہ "ہوشیار باش شیخ الاسلام تشریف لا رہے ہیں" اسی وقت بادشاہ اپنی مسند شاہی چھوڑ کر پانچ یا سات قدم آگے بڑھ کر شیخ الاسلام کا استقبال کرتا اور سلام علیک کے بعد مسند کی سیدھی جانب قاضی صاحب کو بٹھاتا۔ اور دائیں جانب آپ خود بیٹھ جاتا۔ یعنے ان دونوں کے درمیاں مسند شاہی رہتی تھی۔ ضروری امور طے ہو جانے کے بعد شیخ الاسلام صاحب کا استقبال اسی طرح بادشاہ کرتا ہے پانچ یا سات قدم تک لا کر چھوڑ دیتا اور قاضی صاحب جب محل سرا کے باہر ہوتے تو چوبدار آواز دیتا کہ "شیخ الاسلام محل سرا سے باہر تشریف لیجا رہے ہیں" چوبدار کی اس آواز پر دربان پردہ اٹھاتا اور جب شیخ الاسلام محل سرا کے باہر ہو جاتے تو دربان آواز دیتا کہ "شیخ الاسلام قاضی علی اصغر شریعت پناہ اپنی خدمت قضاۃ کے ساتھ واپس تشریف لے گئے" تب کہیں بادشاہ دوسری طرف مصروف ہو جاتا تھا

جب عالمگیر اورنگ زیب خلد آشیاں نے دکن کو فتح کیا تو کچھ عرصہ تک حضرت شیخ الاسلام قاضی علی اصغر کے صاحبزادے حضرت قاضی ذکریا فرخندہ بنیاد کے قاضی رہے۔ اس کے بعد عالمگیر مرحوم نے آپ کو بعطائے خطاب و القاب۔ حاکم الشرع مشیخت و شریعت پناہ فضیلت و دستگاہ

سرکار میدک کی خدمت قضاۃ عطا کی اور صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد کی قضاۃ پر قاضی میرزو الفقار علیخاں مرحوم کو (جو عالمگیر کے ہمراہ دکن کی مہم میں تھے) مامور کیا جو آجتک اسی خاندان میں بلدہ کی قضاۃ چلی آرہی ہے

عرصہ دراز کے بعد خلد آشیاں (عالمگیر) نے قاضی محمد صادق اول دہلوی کو دکن بھیجکر سرکار میدک کی خدمت بقضاۃ پر مامور کیا قاضی ذکریا کے پوتے یعنی قاضی یحییٰ کے فرزند حضرت قاضی نظام کو بعطائے لقب "مشیخیت و شریعت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ خطاب شیخ الاسلام" دو محل یعنے "دو محل ہت نورہ و محل نرساپور" کی خدمت قضاۃ پر مامور کر کے سند التمغا عطا کی تھی

محل کی تعریف | زمانہ قدیم میں ہر صوبہ کے تحت کئی سرکار ہوتے اور ہر سرکار کے تحت کئی محل ہوتے تھے چنانچہ سرکار میدک کے تحت (۱۴۲) بارہ محل تھے ان میں سے دو محل کی خدمت قضاۃ و خطابت وغیرہ میرے جد اعلیٰ کو عطا کی گئی۔

مخفی مبادکہ بعد میں "محل" "پرگنہ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

مختصر یہ کہ متذکرہ ہر دو محل یعنی پرگنہ ہت نورہ اور پرگنہ نرساپور کی خدمت قضاۃ و خطابت پر حضرت قاضی نظام ان کے بعد ان کے فرزند اکبر حضرت قاضی حسین ان کے بعد ان کے فرزند حضرت قاضی یوسف ان کے بعد ان کے فرزند حضرت قاضی محی الدین عرف قاضی عبد القادر (یعنی میرے حقیقی پردادا) مامور رہے۔ آپ کے انتقال کے بعد چونکہ میرے حقیقی دادا

حضرت قاضی سید عبد الرحیم مرحوم ابن قاضی محی الدین بہت ہی کم سن تھے اس لئے میرے دادا کے حقیقی چچا قاضی قطب الدین خدمت قضاۃ و خطابت عیدگاہ کو انجام دیتے رہے کچھ دنوں بعد ان کا بھی انتقال ہوگیا۔ اور میرے دادا کی کم سنی کی وجہ اغیار ناجائز فائدہ اٹھانے لگے۔ غرض کہ یہ موروثی خدمت ایک عرصہ تک متزلزل حالت میں رہی۔ ایک عرصہ بعد میرے دادا مرحوم نے اپنی موروثی خدمت قضاۃ اور خطابت عیدگاہ پرگنہ ہتنورہ کو سرکار پائیگاہ سرو قارالامراء مرحوم سے حاصل کرکے میرے والد ماجد حضرت ابو المعارف قاضی میر لطف علی صاحب عارف ابو العلائی مدظلہ کے نام منتقل فرما دیا جو بحمد اللہ ۱۳۲۸ف سے آجتک اس اپنی موروثی خدمت قضاۃ و خطابت کو جناب والد محترم انجام دیتے آرہے ہیں۔

واضح باد کہ قاضی نظام قدس سرہٗ کے فرزند خرد قاضی مخدوم کے نام خدمت خطابت عیدگاہ و خدمت وغیرہ گری انعامداران پرگنہ ہتنورہ وغیرہ (یعنے جملہ انعامداروں کی صدارت و قیادت) انہیں کے ذمہ تھی ان کے بعد ان کے فرزند قاضی میران خدمت خطابت اور وغیرہ گری کو انجام دیتے رہے ان کے انتقال کے بعد یہ دونوں خدمات ان کے حصہ کے اراضی انعام میرے ہی اجداد میں منتقل ہوگئے

ایک طرف تو میرے جد اعلیٰ استاذ السلاطین احمد شاہ ولی البہمنی سے تھے دوسری طرف میرے والد ماجد کے ننہالی بزرگوار دیوان و مدار المہامان دکن و امرار عظام و دیگر معززین کے استاد گذرے ہیں۔ یعنی میرے

والد صاحب قبلہ کے حقیقی نانا حضرت میر لطف علیشاہ قادری ابوالعلائی قدس سرہٗ
کے دادا حضرت سید شاہ غالب قادری قدس سرہٗ (جن کا سلسلہ نسب حضرت سید
شاہ عبدالرزاق قادری فرزند اکبر حضرت پیران پیر سردار اولیاء جناب غوث اعظم
دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر منتہی ہوتا ہے) مہاراجہ چندو لعل پیشکار اور دیوان
دکن کے استاد تھے حضرت کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند حضرت سید
شاہ علی قادری عرف سید علی قدس سرہٗ راجہ رام بخش پیشکار و مدار المہام اور راجہ
لالہ بہادر (مال والے) وغیرہ کے استاد تھے آپکے انتقال کے بعد آپکے فرزند حضرت
پرورش علیشاہ قادری ابوالعلائی قدس سرہٗ اور آپکے انتقال کے بعد حضرت
میر لطف علیشاہ قادری ابوالعلائی مہاراجہ نرندر (راجہ دھیراج) پیشکار و منصرم
مدار المہام اور انکے داماد راجہ ہرکشن آنجہانی (والد مہاراجہ سر یمین السلطنتہ) اور
خود مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنتہ پیشکار و مدار المہام کے استاد تھے
چونکہ مہاراجہ سر یمین السلطنتہ کی کمسنی میں انکے استاد حضرت میر لطف علیشاہ
کا وصال ہوگیا تھا اسلیئے میرے حقیقی دادا حضرت قاضی سید عبدالرحیم قدس سرہٗ
(داماد حضرت میر لطف علیشاہ قدس سرہٗ) سر مہاراجہ بہادر کے استاد مقرر ہوئے
زان بعد مہاراجہ کی پیشکاری و مدار المہامی کے عہد میں انکے فرزند راجہ چندر پرشاد
و محبوب پرشاد و دو صاحبزادی بڑی بی بی اماں و دیگر صاحبزادے و صاحبزادیوں کے استاد تھے
آمدم برسر مطلب میرے والد ماجد کی ابتدائی تعلیم گھر میں ہوئی اسکے بعد
مدرسہ نظامیہ (جامعہ نظامیہ) میں آپ نے مولوی عالم تک تعلیم پائی چونکہ میرے
دادا حصول اسناد کے سخت مخالف تھے اسلیئے میرے والد صاحب کو کسی امتحان

شریک ہونے نہیں پایا یہی وجہ ہے کہ میرے والد صاحب قبلہ نے کوئی علمی سند حاصل نہیں کی اسکے بعد خود میرے دادا مرحوم میرے والد کو اپنی آخر وقت تک علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم دیتے رہے۔

ذوقِ سخن: میرے والد صاحب قبلہ کو یوں تو ابتدا ہی سے ذوقِ سخن تھا اور شعر و شاعری کی طرف طبیعت مائل تھی۔ آپ اپنا فارسی کلام حضرت ترک علیشاہ قلندر المتخلص بہ ترکی مرحوم کو دکھایا کرتے اور اردو کلام کی حضرت طوطی ہند استاذ ظہیر دہلوی مرحوم سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ جب ان دونوں حضرات کا انتقال ہوگیا تو ایک عرصہ تک اپنا کلام کسیکو نہیں دکھایا میرے دادا صاحب قبلہ مرحوم نے حضرت والد صاحب قبلہ کو حضرت جلیل مرحوم کی خدمت میں پیش کرکے زمرۂ تلامذہ میں شریک فرمادیا۔ چنانچہ حضرت امام الفن جلیل مرحوم اپنے آخری وقت تک بڑی دلچسپی سے کلام سنتے اور اصلاح دیا کرتے۔

حضرت والد صاحب قبلہ کے تصانیف و تالیف کی تعداد (۱۱) ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) فرہنگ عثمانیہ (۲) شجرۂ اعظم جاہ آصفیہ (۳) سفرنامۂ نظام علی خاں (۴) تذکرۂ سلاطین دکن (۵) حیات سر سالار جنگ اول (۶) اصول شاعری (۷) احکام شرع (۸) دکن کی زبان (۹) گلدستۂ تاریخ (۱۰) پیرانِ طریقت (۱۱) اسرار مرشدین فقط

خادم الشرع

(قاضی) بیدل عارفی ابو العلائی

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۲

گوئیم توحید خدا من بعد نعت مصطفیٰ   پس بہر نفع طالبان مقصود را سازنم ادا

اس ہیچمدان نیازآگین ابو المعارف قاضی میر لطف علی عارف ابو العلائی ابن حضرت قاضی سید عبد الرحیم ابو العلائی (استاد مہاراجہ سرکشن پرشاد یمین السلطنت آنجہانی مدار المہام و صدر اعظم دکن) قاضی موروثی پرگنہ ہتنورہ سرکار میدک صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن نے چار پیر چودہ خانوادے اور ان کے متعلقہ گروہ وغیرہ کے سلسلۂ بیعت و خلافت و اسوۂ حسنہ کو ایک جگہ جمع کرکے اس جوہر نایاب کا نام "پیرانِ طریقت" رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول خاص و عام فرمائے۔ آمین ثم آمین

مقصدِ تالیف یہ کہ پیرانِ عظام جو حقیقی معنوں میں پیشوائے اسلام تھے انکے دینی کارناموں کو پیش کرکے زمانۂ ماضی و حال میں جو بین فرق پیدا ہوگیا ہے اسکو دکھایا گیا ہے تاکہ معزز ناظرین بآنکھیں زمانۂ ماضی کی روشنی میں زمانۂ حال کا بغور مطالعہ فرماسکیں۔

"بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا"

زمانہ حال گویا نمونۂ آثارِ قیامت ہے جسکی تفصیل تحصیل حاصل ہے اس کتاب میں پیرانِ طریقت کے کشف و کرامات کو پیش نہیں

کیا گیا ہے بلکہ ان کے اُن اسوۂ حسنہ کو پیش کیا گیا ہے جن کی مطابقت
شرع شریف سے ہوتی ہے تاکہ ہر طالب مولا کے لئے شمع ہدایت کا کام دیتے
مثلاً ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول یعنی ذاکر و شاغل رہنا ملے کے روزے
رکھنا، دنیا جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ "الدُّنیا جیفۃٌ" اور اس کے طالب
کی نسبت کہا گیا ہے کہ "طالبہا کلاب" میں رہ کر اس سے دور رہنا، جہاد کرنا،
مال غنیمت سے خود مستفید نہ ہونا دوسروں کو مستفید کرنا۔ اور بمصداق
لَا یَأکُلُ وَلَا یَشْرَبُ وَلَا یَنَامُ" (ابتدائ) فرشتہ صفت بننے کی کوشش
کرنا اور انتہا میں اپنی ذات کو پہچان کر اعلیٰ علیین کی سیر کرتے رہنا وغیرہ
ہمیشہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمان بالخصوص جانشینان
و خلفاء پیران طریقت حال و مستقبل کو ان کے اسلاف کا نقش قدم
بنائے اور یہ فرشتہ صورت فرشتہ خصال بنے رہیں۔ آمین ثم آمین
بہ حق سورۂ یٰسین و طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفہ رب العالمین جناب باری تعالیٰ نے حضور اکرم جناب رسالت مآب سرور کائنات مفخر موجودات شفیع المذنبین رحمت للعالمین امام المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خلافت عطا فرما کر خرقہ فقر عطا فرمایا تھا اس کے کچھ واقعات ذیل میں عرض کئے جاتے ہیں۔

جناب حضور اکرم صلعم کی خلافت کے متعلق دو روایتیں مشہور ہیں ایک خلافت بالواسطہ دوسری خلافت بلاواسطہ

خلافت بالواسطہ بعض پیران طریقت کا ارشاد ہے کہ جناب رب العالمین نے بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ السلام جناب رسالت مآب صلعم کو طریقت کی خلافت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں وہ کلام مجید کو پیش فرماتے ہیں جو بتوسط حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور سرکار دو عالم صلعم پر نازل ہوا۔

خلافت راست یعنی بلاواسطہ بعض پیران طریقت ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب محمد عربی صلعم کو راست یعنی بلاواسطہ جناب باری تعالیٰ نے طریقت کی

خلافت عطا فرما کر خرقۂ فقر بھی عطا فرمایا تھا۔ بلا واسطہ کے ثبوت میں یہ حضرات واقعہ "شبِ معراج" اور ارشادِ نبوی "انا من نور اللہ و کل شئی من نوری" اور راہِ سلوک میں "فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ" کو پیش کرتے ہیں۔

خرقۂ خلافت ربّ العالمین بجناب رحمت العالمین اللہ تبارک و تعالیٰ نے خرقۂ فقر حضور انور صلعم کو جو عطا فرمایا تھا اس کے شواہد اسلامی تواریخ و سیر میں صاحب سیر الاقطاب نے لکھا ہے کہ ایک بار حضور اقدس صلعم نے چاروں صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خرقۂ فقر" معراج کی رات میں جو عطا فرمایا ہے اگر میں وہ خرقہ تم کو دوں تو تم کیا کروگے۔ اس کے جواب میں جناب خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ میں اس کی تصدیق کرونگا اور اس کی صداقت پر مروں گا۔ جناب خلیفہ دومؓ نے فرمایا کہ میں عدل کرونگا اور مظلوم کی داد ظالم سے لونگا۔ جناب خلیفہ سومؓ نے فرمایا کہ میں نیکی کے لئے مقابلہ کرونگا اور صبر و تحمل کو کام میں لاؤنگا۔ آخر میں جناب خلیفہ چہارمؓ نے فرمایا کہ اگر یہ خرقۂ عالیۂ فقر اس فقیر کو سرفراز ہوگا تو اس کے شکریہ میں یہ فقیر پردہ پوشی کریگا اور حتی الامکان بندگانِ خدا کے عیوب کو چھپانے کی انتہائی کوشش کریگا اور خلقِ خدا کی تقصیر و خطا کو معاف کرنا اپنا پیشہ سمجھے گا۔ جناب حضور اکرم صلعم کو جناب خلیفہ چہارمؓ کا جواب باصواب بہت پسند آیا اور حضور صلعم نے خرقۂ خلافت الٰہیہ کو جناب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو سرفراز فرما کر ارشاد فرمایا کہ "تم (علیؓ) اس خرقہ کو پہنو تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو شہنشاہِ ولایت اور پیشوائے امت بنائے

خلفائے رحمت للعالمین آقائے نامدار صلعم نے اپنے چاروں خلفائے شریعت یعنے جناب امیرالمومنین سیدنا ابابکر صدیق وجناب امیرالمومنین سیدنا عمر ابن الخطاب وجناب امیرالمومنین سیدنا عثمان ابن عفان وجناب امیرالمومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مرید (بیعت) فرماکر طریقت کی خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔

بیعت فرشتگان بعض پیرانِ طریقت فرماتے ہیں کہ بحکم رب العالمین جبرئیل، میکائیل، اسرافیل وعزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بصورت انسانی جناب حضورِ اکرم صلعم کی جناب میں حاضر ہوکر آپ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مختصر یہ کہ چاروں خلفاء میں سے جناب خلیفہ اول وجناب خلیفہ آخر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلسلہ طریقت کی بیعت وخلافت کو فروغ دیا اور تمام عالم میں انہیں دونوں خلفاءؓ کے مریدین وخلفا پھیلے ہوئے ہیں۔

چار پیر چار پیر کے متعلق جانشینانِ اہلِ طریقت سے جو اسناد مشہور ہیں ان کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اصطلاح پیر اہلِ طریقت کی اصطلاح میں "پیر" مرشد کو کہتے ہیں جس کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے۔

بیعت وخلافت صدیقیہ جناب پیر طریقت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو سلسلہ بیعت وخلافت جاری ہوا ہے اس کا ذکر آگے آئیگا۔ (ملاحظہ ہو سلسلہ صدیقیہ ونقشبندیہ)

بیعت و خلافت مرتضوی | جناب پیر طریقت شہنشاہ ولایت پیشوائے امت خلیفہ چہارم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے سترہ اصحاب کو مرید فرما کر خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا۔ ان میں سے ان خلفاء کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جن سے سلسلہ بیعت و خلافت جاری اور "چار پیر" کے نام سے موسوم ہے۔

سلسلہ چار پیر | (الف) بعض چار پیر کے نام یوں بتاتے ہیں (۱) جناب امام حسن علیہ الصلواۃ والسلام (۲) جناب امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام (۳) خواجہ قنبرؓ (۴) حضرت حسن بصریؓ۔

(ب) بعض اس طرح بیان کرتے ہیں (۱) جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (۲) حضرت حسن بصریؓ (۳) حضرت حبیب عجمیؓ (۴) حضرت عبدالواحد بن زیدؓ

(ج) بعض کا قول ہے کہ اول پیر جناب سیدنا امام حسن علیہ الصلواۃ والسلام دوم پیر جناب سیدنا امام حسین علیہ الصلواۃ والسلام سوم پیر جناب خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ چہارم پیر جناب خواجہ کمیل بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(د) ملک فارس کے پیر طریقت نے چار پیر کی تفصیل حسب ذیل بتائی ہے۔

(۱) خواجہ حسن بصریؓ (۲) پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیدؓ (۳) حضرت خواجہ سریؓ (۴) حضرت خواجہ اویس قرنیؓ آپ کو جناب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے مرید فرما کر خرقہ خلافت (رسول اکرم صلعم) اپنے دست مبارک سے پہنایا تھا۔

(۵) ملک عرب و روم کے صاحبان سلسلہ نے "چار پیرؓ" کے اسمار مبارک کو اس طرح بیان کیا ہے۔

پہلے پیر حضرت خواجہ حسن بصریؓ دوسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیادؓ (زیدؓ) تیسرے پیر حضرت خواجہ عبد العزیز مکیؒ (علمبردار جناب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ) چوتھے پیر حضرت خواجہ عبد اللہ ہبیرۃ البصری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرت خواجہ حسن بصریؓ کے تاریخی حالات خلافت وغیرہ

بعض نادان احباب حضرت خواجہ حسن بصریؓ کو جناب سیدنا علی المرتضیٰؓ کا خلیفہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ آپ تبع تابعین سے تھے اور سیدنا علیؓ کے وصال کے بہت بعد پیدا ہوئے نیز عالم رویا میں جناب سیدنا علیؓ سے سرفرازی ہوئی تھی وغیرہ۔ اس موقعہ پر یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کا جواب بہ صحت تاریخ و کتب سیر ذیل میں دیا جائے۔

ولادت حضرت خواجہ حسن بصریؓ

جناب حضور انور صلعم کے زمانے میں حضرت خواجہ حسن بصریؓ تولد ہوئے۔

جناب سیدنا عمرؓ نے نام رکھا

آپ کی والدہ ماجدہ نے جناب سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آپ کو پیش کیا تھا۔ جناب امیر المومنین نے سَمُّوْہُ حَسَنًا بِاَنَّہٗ اَحْسَنُ الْوُجُوْہِ کہکر آپ کا نام "حسن" رکھا۔

جناب رسول اکرم کے کوزے کا پانی پینا

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہیں کہ ایک روز جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں حضرت خواجہ حسن بصریؓ جب کہ چھوٹے تھے جناب رسول عربی صلعم کے کوزے

میں سے تھوڑا سا پانی پی گئے۔ جب حضور انور صلعم باہر سے تشریف لائے تو آپ نے اپنے کوزے میں پانی کم دیکھ کر جناب ام سلمہؓ سے دریافت فرمایا: "میرے کوزے میں سے پانی کس نے پیا"؟ جناب ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے کوزے سے حسن نے پانی پیا۔ یہ سنکر حضور انور صلعم نے ارشاد فرمایا کہ اس کمسن بچے نے میرے کوزے سے جس قدر پانی پیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی علم ظاہری و باطنی سے نہال فرمائے گا" اس ارشاد مبارک کے بعد حضرت خواجہ حسن بصری کو گود میں لے کر اپنے سینہ مبارک سے لپٹا لیا۔

بیعت و خلافت | حضرت خواجہ حسن بصریؒ جب بڑے ہوئے علم ظاہر و باطن سے فارغ ہو کر تجارت شروع کی۔ آپ کی تجارت کو بہت فروغ ہوا۔ آپ نے اس میں کافی شہرت و عزت حاصل کر لی تھی۔ ایک روز آپ نے اپنی بڑھتی دولت، عظمت و شہرت پر غور فرمایا کہ یہ سب فانی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو دل سے بھلا دیتی ہے۔ بس آپ نے اپنے تجارتی زر و جواہرات و دولت کو یکسر خدا کی راہ میں لٹا دیا۔ یہاں تک کہ اس روز کا خوراک بھی باقی نہ رکھا جب سب کچھ لٹا دیا تو بارگاہ رب العزت میں دوگانہ شکر ادا فرمایا۔ اس کے بعد جناب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جناب میں حاضر ہو کر آپ کا دامن تھام کر فرمایا "اب آپ اس فقیر کو دولت مرتضویہ سے نہال فرمائیں"۔ جناب شیر خداؓ نے آپ کو اپنے سینے سے لپٹا لیا۔ مرید فرما کر اپنا وہ خرقہ خلافت جو جناب رسالت مآب صلعم سے آپ کو سرفراز ہوا تھا جناب خواجہ حسن بصریؒ کو اپنے دست مبارک سے پہنایا۔

خرقہ خلافت واضح باد کہ معراج مبارک کی رات میں اللہ تبارک تعالیٰ نے جناب رسالت مآب صلعم کو خرقہ فقر عطا فرمایا تھا۔ اس خرقہ کو جناب حضور اکرم صلعم نے جناب سیدنا علیؓ کو سرفراز فرمایا اور جناب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اسی خرقہ خلافت کو جناب خواجہ حسن بصریؒ کو پہنایا تھا۔

رضاعی ماں حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی والدہ ماجدہ کسی کام میں مصروف تھیں۔ بہت دیر ہوگئی دودھ نہ ملنے کی وجہ سے آپ رونے لگے۔ آپ کے رونے کی تاب نہ لاکر جناب ام سلمہؓ نے انتہائی محبت سے اپنی پستان مبارک آپ کے منہ میں دیدیں۔ قدرتاً جناب ام سلمہؓ کے کچھ دودھ آگیا اور آپ پی گئے حضرت ام سلمہؓ ہمیشہ آپ کے لئے دعا فرماتی تھیں کہ "الٰہی تو اس لڑکے کو مقتدائے خلق بنا" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیشوائے (شریعت۔ طریقت حقیقت و معرفت) بنا دیا۔

ایک رات آپ نے مکان کے چھت پر بیٹھے رو رہے تھے۔ آپ نے اس قدر رویا کہ آنسو پرنالے سے بہہ نکلے اتفاقاً ادھر سے ایک بزرگ جا رہے تھے۔ ان کے دامن پر اس کے کچھ چھینٹے اڑے۔ اس بزرگ نے فرمایا "اے خدا کے بندے یہ پانی جو پرنالے سے زمین پر گر رہا ہے وہ پاک ہے یا نجس؟" اس کے جواب میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا "آپ اپنے دامن کو دھو لیں کیونکہ یہ پانی ایک بہت بڑے گناہگار کی آنکھوں کے آنسو ہیں۔

اصحاب نبی کریم سے ملاقات حضرت خواجہ حسن بصریؒ اکابر تابعین سے (۱۳۰) اصحاب نبی کریم سے ملاقات حضرت خواجہ حسن بصریؒ اکابر تابعین سے تھے آپ نے جملہ (۱۳۰) اصحابؓ نبی صلعم سے ملاقات کی تھی۔ ان میں سے

سات اصحاب سے بدر میں ملاقات ہوئی تھی۔

حسب ونسب | صاحب سیر الاقطاب لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ ماجدہ موالی ام المومنین جناب ام سلمہؓ سے تھیں اور آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔

آپ ابتدا "طے" کے روزے (۷) دن کا ایک روزہ یا اکتالیس دن کا ایک روزہ رکھتے تھے اس کے بعد ایک روزہ اور ایک وضو سے ستر سال تک ریاضت وعبادت الہی میں مشغول رہے۔

طے کا روزہ | "طے" کے لغوی معنے لپیٹنے کے ہیں اور صوفیا کرام کی اصطلاح میں اس روزے کو کہتے ہیں جو مسلسل تین رات اور تین دن نہ کچھ کھائے اور نہ پئیے، چوتھی شام کو افطار کرے۔

دائم الصوم | اہل طریقت کے پاس "دائم الصوم" اس کو کہتے ہیں جو ہمیشہ طے کے روزے رکھے اور اپنے آخر دم تک اس کا پابند رہے۔

فاطمی روزے | اس روزہ (طے) کا ابتدائی نام "فاطمی روزہ" تھا جو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جاری ہوا ہے

وصال کے روزے | اس روزہ کا تیسرا نام "وصال کا روزہ" مشہور ہے

بی بی رابعہ بصری | صاحب سیر الاقطاب لکھتے ہیں کہ بی بی رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جناب خواجہ حسن بصریؓ سے خلافت ملی تھی۔

ہفت گروہ | جناب امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق اور جناب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض ہما ہما سلسلہ فقرائی میں

"ہفت گروہ" کے نام سے مشہور ہیں۔

گروہ اول بصریہ | حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ دوم اویسیہ | حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ سوم قلندریہ | حضرت عبد اللہ عنبر (علمبردار علیؓ) بعض کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبد العزیز مکی کے خلیفہ حضرت شاہ میران قلندر لاہرپوری قدس سرہٗ تھے۔

گروہ چہارم کمیلیہ | حضرت کمیل بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مرید و خلیفہ حضرت پیر باد قدس سرہٗ تھے۔

گروہ پنجم سرجیہ | حضرت سرجؓ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ ششم سلمانیہ | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ ہفتم محمدیہ یا بدہیہ | حضرت محمدؒ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے جاری ہوا ہے۔

فرزند آغوشی جناب علیؓ | حضرت محمدؒ بن ابوبکر صدیقؓ کی نسبت بعض اہل طریقت کہتے ہیں کہ آپ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند آغوشی تھے۔ حضرت محمدؒ کی تعلیم ظاہری و باطنی جناب مشکل کشاؓ کے زیر قیادت ہوئی اور جناب مولاؓ نے بعد بیعت آپ کو خرقہ خلافت اپنے دست مبارک

سے پہنایا تھا۔

واضح ہو کہ متذکرہ گروہ میں سے چار گروہ کے مریدین و خلفاء ہندوستان میں موجود ہیں۔

ہندوستان میں گروہ کی آمد پہلا گروہ بصریہ دوسرا گروہ اویسیہ تیسرا گروہ قلندریہ چوتھا سلمانیہ یعنی نقشبندیہ۔ بقیہ گروہ کے مریدین و خلفاء ملک عرب و روم و فارس میں بکثرت ہیں۔

چودہ خانوادے حضرت خواجہ حسن بصریؓ نے پانچ حضرات کو مرید فرما کر خرقہ خلافت سرفراز فرمایا تھا۔ (۱) حضرت خواجہ حبیب عجمیؓ (۲) حضرت خواجہ عبداللہ بن زیدؓ (۳) حضرت ابن زینؓ (۴) حضرت عقبہ بن غلام (۵) شیخ محمد واسعؓ علاوہ ازیں بقول صاحب سیرالاقطاب حضرت بی بی رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ (حضرت خواجہ حسن بصریؓ) کی خلیفہ تھیں۔

اس موقعہ پر ان دو خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جس سے چودہ خانوادے جاری ہوئے ہیں۔ (۱) حضرت خواجہ حبیب عجمی (۲) حضرت خواجہ عبداللہ بن زیدؓ۔

نو خانوادے حضرت خواجہ حبیب عجمیؓ سے نو خانوادے جاری ہوئے ہیں (۱) خانوادۂ حبیبان (۲) خانوادۂ طیفوریان (۳) خانوادہ کرخیاں (۴) خانوادۂ سقطیان (۵) خانوادۂ جنیدیاں (۶) خانوادہ گازرون (۷) خانوادۂ طوسیان (۸) خانوادۂ فردوسیاں (۹) خانوادہ سہروردیاں

پانچ خانوادے حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے پانچ خانوادے جاری ہوئے

(۱) خانوادۂ زیدیاں (۲) خانوادۂ عیاضیاں (۳) خانوادۂ ادھمیاں

(۴) خانوادہ ہبیریاں (۵) خانوادۂ چشتیاں

تذکرہ اول خانوادۂ عجمیاں حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ کے دو مرید و خلیفہ کے اسوۂ حسنہ کا اس طور پر ذکر کیا جاتا ہے (۱) حضرت عبد الرحمٰن (۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یہ دونوں اپنے زمانے کے فاضل اجل متقی و پرہیزگار تھے۔ یہ دونوں حضرات جناب حبیب عجمیؒ کے پاس مرید ہونے آئے تو آپ نے دونوں کو مرید فرماکر حسب ارشادات ذیل پر عمل پیرا رہنے کا حکم دیا

اس موقع پر ارشادات پیر طریقت کے شائع کرنے کا مقصد ان کے پیروں اور مریدوں کی راسخ الاعتقادی و صادق الیقینی دکھانا ہے کہ وہ کس درجہ لکیر کے فقیر (مقلد) بنکر پر کامل و اکمل ہوئے۔

لکیر کا فقیر لغوی معنے نقش قدم پر چلنے والا۔ پیرو۔ مقلد۔ علماء ظواہر کی اصطلاح میں ان کی تقلید نہ کرنے والے کو طنزاً "لکیر کا فقیر" کہتے ہیں۔ مگر وہ اس سے بے خبر ہیں کہ خود بھی "لکیر کا فقیر" بنکر سبحہ شماری کر رہے ہیں اور ایسے ہی اشخاص کی نسبت حضرت جامیؒ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا ہے

ع از سبحہ شماراں مطلب گوہر مقصود۔

ارشادات پیر (۱) شہر کو چھوڑ دو (۲) کسی غار میں بیٹھ کر ذکر و شاغل رہو (۳) مخلوق سے دور رہو کیونکہ مخلوق کو کسی طرح بھی چین نہیں (۴) تنہا رہو (۵) اپنے زہد و تقویٰ کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دو (۶) فاقے روزے رکھو

اور جنگل کے میووں سے روزہ افطار کیا کرو (۷) ہمیشہ مجاہد رہو۔ (۸) فتوح
میں جو بھی مل جائے اس کو اپنے لئے نہ رکھو بلکہ اس کو غربا و مساکین میں تقسیم
کردو (۹) کسی کی نذر قبول نہ کرو۔

مختصر یہ کہ ان دونوں حضرات نے حسب الارشاد پیر طریقت مرید ہو
گھر بار سب کچھ چھوڑ کر جنگل کی راہ لی۔ غار حرا میں مقیم ہوئے طے کے
روزے رکھے۔ دائم الصوم بنے۔ بارہ سال تک غار حرا ہی میں ذاکر و شاغل
رہے۔ افطار کے لئے جب یہ دونوں حضرات غار سے باہر آتے تو ہرن
جو آپ کے انتظار میں کھڑے رہتے تھے آپ سے عرض کرتے کہ "اے خدا کے
دوست آپ ہم کو ذبح کرکے ہمارا گوشت تناول فرمائیے۔ لیکن آپ دونوں
بہ تعمیل ارشادِ پیر درخت کے پھل ہی سے روزہ افطار فرماتے، اور پھر غار میں
واپس ہو جاتے تھے غرض کے بارہ سال کے بعد آپ دونوں غار حرا سے
نکل کر اپنے پیر طریقت کے دربار میں حاضر ہو کر قدمبوس ہوئے پیر طریقت نے
آپ دونوں کو خرقہ خلافت سرفراز فرما کر رخصت فرما دیا۔

خانوادہ طیفوریہ | حضرت خواجہ بایزید بسطامی ملقب بہ طیفوری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی آنکھیں دیکھی تھیں۔ حضرت
حبیب عجمیؒ نے آپ کو علومِ ظاہری و باطنی سے نہال فرما کر مرید کیا اور
خلافت عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ بایزید بسطامی حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور ایک عرصہ تک آپ کے فیضِ صحبت میں رہے۔ پیر کامل ہوئے۔

[جن]اب امام جعفر صادق رضؓ نے بھی آپ کو خرقہ خلافت سرفراز فرمایا تھا۔
[خل]فائے بایزید بسطامی رضؓ | حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضؓ کے حسب ذیل خلفاء تھے
[(۱)] حضرت شاہ مسعود قدس سرہٗ (۲) حضرت شاہ محمود قدس سرہٗ
[(۳)] حضرت شاہ ابراہیم قدس سرہٗ (۴) حضرت شاہ احمد قدس سرہٗ
[(۵)] حضرت شاہ محمدؒ قدس سرہٗ۔
[خر]قوں کے نام | حسب ذیل خلفاء کو حضرت نے خرقہ ہائے خلافت عطا
[ف]رمایا تھا۔

(۱) حضرت شاہ مسعود قدس سرہٗ کو خرقہ شکر پارہ (گدڑی)
(۲) حضرت شاہ محمود قدس سرہٗ کو خرقہ ہزار پیوند (ہزار پیوند)
(۳) حضرت شاہ ابراہیم (ادہم) قدس سرہٗ کو خرقہ خشت پارہ
(۴) حضرت شاہ احمد قدس سرہٗ کو خرقہ ژندان صوف (پرانے اور
[پھ]ٹے ہوئے ریشم کے ٹکڑوں کی گدڑی)

[خ]انوادہ کرخیاں | حضرت خواجہ شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ حضرت
[ش]اہ امام داود طائیؒ قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے اور حضرت امام داود
[طائ]ی حضرت خواجہ حبیب عجمی رضؓ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ شہر بغداد کے
[ای]ک بڑے قصبے کے باشندے تھے۔ دنیا کو چھوڑ کر خلوت نشین ہوگئے
[آ]پ اپنے وقت کے پیر کامل تھے۔ علم ظاہری امیں حضرت امام اعظم رضؓ
[ابو] حنیفہ کے شاگرد اکبر اور علم باطنی حضرت حبیب عجمی سے حاصل فرمایا تھا
یوں تو آپ کے بہت سے مرید و خلفاء عالم و فاضل متقی و

و پرہیزگار، جاہد، صاحب دل گذرے ہیں ان میں سے صرف خلیفہ اکبر حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطی قدس سرہٗ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے

خانوادہ سقطیاں | حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطی قدس سرہٗ مرید و خلیفہ اکبر حضرت خواجہ شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ کے تھے۔ آپ بہت بڑے عالم و فاضل پیر کامل اور اپنے پیر طریقت کے نقش قدم پر تھے۔ آپ کے ہاتھ پر مختلف ممالک کے نو شاہزادے مرید ہوئے بادشاہت اور امارت چھوڑ کر فقیر ہو گئے اور لباس شاہانہ اتار کر آستانہ پیر پر لباس ژندان صوف پہنکر ذکر و شغل میں مصروف اور ہے کے روزے بھی رکھنے لگے۔

طریقہ گداگری | ان نو شاہزادوں کو پیر کا ارشاد تھا کہ جس دن کا روزہ جس شام کو افطار کرنا چاہو اس روز قبل از افطار ایک گھر سے دس گھر تک آواز دو۔ ٹھیرو نہیں۔ منتظر نہ رہو ان دس گھروں میں سے جتنے بھی گھر سے جو بھی ملجائے اس کو اپنی قیام گاہ پر لاؤ اور اپنے ساتھی و غربا رو مساکین کو تقسیم کرو۔ افطار کے بعد ان سب کے ساتھ اس لائے ہوئے سے دو یا تین لقمے کہا لیا کرو۔ ذکر الٰہی سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہو جیا میں کوتاہی نہ کرو۔ ہمیشہ دین کے لئے سر فروش بنے رہو وغیرہ یہ جملہ شاہزادے حسب ارشاد پیر طریقت عمل پیرا رہے اور اپنے مریدین و خلفاء کو بھی اس کا پابند کر دیا تھا۔

شاہ صاحب کی وجہ تسمیہ | مذکرہ شاہزادوں کے فقیر ہو جانے کے بعد جب

کبھی کسی گھر پر یہ آواز دیتے تو لوگ ان شاہزادوں کو "شاہ صاحب" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

حضرت شیخ ابوالحسن سری وسقطی قدس سرہٗ کے دو مشہور خلفاء کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جو اپنے وقت کے قطب و پیر کامل تھے۔

(۱) حضرت شیخ شاہ محمود قدس سرہٗ (۲) حضرت خواجہ شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہٗ۔

حضرت شیخ شاہ محمود قدس سرہٗ کے مرید و خلفاء کا صحیح پتہ نہ چل سکا۔ اس لئے آپ کے خلفاء کا ذکر کرنے میں مجبوری ہے۔

خانوادہ جنیدیاں حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہٗ کے مرید و خلفاء "خانوادہ جنیدیاں" کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ کے یوں تو بہت سے خلفاء بڑے بڑے مرتبے کے گذرے ہیں لیکن ان میں سے جو مشہور اور اپنے وقت کے کاملین سے تھے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت شاہ ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ (۲) حضرت شیخ شاہ عبداللہ ابوبکر شبلی قدس سرہٗ (۳) حضرت شیخ شاہ بوعلی رودباری قدس سرہٗ (۴) حضرت شیخ شاہ علی عثمان مغربی قدس سرہٗ (۵) حضرت شاہ محی الدین حسین المعروف منصور حلاج قدس سرہٗ (۶) حضرت شاہ علی عثمان دقاق قدس سرہٗ (۷) حضرت شاہ رومی قدس سرہٗ

یہ جملہ خلفاء بڑے ہی عالم و فاضل تھے۔

حضرت منصور و حضرت شاہ علی عثمان شاگردان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضہ	حضرت شاہ علی عثمان مغربی اور حضرت شاہ محی الدین حسین المعروف منصور حلاج

قدس سرہما حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

ہدایات پیر: حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ نے متذکرہ خلفاء کو حسب ذیل ہدایات پر پابند رہنے کا حکم دیا تھا۔

تم مصداق "لا یاکل ولا یشرب ولا ینام" یعنے نہ کھاؤ نہ پیو نہ سو۔ ابتدا فرشتہ خصال بنو۔ اور آخر میں فرشتوں سے اعلیٰ مرتبہ و مقام حاصل کرو۔ ذاکر و شاغل رہو۔ دائم الصوم یعنے روزے ہمیشہ رکھا کرو۔

> حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ طے کے روزے رکھتے تھے چنانچہ آپ نے ستر سال ایک روزہ رکھا اور ایک ہی وضو سے نماز ادا کی تھی۔
>
> عارف ابو العلائی

چنانچہ آپ کے جملہ خلفاء پابند ہدایات رہے اور اپنے پیر طریقت کے دست مبارک سے خرقہ خلافت پہنا تھا۔ حضرت جنید قدس سرہٗ نے ان خلفاء میں سے چند کو ملک عرب، روم، شام و فارس اور چند کو ہندوستان کی طرف جانے اور تبلیغ و فیضان باطنی کے جاری کرنے کی اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ "دیکھو تبلیغ اسلام کو پیش نظر رکھو۔ ہمیشہ مجاہد رہو۔ اخلاق محمدی کو پیش نظر رکھو۔ کسی کی نذر قبول نہ کرو۔ اور اگر کوئی انتہائی خلوص سے نذر قبول کرنے پر مجبور کرے تو اس کی نذر کو قبول کر لو۔

اور اسی وقت (اس کے سامنے) غربار مساکین کو تقسیم کر دو۔ فتوحات یعنے مال غنیمت ہاتھ آئے تو اس میں سے اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھو بلکہ اس کو غربار و مساکین میں تقسیم کر دو۔ وغیرہ

حضرت جنید بغدادیؒ کی اولاد دکن میں حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ کے ایک صاحبزادے ضلع گلبرگہ شریف میں تشریف لائے۔ تبلیغ کی مجاہدہ کیا۔ آپ کے بہت سے خلفار دکن میں موجود ہیں اب آپ کی اولاد میں موجودہ سجادہ نشین قابل قدر ہیں۔

ہندوستان میں خلفار کی آمد ہندوستان تشریف لاکر حسب ذیل خلفانے تبلیغ کی۔ جہاد فرمایا اور اسلام پھیلایا۔

(۱) حضرت ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ (۲) حضرت شاہ رومی قدس سرہٗ (۳) حضرت شاہ علی رود باری قدس سرہٗ (۴) حضرت شاہ عبداللہ ابوبکر شبلی قدس سرہٗ

> حضرت ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ نے خانوادۂ ہبیرۃ البصری سے بھی خرقۂ خلافت پہنا تھا۔ عارف ابوالعلائی

خانوادہ گازوریاں حضرت خواجہ عبداللہ خفیف گازوری قدس سرہٗ ملک گازورون کے شاہزادے تھے فاضل، اجل، متقی و پرہیزگار، مجاہد، ذاکر و شاغل دائم الصوم رہا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے پیر حضرت شیخ احمد رویم

قدس سرہٗ (جو حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کے خلیفہ تھے) کے آستانے پر حاضر ہو کر لباس شاہانہ اتار دیا

> بعض کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبداللہ خفیف نے علم باطن حضرت حبیب عجمی سے بھی خلافت حاصل کی تھی۔
> عارف ابوالعلائی

اور اپنے پیرِ طریقت کے دستِ مبارک سے خرقہ خلافت پہنا آپ نے حضرت شیخ ابواسحاق سلطان گازرون قدس سرہٗ کو مرید فرما کر خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ حضرت شیخ ابو اسحاق قدس سرہٗ پیر کے نقش قدم بنے رہے۔ حضرت خفیف قدس سرہٗ اپنے مرید سے ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابو اسحاق ترا ہم دین دادیم و علم و طبل بزن تا روز قیامت ہر یکے بہ پیوستگان ترا زیر علم و طبل باشند و مشغول اسماء الٰہیہ باشند"

<u>خانوادۂ طوسیاں</u> حضرت خواجہ شاہ ابوالفرح بن حضرت شاہ طرطوسی قدس سرہٗ سے خانوادۂ طوسیاں جاری ہوا ہے

حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ حضرت شاہ عبداللہ ابوبکر شبلی قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے مرید و خلیفہ حضرت شاہ عبدالواحد عزیزیمنی قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے مرید و خلیفہ حضرت خواجہ شاہ ابوالفرح بن ابو یوسف طرطوسی قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے مرید و خلیفہ حضرت شاہ ابوالحسن ہنکاری القریشی قدس سرہٗ تھے آپ کے مرید و خلیفہ حضرت شاہ ابوسعید

مبارک المخدومی قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے مرید و خلیفہ اعظم حضرت غوث اعظم دستگیر میران محی الدین شیخ سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

خانوادۂ فردوسیاں حضرت نجم الدین کبریٰ الملقب بہ فردوسی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ "خانوادۂ فردوسیاں" ہی کے نام سے مشہور ہیں

واقعات مریدی حضرت نجم الدین کبریٰ و حضرت شاہ علاؤالدین طوسی و حضرت شیخ ضیاء الدین سہروردی

حضرت شاہ نجم الدین کبریٰ و حضرت شاہ علاؤ الدین طوسی و حضرت شاہ شیخ ضیاء الدین سہروردی قدس سرہم کے کچھ حالات پیش کر کے زمانہ ماضی و حال کے تفاوت کو دکھانا چاہتے ہیں ع "بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا" صاحب تذکرہ خانوادہ بیان کرتے ہیں کہ۔

حضرت شاہ علاؤ الدین طوسی قدس سرہٗ اور حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ برادر طریقت و ہم زلف تھے چونکہ یہ دونوں حضرات ابتدا سن شعور (یعنی حد شرعی کے قیام کے بعد) سے ریاضت اور یاد الٰہی میں مشغول ہو اس کے ساتھ ساتھ طے کے روزے بھی رکھتے تو ساتویں دن روزہ پانی سے افطار کر کے نان جویں بے نمک دو تین یا چار لقمے یا ست برنج ان کے تین یا چار لقمے کھایا کرتے تھے۔ اور یہی طریقہ برسوں رہا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ان دونوں حضرات نے با الاتفاق حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہماری عمر یونہی بسر

ہو رہی ہے۔ ہم میں اب تک کوئی بات پیدا نہیں ہوئی حالانکہ ہم برسوں سے ریاضت و محنت مجاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ ابھی ہم اپنی منزل مقصود کو نہیں پہنچے۔ آپ پیر کامل قطب وقت ہیں ہمیں کوئی طریقہ بتایئے کہ ہم اپنی منزل کو پہنچیں۔

حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا "آپ دونوں مرید ہو جائیں اس کے فیض و برکت سے آپ اپنے ولی مقاصد کو پالینگے" اس کے جواب میں آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ "اب ہم آپ کے پاس حاضر ہیں۔ آپ بزرگ زمانہ ہیں" حضرت نے فرمایا کہ "میں ابھی تک کسی کا مرید نہیں ہوا ہوں۔ میرے ساتھ چلو۔ یہاں ایک بزرگ قطب وقت پیر طریقت عالم و فاضل شیخ کامل حضرت شیخ وجیہ الدین ابو حفص بن عمر عمویہ رہتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر آپ ہم تینوں بیعت کرینگے" (مرید ہونگے) المختصر یہ تینوں حضرات (حضرت شاہ علاء الدین طوسی و حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ و حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی) حضرت شیخ کامل کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ حضرت شیخ کامل نے ان تینوں حضرات کو مرید فرما کر ایک عرصہ تک اپنے ہی پاس ٹھہرا رکھا۔ علم باطنی سے آراستہ کر کے پہلے شاہ علاء الدین طوسی اور شاہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس سرہما کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرما کر ارشاد فرمایا کہ "تم دونوں اپنے اپنے گھر جا کر سلسلہ بیعت و خلافت و فیضان باطنی سے مخلوق خدا کو مستفید کرتے رہو۔ جب یہ دونوں حضرات

اپنے پیر سے رخصت ہو کر جا رہے تھے تو حضرت شاہ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ بھی رخصت ہونے کی غرض سے اپنے پیر طریقت کے دست بوس ہوئے آپ کے پیر طریقت نے مسکراتے ہوئے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان دونوں حضرات کو رخصت کر دیا۔

لقب فردوسی: حضرت شاہ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ تقریباً اور ایک ہفتہ اپنے پیر کی خدمت میں رہے اس کے بعد آپ کے پیر طریقت نے حضرت شیخ شاہ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرما کر ارشاد فرمایا کہ "شما اکابر فردوسیاں ہستند از فردوسیاں باشند" آپ کا لقب "فردوسی" اسی وقت سے مشہور ہو گیا۔

سلسلہ فردوسیہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ پر منتہا ہوتا ہے۔

حضرت شاہ خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفۂ اعظم حضرت شاہ ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ تھے آپ کے مرید و خلیفہ حضرت شاہ سید الدین احمدؒ قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے مرید و خلیفہ حضرت شاہ وجیہ الدین ابوحفص ابن عمر عمویہ قدس سرہٗ تھے آپ کے مرید و خلیفہ حضرت شیخ شاہ نجم الدین کبریٰ فردوسی قدس سرہٗ تھے۔ آپ کا خرقہ خلافت حضرت شاہ شرف الحق بہاری قدس سرہٗ تک سلسلہ بہ سلسلہ پہنچا ہے آپ کی نسبت صاحب خزینۃ الاصفیاء بیان کرتے ہیں کہ آپ کو دو طرف سے نسبت ارادت تھی۔ ایک سلسلہ حضرت شیخ عماد یاسر

قدس سرہٗ ہے جو حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس سرہٗ پر منتہا ہوتا ہے
دوسرا سلسلہ حضرت شیخ اسمٰعیل قصری مجرد باتکمیل سے ان کو حضرت محمدؒ بن
داؤد سے اور ان کو حضرت ابو العباس ادریس سے اور ان کو حضرت
ابو القاسم بن رمضان سے اور ان کو حضرت ابو یعقوب طبری سے اور
ان کو حضرت ابو عبد اللہ بن عثمان سے اور ان کو ابو یعقوب نہرجوری
سے اور ان کو حضرت ابو یعقوب موسیٰ سے اور ان کو حضرت عبدالواحد
زیدؒ سے اور ان کو حضرت کمیل بن زیادؓ سے اور ان کو حضرت امیر المومنین
سیدنا علی المرتضیٰؓ سے خرقہ خلافت عطا ہوا تھا۔

آپ کے خلفا، کبار حسب ذیل گذرے ہیں۔

(۱) حضرت مجد الدین بغدادی قدس سرہٗ (۲) حضرت سعد الدین
حموی قدس سرہٗ (۳) حضرت باباکمال خجندی قدس سرہٗ (۴) حضرت
شیخ رضی الدین علی لالا قدس سرہٗ (۵) حضرت سیف الدین باخرزی قدس سرہٗ
(۶) حضرت نجم الدین رازی قدس سرہٗ (۷) شیخ کمال الدین گیلی قدس سرہٗ
(۸) مولانا بہاء الدین ابن مولانا جلال الدین المعروف مولانا روم قدس سرہما

سلسلۂ کبرویہ | اس سلسلہ کا نام "سلسلہ کبرویہ" بھی ہے۔

حضرت شیخ علاء الدین طوسی | آپ کی نسبت صاحب تذکرہ خانوادہ لکھتے ہیں
کہ آپ نے کسی کو سلسلہ خلافت و خرقہ عطا نہیں فرمایا۔

خانوادۂ سہروردیاں | حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس سرہٗ
بہ قول صاحب تذکرہ خانوادہ حضرت شیخ شاہ نجم الدین کبریٰ فردوسی

قدس سرہٗ کے برادر طریقت تھے۔

صاحب تذکرہ خانوادہ کہتے ہیں کہ حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص سہروردی قدس سرہٗ سن شعور کو پہنچکر یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ آپ بھی طے کے روزے رکھا کرتے تھے اور ہر ساتویں دن پانی سے روزہ افطار فرماکر ایک یا دو خرما تناول فرماتے تھے۔ اسی طرح آپنے بارہ سال ذکر و شغل میں گذار دئے آپ اپنے وقت کے مجاہد عالم و فاضل بزرگ تھے جب آپ حضرت شیخ علاء الدین طوسی قدس سرہٗ اور حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ فردوسی قدس سرہٗ کے ساتھ بارگاہ حضرت شاہ وجیہ الدین ابو حفص بن عمر عمویہ قدس سرہٗ میں آئے تو بعد بیعت خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

خرقہ خلافت کی سرفرازی کے بعد تقریباً (۳۰) سال تک دائم الصوم شب بیدار رہے اور لطف یہ کہ آپ نے کبھی قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کی آپ نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ کو مرید فرماکر خرقہ خلافت سے ممتاز فرمایا تھا۔ اور آپ کے مرید و خلیفہ حضرت جلال الدین بخاری قدس سرہٗ تھے۔ حضرت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس سرہٗ کی نسبت صاحب خزینۃ الاصفیاء بیان کرتے ہیں کہ آپ کو خرقہ خلافت آپ کے عم حقیقی حضرت شیخ احمد غزالی قدس سرہٗ سے ملا تھا۔

تذکرہ خانوادۂ زیدیاں | حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ حسن بصری رضؓ کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب خزینۃ الاصفیاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالواحد بن زید نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے بھی خرقہ خلافت پہنا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت کمیل بن زیدؓ سے بھی خلافت حاصل کی تھی۔ حضرت کمیل بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بتایا گیا ہے

حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پانچ اولوالعزم خلفائے کرام گذرے ہیں۔

(۱) حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؓ
(۲) حضرت خواجہ ابوالفضل بن زرینؓ
(۳) حضرت خواجہ ابویعقوب سوسیؒ
(۴) حضرت شاہ عبدالرزاقؓ
(۵) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب ذیل پانچ خانوادے جاری ہوئے۔

(۱) خانوادہ زیدیان (۲) خانوادہ عیاضیاں (۳) خانوادہ ادھمیاں (۴) خانوادہ ہبیریاں (۵) خانوادہ چشتیاں۔

جملہ خلفاء حافظ قرآن، عالم فاضل آپ کے جملہ خلفاء حافظ قرآن، عالم و فاضل اجل اور علم باطن میں کامل و اکمل گذرے ہیں

خانوادہ زیدیاں حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید تھے بعد میں حضرت عبدالواحد بن زید سے خرقہ خلافت پہنا تھا۔ حضرت عبداللہ

بن عبد الرحمٰن بن عوف کے مرید و خلفاء نے آپ اپنے کو "زیدیان" سے موسوم کیا تھا۔

شرائط بیعت و خلافت حضرت عبد الواحد بن زیدؒ نے اپنے مریدین اور خلفاء کے لئے جو شرائط مقرر فرمائے تھے ان کا ذکر درج ذیل ہے تاکہ معزز ناظرین کو اس کا علم ہو جائے کہ جب تک مرید یا خلیفہ ان شرائط کا حامل و عامل نہ ہوتا اس کو نعمت باطنی سے فیض یاب نہیں کیا جا سکتا تھا

(۱) حافظ قرآن ہونا (۲) عالم باعمل (۳) ذاکر و شاغل (۴) مجاہد (۵) مراقبہ و مشاہدہ (۶) جنگل میں سیر اور کسی غار میں خلوت نشین (۷) ہمیشہ طے کے روزے رکھنا (دائم الصوم) (۸) کسی جانور کی جان نہ لینا (۹) کسی سانپ یا بچھو کو نہ مارنا (۱۰) شہر یا دیہات وغیرہ میں قدم نہ رکھنا (۱۱) دنیا کے پیچھے نہ پڑنا (۱۲) اگر کوئی شخص نذر دے تو اس کو قبول نہ کرنا اور اگر قبول کر لی گئی تو فوراً فقراء و مساکین میں تقسیم کر دینا اپنے لئے کچھ نہ رکھنا۔

پلاس کے پتوں سے جسم ڈھانکنا (۱۳) لباس ژند (گدڑی) پہنا۔ اگر یہ لباس نہ ملے تو پلاس کے پتوں سے جسم ظاہری کو ڈھانکنا (۱۴) قلب سلیم رکھنا (۱۵) اگر کوئی شخص امیر ہو کہ غریب جنگل میں یعنی جہاں تم ہو آجائے اور وہ تم کو پالے اور ایک غلام کی حیثیت سے تمہارے ساتھ برتاؤ کرے اور اپنے گھر لے جائے تو تم بجز غلام بنے رہنے کے اس پر کبھی اپنا تفوق ظاہر نہ ہونے دو۔ بلکہ بمصداق آیۃ کریمہ "واطیعوا اللہ

واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم" ایک غلام کی طرح اس کی غلامی کرتے رہو یہاں تک کہ اگر وہ اپنی ضرورت پر تم کو بازار میں فروخت کردے تو تم بخوشی بک جاؤ (۱۶) اس غلامی میں بھی اپنے ذکر و شغل کو نہ چھوڑو اور اس عمل کو بالکل پوشیدہ رکھو۔ (۱۷) صوم و صلوٰۃ کے پابند رہو۔

حضرت زیدؒ کے ان خلفاء کے اسماء مبارک ذیل میں درج ہیں جن کے مریدین و خلفاء کے حالات نہ ملنے کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۱) خواجہ ابوالفضل بن زرین (۲) خواجہ یعقوب سوسی (۳) شاہ عبدالرزاق قدس اللہ باسرہم السامی ذیل میں بقیہ چار خانوادوں کا ذکر پیش کیا جاتا ہے

خانوادۂ عیاضیان | حضرت خواجہ فضیل بن عیاض۔ حضرت عبدالواحد بن زید کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے بھی اپنے مرید و خلفاء کے لئے بہ تقلید پیر طریقت متذکرہ شرائط کے سوا چند اور شرائط اضافہ فرمائے تھے جو ذیل میں درج ہیں (۱) مجرد (یعنی لنگوٹ بند) رہنا۔

لنگوٹ بند کا طریقہ سابق میں یہ تھا کہ پیر اپنے مرید کو تمام شرعی لوازمات سے فارغ پاکر یعنی پابند شرع شریف متاہل (بیوی بچوں والا) ہے یا نہیں اگر متاہل ہے تو اس کو لنگوٹ بند رہنے کا حکم دیتے۔ مختصر یہ کہ خرقۂ خلافت

پہنانے کے بعد پھر اس کو بیوی اور بچوں سے تعلق رکھنے کی قطعاً ممانعت تھی بلکہ اس تعلق کو چھوڑنے کے لیے جنگل کی سیر کی تعلیم دی جاتی تھی اور بعض جنہوں نے بچپن ہی سے ذکر وشغل و یادِ الٰہی میں غرق رہنے کا شوق ہے ان کو خرقۂ خلافت پہنا کر مجرد (لنگوٹ بند) رہنے کی تاکید کی جاتی تھی۔

عارف ابوالعلائی

(۲) ہمیشہ سفر کیا کرنا (۳) لباس نہ پہنا۔ اگر پہننا ہی چاہو تو راستہ میں پڑا ہوا کپڑا لیکر اس کو پاک وصاف کر کے اپنے جسم کو ڈھانکنا۔ (۴) کسی سے سوال نہ کرنا (۵) کسی کے گھر بھی نہ جانا۔ (۶) اگر بلا طلب کوئی شخص کچھ لائے تو نہ رکھنا (۸) تمام رات یادِ الٰہی میں مشغول رہنا (۹) علی الصباح بعد فراغ عبادتِ الٰہی جنگل کی سیر کیا کرنا (۱۰) اگر اپنی خلوت گاہ سے باہر جانا ہو تو برہنہ پا چلنا یعنے نعلین وغیرہ نہ پہننا (۱۱) طے کے روزے رکھنا۔ پہلا روزہ تین دن کا پھر بڑھاتے بڑھاتے اکتالیس رات اور دن کا روزہ رکھنا۔ اکتالیسویں دن شام کو افطار کرنا۔ (۱۲) اگر کچھ ملجائے تو مہمان و فقرا و مساکین میں تقسیم کر کے دو چار لقمے ان کے ساتھ کھانا۔ (۱۳) مخلوق سے میل جول نہ رکھنا۔ (۱۴) اگر کوئی شخص فیض صحبت حاصل کرنا چاہے تو اس کو سب کچھ چھوڑ کر تنہا حاضر رہنے کی تاکید کرنا (۱۵) اگر کچھ ملک و املاک ہے تو اس کو فقرا و مساکین کو دیدینا (۱۶) فقر و فاقہ اختیار کرنا۔ (۱۷) مرید ہونے سے

قبل اگر کوئی طالب بیوی بچے رکھتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ ان سب کو اللہ تعا
کی حفاظت میں دیکر خود کو ان سے بے تعلق کرلے اور پھر ان کی طرف رجو
نہ ہو (۱۸) ماسوا اللہ سے ہاتھ اٹھا لینا۔

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو مش
خلیفہ تھے۔

(۱) حضرت شیخ عبداللہ رضؓ۔ آپ کے متعلق اہل سلسلہ کہتے ہیں کہ حض
شیخ عبداللہ نے کسی کو خلافت عطا نہیں کی۔

(۲) حضرت شاہ ابراہیم ادہم بلخی قدس سرہٗ

خانوادہ ادھمیاں | حضرت شاہ ابراہیم ادہم بلخی قدس سرہٗ ایک عظیم
المرتبت بادشاہ تھے۔ آپ نے بادشاہت چھوڑ فقیر بن کر حضرت فضیل
بن عیاضؓ کے آستانے پر حاضری دی مرید ہوئے۔ اپنے پیر کے دست
مبارک سے خرقۂ خلافت پہنا۔

لباس ہزار میخی | حضرت ابراہیم ادہم بلخی قدس سرہٗ کو ہزار میخی خرق
عطا ہوا تھا۔ اس لیئے ان کے مرید و خلفاء کا یہی لباس ہے "ہزار میخی"
ہزار ٹکڑوں کو کہتے ہیں یعنے ہزار پیوند کا ایک جبہ وغیرہ۔

آپ نے بھی اپنے مریدوں کے لئے چند شرائط مقرر فرمائے تھے

شرائط ذکر جلی | (۱) لنگوٹ بند رہنا (۲) ہمیشہ سفر کرنا (۳) ذکر جلی
کیا کرنا (۴) کسی سے کوئی توقع نہ رکھنا۔ (۵) غیب سے جو مل جائے اس کو
فقراء میں تقسیم کر دینا۔ البتہ اس میں سے دو یا تین لقمے کھا لینا۔

آپ کے دو خلیفہ تھے (۱) حضرت شاہ حمید الدین قدس سرہٗ
(۲) حضرت خواجہ شاہ بدرالدین خذیفۃ المرعیشی قدس سرہٗ

خانوادہ ہبیریاں حضرت خواجہ امین الدین ابو ہبیرت البصری قدس سرہٗ مرید و خلیفہ حضرت شاہ بدرالدین خذیفۃ المرعیشی کے تھے آپ کے یوں تو اور بھی خلیفہ گذرے ہیں مگر اس وقت دو مشہور خلیفہ کا ذکر ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت بایزید قدس سرہٗ
(۲) حضرت سید علاءالدین دینوری عرف ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ۔

حضرت ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ نے حضرت خواجہ جنید سے بیعت کی اور خرقہ خلافت بھی پہنا تھا۔ زاں بعد آپ نے پھر خانوادہ چشت اہل بہشت میں داخل ہو کر خرقہ خلافت حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہٗ سے حاصل کیا تھا۔

اس سلسلہ میں بھی مریدین کے لئے چند شرائط مقرر تھے

شرائط (۱) شہر یا گاؤں میں سکونت اختیار کرنا (۲) جنگل میں مجرد تنہا رہنا (۳) جنگل ہی کا میوہ کھانا (۴) رات دن با وضو رہنا (۵) نماز کے پابند رہنا (۶) اہل دنیا کے پیچھے نہ دوڑنا (۷) جہاد میں جو مال غنیمت ہاتھ آئے اس کو خود استعمال نہ کرنا بلکہ فقراء و مساکین میں تقسیم کردینا (۸) اسطرح کے روزے رکھنا نو روز یا گیارہ روز کے بعد جنگل کے میوے

سے افطار کرنا (۹) سبزی بے نمک کھانا (۱۰) دل کو لغویات سے پاک وصاف رکھنا (۱۱) دل کی آنکھوں سے سیر کیا کرنا۔

خانوادۂ چشتیاں حضرت شیخ علاء الدین نوری (بعض علی الدین نوری کہتے ہیں) عرف ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ کی خدمت میں پانچ حضرات مرید ہونے کی غرض سے حاضر ہوئے تھے۔ ان حضرات کی نسبت پیران طریقت کا ارشاد ہے کہ آپ جنت سے سید ہے بغداد شریف بھیجے گئے تھے اسلئے ان حضرات کو "چشت اہل بہشت" کہتے ہیں۔

(۱) خواجہ شمس الدین ابو اسحاق قدس سرہٗ

(۲) حضرت قدوت الدین ابو احمدؒ قدس سرہٗ

(۳) حضرت خواجہ ناصر الدین ابو محمدؒ قدس سرہٗ

(۴) حضرت خواجہ تاج الدین (یا نصیر الدین) ابو یوسف قدس سرہٗ

(۵) حضرت خواجہ قطب الدین مودود قدس سرہٗ۔

لقب خواجگان چشت اہل بہشت حضرت ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ نے اولاً حضرت خواجہ شمس الدین ابو اسحاق قدس سرہٗ کو مرید فرما کر آپ کا نام دریافت کیا۔ آپ نے اپنا نام کہا تو آپ کے پیر نے آپ کو "خواجہ چشت" کا لقب سرفراز فرما کر خرقہ خلافت سے مشرف فرمایا۔ بقیہ حضرات کو یکے بعد دیگرے مرید فرما کر "خواجگان چشت اہل بہشت" کا لقب عطا فرمایا اور ان چاروں حضرات کو حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس سرہٗ کے سپرد فرمایا۔

حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس سرہٗ نے اپنے برادر طریقت (پیر بھائی) حضرت خواجہ قدوت الدین ابو احمد چشتی قدس سرہٗ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ قدوت الدین ابو احمد چشتی قدس سرہٗ نے اپنے برادر طریقت حضرت خواجہ ناصح الدین ابو محمد چشتی قدس سرہٗ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا۔

حضرت خواجہ ناصح لدین ابو محمد چشتی قدس سرہٗ نے اپنے برادر طریقت حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہٗ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا۔

حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہٗ نے اپنے برادر طریقت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا۔

حضرت خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تبلیغ و افادۂ عوام الناس کی خاطر چند آسان شرائط مریدین وخلفاء کیلئے مقرر فرمائے تھے جو حسب ذیل ہیں۔

شرائط (۱) شہر یا قریہ میں سکونت اختیار کرنا (۲) مخلوق خدا کو تبلیغ وتلقین کی دعوت دینا (۳) جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچے اس کو مخلوق خدا میں تقسیم کر دینا (۴) دنیا کے پیچھے نہ پڑنا۔ (۵) ریاضت ومجاہدہ میں ہمیشہ مشغول رہنا۔ (۶) فقر وفاقہ اختیار کرنا۔ (۷) اپنے

فیض صحبت سے مستفیض (طالب مولا، فقیر ہو کہ امیر) کو مستفید کرنا (۸) ہمیشہ فقراء کے ساتھ کھانا کھایا کرنا یعنی تنہا نہ کھانا۔ (۹) مجلس سماع کیا کرنا (۱۰) صلحا سے وابستگی و محبت و میل جول رکھنا (۱۱) اپنے پیر اور پیشواؤں کا عرس کیا کرنا (۱۲) دیگر فقراء و بزرگان دین کی تعظیم و تکریم کرنا (۱۳) غنی کو اپنے نزدیک نہ بٹھانا (۱۴) ہمیشہ فقراء و مساکین کا ہاتھ دھلایا کرنا (۱۵) اپنے ہاتھ سے سب کو کھانا تقسیم کرنا۔ (۱۶) ہمیشہ صاحب علم و صاحب سیف رہنا (۱۷) جو شخص مرید ہونے آئے اس کو تزکیۂ نفس (صفائی قلب) کی ہدایت کرنا جب وہ حسب ہدایت اپنا دل پاک و صاف کر کے حاضر ہو جائے تو اس وقت اس کو مرید کرنا۔

مختصر یہ کہ مریدین سلسلہ چشت اہل بہشت جب ان اوصاف سے متصف ہوتے تو ان کو خرقۂ خلافت عطا کیا جاتا ورنہ وہ مرید ہی رہتا۔

حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی قدس سرہٗ آپ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ اپنے وقت کے کاملین میں سے گذرے ہیں۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس سرہٗ آپ حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی چشتی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ خواجگان خواجہ

معین الدین حسن حسنی الحسینی چشتی سنجری الملقب ہند الولی عطائے رسول (سلطان الہند غریب نواز) تھے

تذکرہ گروہ خانوادگان | متذکرہ بالا خانوادوں کے ان گروہ کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے جنکے مرید وخلفاء ہندوستان آئے اور اپنے اپنے پیر کے سلسلے جاری رکھے۔

گروہ خانوادہ طیفوریاں | خانوادۂ طیفوریہ سے تین گروہ جاری ہوئے

(۱) گروہ شطاریہ (۲) گروہ مداریہ (۳) گروہ نقشبندیہ

گروہ شطاریہ | حضرت شاہ عبداللہ شطاری قدس سرہٗ سے جاری ہوا۔

شغل شطاریہ | شغل شطاریہ آپ ہی سے جاری ہوا اور رسالہ" اشغال شطاریہ" آپ ہی کی تصنیف ہے۔

گروہ مداریہ | حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہٗ سے جاری ہوا۔ اس گروہ کے خلفاء خرقۂ شکر پارہ وسنوال کرتے ہیں۔

گروہ نقشبندیہ | حضرت خواجۂ خواجگان شیخ محمد بہاؤالدین نقشبندی اویسی البخاری قدس سرہٗ سے جاری ہوا۔ یہ تینوں گروہ چند واسطوں سے حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو پہنچتے ہیں۔

گروہ خانوادہ جنیدیاں | خانوادہ جنیدیاں سے دو گروہ جاری ہوئے

(۱) گروہ نعمت اللہی (۲) گروہ ہاشم شاہی۔

گروہ نعمت اللہی | حضرت سید شاہ نورالدین نعمت اللہ حسینی

قادری ولی الکرمانی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ ہاشم شاہی | حضرت سید شاہ میر علی ہاشم قادری (چارضربی) سے جاری ہوا ہے۔ آپ کا سلسلہ خلافت اور حضرت سید شاہ نعمت اللہ حسینی قادری ولی الکرمانی قدس سرہٗ کا سلسلہ خلافت چند واسطوں سے حضرت شاہ علی رود باری قدس سرہٗ سے ملتا ہے۔ ان ہر دو گروہ کے خلفاء کا تاج بارہ ترکی سبز رنگ تھا۔ اس سلسلہ میں ذکر چارضربی اور شغل رسول نما کا طریقہ ہے

حضرت بت شکن | حضرت سید شاہ نور الدین نعمت اللہ حسینی قادری ولی الکرمانی قدس سرہٗ کے فرزند حضرت سید شاہ خلیل اللہ حسینی قادری عرف بت شکن قدس سرہٗ بعہد سلطان احمد بہمنی (ولی دکن) بیدر شریف تشریف لائے اور یہاں آپ نے سلسلہ بعیت و خلافت کو جاری فرمایا۔ یہاں آپ کا تخت خلافت بھی موجود ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ سلطان احمد بہمنی نے آپ کے عقد میں اپنی شاہزادی کو دیا تھا۔ اس لئے آپ کی اولاد کا تعلق شاہی خاندان سے متعلق ہوا۔ سلطان احمد بہمنی کے انتقال کے بعد حضرت سید شاہ خلیل اللہ حسینی بت شکن قدس سرہٗ کی اولاد عہدہ وزارت و سپہ سالاری وغیرہ پر مامور تھی۔ مگر ان کی نیت فاسدہ (یہ کہ شاہ کو قتل کر کے خود بادشاہت کرنا چاہتے تھے) نے ان کو پارہ پارہ کر دیا۔ قتل کی سازش کا حال بادشاہ وقت کو معلوم ہوا اور اس نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا۔ وہ وہاں

سے بھاگ کر بیجاپور پہنچے۔ وہاں کے راجہ بادشاہ نے آپ کو اپنی پناہ
میں لے لیا اور عنرو شا عہدۂ وزارت و سپہ سالاری دیکر شاہ بہمنی
کے مقابلے کو بھیجا۔ وہاں ان کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر پھر
بیجاپور واپس آ گئے۔ غرض کہ شاہ بیجاپور نے کسی خاص لالچ کے تحت
ان کے عقد میں اپنی شاہزادی دی اور جاگیر میں سیڑم کو دیا۔ سلاطین
بہمنیہ کے عہد میں جس طرح بریدی و قطب شاہی غلاموں کو پالا پوسا گیا
تھا اسی طرح عادل شاہی و نظام شاہی بھی تھے۔ یہ مشہور ہے کہ
سیڑم میں بیجاپوری کی سات شاہزادیاں دفن ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ
سلاطین بہمنیہ نے سیڑم جاگیر آپ کی اولاد کے نام پر دی تھی۔
بعض کہتے ہیں کہ قطب شاہی دور میں حضرت کی اولاد قطب
شاہی رنگ میں مل گئی تھی۔
شہنشاہ عالمگیر نے بیجاپور فتح کرکے جب دکن کا رخ کیا تو سیڑم آیا
عالمگیر دکن کے مشائخین کے حالات سے پورا پورا واقف تھا۔ اس نے
سیڑم میں دو تین دن قیام کیا۔ یہاں کے مشائخین میں قطب شاہی
رنگ و خطبۂ دعیبہ کو دیکھ کر جاگیر ضبط کرلی۔ مگر بعد میں بعہد وزارت
سالار جنگ اور معین المہام مال نواب فخر الملک یہ معاش مشروط قرار دی گئی

<u>تکبیر عاشقان</u> | تذکرہ صدر جملہ گروہ کے پاس ذکر و شغل کے ساتھ "تکبیر
عاشقان" کا بھی طریقہ جاری ہے۔

گروہ میر خیل یا گروہ قلندریہ | حضرت سید میر حیات قلندر قدس سرہٗ سے

یہ سلسلہ جاری ہوا ہے۔ آپ کے چار خلیفہ گذرے ہیں اور ان چاروں کو خرقۂ خلافت سے سرفراز کیا گیا تھا۔

(۱) حضرت شاہ بہلول بحر ور (دریائی) (۲) حضرت شاہ صدرالدین انصاری دیوان قدس سرہٗ (۳) حضرت شاہ جامی اکمل قدس سرہٗ (۴) حضرت شاہ موسیٰ کھوکر قدس سرہٗ

گروہ بہلول شاہی | حضرت شاہ بہلول بحر ور (دریائی) قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ کا مزار شریف علاقہ پنجاب میں واقع ہے۔

گروہ صدر شاہی | حضرت شاہ صدرالدین انصاری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ جامی اکمل شاہی | حضرت شاہ جامی اکمل قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ شاہ موسیٰ | حضرت شاہ موسیٰ کھوکر قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ حسین شاہی | حضرت شاہ ڈھڈا لاہوری قدس سرہٗ خلیفہ حضرت شاہ بہلول دریائی (بحر ور) قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

طریقہ ملامتیہ | اس سلسلہ میں ذکر و شغل کے ساتھ طریقہ ملامتیہ بھی جاری ہے کیونکہ آپ ہی نے اس سلسلہ کو اختیار فرمایا تھا۔

گروہ شاہ ارزال | حضرت شاہ ارزال دیوان قدس سرہٗ خلیفہ حضرت شاہ بہلول بحر ور (دریائی) قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

حیدرآباد دکن میں اس سلسلے کے صدر (سرگروہ) حضرت سید میر مومن حبیب قدس سرہٗ تھے۔ آپ ہی سے دکن میں یہ سلسلہ جاری ہوا ہے۔

عشق اللہ فخر اللہ | اس سلسلہ کے پیران طریقت کے پاس "السلام علیکم" کی بجائے "عشق اللہ" اور "وعلیکم السلام" کی بجائے "فخر اللہ" کہا کرتے ہیں بعض فقرا اور صاحب سلسلہ نے دونوں کو ملا کر عشق اللہ فخر اللہ بھی کہا ہے۔

میران میران | گروہ قلندریہ کے بعض اہل سلسلہ "عشق اللہ فخر اللہ" کی بجائے میران میران کہتے ہیں

گروہ شاہ محمود بونٹے | حضرت شاہ محمود بونٹے قدس سرہٗ سے یہ سلسلہ جاری ہوا ہے۔

گلے میں رسی | اس گروہ کے خلفا و مریدین کے گلے میں ایک ریشم کی ڈوری بندھی ہوتی ہے جو اس سلسلہ کی خاص علامت ہے گروہ مرسل اور گروہ بحرور چند واسطوں سے حضرت شاہ علی رودباری قدس سرہٗ پر منتہا ہوتا ہے۔ بعض اہل طریقت نے ان کا تعلق "خانوادۂ طوسیہ" سے اور بعض "خانوادۂ سہروردیہ" سے بتایا ہے ان گروہ کے اذکار و اشغال کے طریقے جدا جدا ہیں۔

گروہ رفاعیہ | حضرت شاہ احمد کبیر رفاعی قدس سرہٗ سے جاری ہوا۔ آپ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کو پہنچتا ہے۔ بعض اہل طریقت کا قول ہے کہ گروہ رفاعیہ "خانوادہ ... گروہ قادریہ" سے جاری ہوا ہے۔ اس سلسلہ عالیہ کے اذکار و اشغال اور

ان کا طریقہ کچھ اور ہی ہے سلسلہ عالیہ چشتیہ بھی اس سلسلہ میں جاری ہے

دکن میں گروہ رفاعیہ | گروہ رفاعیہ کی ایک شاخ تعلقہ قندہار شریف میں ہے اور دوسری بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں۔

گروہ خانوادہ گازوریاں | حضرت میر سید اولیار سید الپوری قدس سرہٗ "خانوادۂ گازوریاں" کے خلفار میں سے تھے اس سلسلہ میں ذکر و شغل کا طریقہ علیحدہ ہے۔

گروہ نافرودو گروہ اولیار شاہی | آپ کے مرید و خلفار گروہِ نافرودا اور گروہ اولیاو شاہی مشہور ہیں۔

گروہ خانوادۂ طوسیان | جناب غوث اعظم دستگیر میران محی الدین حضرت شیخ عبد القادر حسنی الحسینی الشافعی ثم الحنبلی جیلانی رضی اللہ خانوادہ طوسیاں کے خلفار میں سے تھے۔

غار میں ذکر و شغل | آپ بھی بطریق اجداد و پیران طریقت (۱۲) سال تک بغداد شریف کے کسی غار میں طے کے روزے رکھ کر ذاکر و شاغل رہے۔

دکن میں سلسلہ قادریہ | الحمد اللہ حیدر آباد و دکن میں اولاد و خلفار کرام جناب غوث اعظمؓ بکثرت ہیں۔

گروہ رزاقیہ | حضرت غوث پاک کے بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ وہابیہ | حضرت غوث پاک رضی کے دوسرے صاحبزادے حضرت سید شاہ عبد الوہاب قادری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے مجنی مبارکہ

بعض لوگ لفظ "وہابیہ" سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کے دھوکے سے اللہ تعالیٰ بے علم و جاہل مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

گروہ جباریہ | حضرت سید شاہ عبد الجبار قادری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ جناب غوث پاکؓ کے تیسرے صاحبزادے تھے۔

گروہ فیشیاں یا فیتصیاں | حضرت سید شاہ عبد القادر فیشی القادری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ جناب غوث پاکؓ کے چوتھے صاحبزادے تھے

گروہ مقیم شاہی | حضرت سید شاہ مقیم محکم دین قادری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ حضرت پیران پیر دستگیرؓ کے پوتے حضرت پیر سید جمال اللہ حیات المیر قدس سرہٗ کے خلیفہ تھے۔

ملک پنجاب میں قیام | آپ شہر بغداد سے علاقہ پنجاب قصبہ "حجرہ" میں تشریف لائے تھے۔ یہاں آپ کا فیضان جاری ہوا ہے۔

گروہ میاں خلیل | حضرت شاہ قاسم سلیمان قادری (چنا کڑی) قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ حضرت سید عبد الرزاق قادری قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

میاں میاں | متذکرہ صدر جملہ گروہ کے خلفاء یعنی فقراء (مریدین) بجائے وعشق اللہ فخر اللہ کے "میاں میاں" کہتے ہیں۔ ہاتھ میں لکڑی کا کشکول (کچکول) اور گلے میں چمڑے کا تسمہ (پٹہ) باندھے رہتے ہیں۔ طریقہ اذکار و اشغال جدا جدا ہیں۔

گروہ خاکساری | حضرت شاہ خاک ابرام (ابراہیم) مار قدس سرہٗ سے

جاری ہوا ہے۔

قیام بملک افغانستان | آپ نے ملک افغانستان تشریف لا کر تبلیغ و جہاد فرمایا تھا اور اسی علاقہ میں آپ کا مزار شریف ہے۔

گروہ محمود شاہی | حضرت شاہ محمود بوسنی قدس سرہ سے جاری ہوا ہے اس سلسلہ کے مرید و خلفاء کی نشانی یہ ہے کہ یہ حضرات اپنے گلے میں ریشم کی ایک ڈوری باندھے رہتے ہیں۔

گروہ شاہ محمود قدسیان و گروہ شاہ محمود مسلمانی | ان ہر دو گروہ کے مرید و خلفاء کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت سید میر قلندر قدس سرہ سے ملتا ہے۔

گروہ رفاعیہ | اس گروہ کا ذکر اوپر آ چکا ہے مگر سلسلہ قادریہ سے نسبت ہونے کی وجہ گروہ قادریہ میں بھی درج کیا گیا ہے۔

گروہ ملتانی شاہ | حضرت شاہ ملتانی قدس سرہ سے جاری ہوا ہے۔ آپ نے ملتان شریف سے بعہد سلاطین بہمنیہ بیدر شریف تشریف لا کر تبلیغ و جہاد فرمایا تھا۔

فرزند آغوشی جناب غوث اعظم | حضرت شاہ محمد ملتانی بادشاہ قدس سرہ کی نسبت صاحبان سلسلہ کا ارشاد ہے کہ حضرت ملتانی بادشاہ قدس سرہ کی ولادت کے بعد صاحبان سلسلہ نے عالم رویا (مراقبہ) میں دیکھا ہے کہ جناب غوث اعظم دستگیر نے حضرت ملتانی بادشاہ قدس سرہ کو اپنی آغوش مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا کہ "شاہ محمد ملتانی میرا فرزند آغوشی

وروحی ہے۔

ضلع بیدر شریف میں آپ کی حقیقی اولاد خانقاہ قادریہ کی سجادہ نشین ہے اور ابھی تک وہی قدیم طریقے، اصول وسلوک وغیرہ پر سجادہ نشین عمل پیرا ہیں۔ خوبی یہ ہے کہ سجادہ نشین صاحب خانقاہ قادریہ اور ان کی برادری میں یک جہتی اتحاد و اتفاق ہے۔

شیخ نظام الدین ہت نوری | حضرت شاہ محمد ملتانی قادری بیدری قدس سرہٗ کے ایک مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین ہت نوری قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے مرشد نے اپنے وصال سے پہلے اپنے صاحبزادوں مریدوں و دیگر خلفاء سے فرمادیا تھا کہ "میری میت کو غسل میاں شیخ شاہ نظام الدین ہت نوری دینگے۔ دوسرا شخص مجھے غسل نہیں دے سکتا" حضرت کے انتقال کے بعد سب لوگ پریشان تھے کہ ہت نورہ بیدر شریف سے پچاس کوس پر ہے۔ انہیں اطلاع کب ہوگی۔ اور کب آئینگے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایسے میں ایک صاحب تشریف لائے اور "السلام علیکم" کہا سب کے سب پریشان آپ کو دیکھنے لگے۔ آپ نے فرمایا دیکھتے کیا ہو حضرت کے غسل کا پانی لاؤ۔ اکابر خلفاء اور صاحبزادوں نے آپ کا نام دریافت کیا۔ نام معلوم ہونے پر سبھوں نے آپ کے ہاتھ کا بوسہ دیا۔ غسل کے بعد نماز جنازہ پڑھا کر دفنا دیا گیا۔ فاتحہ کے بعد سبھوں نے آپ کو تلاش کیا۔ آپ کسی کو نظر نہ آسے۔

گروہ رفاعیہ اور گروہ ملتانی شاہ کی نسبت بعض اہل سلسلہ کا

قول ہے کہ چند واسطوں سے حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہٗ سے نسبت ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابو الفرح ابو یوسف طرطوسی قدس سرہٗ سے وابستہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ملک شاہ رومی قدس سے متعلق ہے

گروہ خانوادۂ فردوسیاں | خانوادۂ فردوسیان کے بہت سے گروہ ہیں اس وقت صرف اس گروہ کا ذکر کیا جاتا ہے جس کے مرید و خلفار ہندوستان میں گذرے ہیں۔

گروہ بڈہن شاہی | حضرت شاہ شمس الدین شمس الحق بڈہن دیوان قدس سرہٗ کے مرید و خلفار آپ ہی کے نام سے موسوم اور مشہور ہیں۔ آپ کا سلسلہ خلافت چند واسطوں سے حضرت شاہ شرف الحق بہاری قدس سرہٗ کو پہنچتا ہے اور حضرت شاہ شرف الحق بہاری قدس سرہٗ کا سلسلہ خلافت حضرت شاہ نجم الدین کبریٰ فردوسی قدس سرہٗ پر منتہا ہوتا ہے اس سلسلہ کے اذکار و اشغال کے طریقے جدا ہیں۔

گروہ خانوادۂ سہروردیان | خانوادۂ سہروردیاں میں یوں تو بہت سے گروہ ہیں لیکن ہندوستان میں جس قدر گروہ مقیم ہیں ان کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

گروہ نوحانی | حضرت شاہ مخدوم نوح قدس سرہٗ سے جاری ہے۔

گروہ بیرن شاہی | حضرت شاہ سلطان عرف ختلے (قتال) بیرن بندگی سے جاری ہوا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سلسلہ کا تعلق

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ سے ہے
گروہ رزاق شاہی | حضرت شاہ عبدالرزاق چشتی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے
گروہ حبیب ملتان شاہی | حضرت حبیب شاہ ملتانی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے
مختصر یہ کہ یہ جملہ "گروہ نوعانی" کی شاخیں ہیں۔ اس سلسلہ کے طریقے اذکار و اشغال جدا ہیں۔
گروہ سیداشاہی بیابانی | حضرت سید شاہ میر ناصر مست خسرو بیابانی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔
دکن میں سلسلہ بیابانی | دکن میں سلسلہ بیابانی کے خلفاء و سجادہ نشین قاضی پیٹھ ضلع ورنگل میں موجود ہیں۔
گروہ دولھا شاہی | حضرت شاہ دولھا دریا (نوشہ) قدس سرہٗ سے جاری ہے۔ آپ حضرت سید شاہ میر ناصر مست بیابانی قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت شاہ دولھا کا مزار شریف علاقہ گجرات میں ہے اور آپ کے مرید و خلیفہ بھی وہاں موجود ہیں۔ آپ کے خلفاء دولھوں کا لباس پہنے رہتے ہیں۔
گروہ امام شاہی | حضرت سید سادات خاں بخاری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ بخارا کے مشہور امراء میں سے تھے۔ آپ نے امارت چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور حضرت شاہ دولھا قدس سرہٗ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خرقہ خلافت پہنا۔
پیشانی پر ٹیکہ سر لنگ اور سر لنگوٹ کا چولا | حضرت سید سادات خاں بخاری قدس سرہٗ

نے جب اپنے پیر سے خرقہ خلافت پہنا تو آپ نے اس کو اَدباً ہمیشہ پہنا پسند نہیں کیا بلکہ مناسب خیال کیا کہ اس کا احترام لازمی و ضروری ہے۔ پس آپ نے اس خرقہ خلافت کو جلا دیا اور اس کی خاک کا ٹیکہ بصورت الف (ا) یہ کہہ کر کہ "الف سے اللہ کا ہوگا نظارہ" پیشانی پر لگایا اور انتہائی جوش (جذبہ) میں سر لنگ و سر لنگوٹ چاک کر دیا۔

عشق عشق | اور بجائے عشق اللہ فخر اللہ "عشق عشق" کہنے لگے۔ آپ کے سلسلہ کے مرید و خلفاء کا بھی یہی عمل ہے۔ البتہ بعض خلفاء خرقہ خلافت کو جلا کر اس کی خاک کا پیشانی پر قشقہ (بصورت الف) لگا لیا کرتے ہیں اور بعض تو خرقہ کی خاک تمام جسم پر مل لیا کرتے ہیں۔ اور بعض بجائے "الف" کے ٹیکے کے (۰) نقطہ نما لگائے رہتے ہیں۔ اس سلسلے کے اذکار و اشغال کے طریقے ہیں۔

گروہ ملنگ شاہی | اسی گروہ کا دوسرا نام ملنگ شاہی ہے

گروہ شہبازان | حضرت شاہ سید لعل شہباز حسینی قدس سرہٗ حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کے کئی خلیفہ گذرے ہیں۔ ان میں سے چند کے نام پیش کئے جاتے ہیں

گروہ حاجی قاسم شاہی | حضرت شاہ حاجی قاسم قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

کمر میں گھنٹیاں | اس سلسلہ کے جملہ فقرا و خلفاء اپنی کمر میں گھنٹیاں باندھے رہتے ہیں اور محفل فقراء میں "دھمال" کھیلتے یعنی کودتے ناچتے رہتے ہیں

گھنٹیاں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ چلتے پھرتے گھنٹی کی آواز پر فقرا ذاکر و شاغل رہیں۔

گروہ شاہ کرم اللہ جیلی | حضرت شاہ کرم اللہ جیلی عرف کرنل جیلی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

کوڑے مار لینا | اس سلسلے کے فقرا و خلفا ہاتھ میں ایک کوڑا رکھا کرتے ہیں، اور بجائے "عشق اللہ فخر اللہ" آپ اپنے ہی جسم پر کوڑے مار لیا کرتے ہیں۔ کوڑے مار لینے سے مراد "سلام علیکم" کہنا ہے۔ دوسرے یہ کہ نفس جو ذکر و شغل سے غافل رہتا ہے وہ جاری ہو جاتا ہے۔

گروہ سہاگ شاہی | حضرت شاہ موسیٰ سہاگ قدس سرہٗ سے جاری ہے۔

اس سلسلہ کے جملہ فقرا و خلفا ہاتھ میں چوڑیوں کا جوڑا اور دلھنوں کا لباس پہنتے رہتے ہیں اور محفل فقرا میں رقص وغیرہ کیا کرتے ہیں

دکن میں سدا سہاگ | آپ کے سلسلہ کے خلفا و فقرا دکن میں "سدا سہاگ" کے نام ہی سے موسوم اور مشہور رہیں۔ اس سلسلہ کے ذکر و شغل کا طریقہ کچھ اور ہی ہے۔

گروہ جلالیاں | حضرت سید شاہ جلال الدین بخاری قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے

سینگ پھونکنا | اس سلسلہ کے فقرا و خلفا ایک شاخ مارخوار (سینگ) اپنے پاس رکھا کرتے ہیں۔ اس کو ایران میں "شاخ سانہ" کہتے ہیں جب وہ کسی محفل فقرا میں جاتے ہیں یا کوئی گروہ فقرائی ان کی محفل میں آتا ہے تو بجائے سلام علیک کہنے کے "سینگ پھونکتے

یعنے بجانتے ہیں۔ گویا سینگ کے ذریعے "سلام علیک" کہتے اور اسی کے ذریعے "وعلیکم السلام" جواب بھی دیتے ہیں۔ اور جب کبھی یہ کسی دوکان پر کچھ مانگنے جاتے ہیں تو اس دوکاندار کو بھی سینگ کے ذریعے سلام کہتے ہیں۔ اگر دوکاندار پیسہ دینے میں تامل کرے تو انتہائی جلال میں سینگ بجاتے ہیں اور وہ اس آواز کی ہیبت سے فوراً پیسہ دیدیتا ہے۔

موڑچرا یا منڈہ چرا | اس گروہ کا دوسرا نام ہندوستان میں "موڑچرا" اور دکن میں "منڈہ چرا" ہے۔

جدیہ | ان گروہوں میں سے بعض گروہ نے اپنے آپ کو "جدیہ" کے نام سے اور بعضوں نے "سہروردیہ" سے موسوم و مشہور کرلیا ہے۔ ان دونوں گروہوں کے اذکار و اشغال کے طریقے جدا جدا ہیں۔

گروہ خانوادہ چشتیان | خانوادۂ چشت اہل بہشت میں پانچ گروہ مشہور گذرے ہیں جنکا ذکر درج ذیل ہے۔

گروہ قلندریہ | حضرت شاہ بو علی قلندر (پانی پتی) قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں طریقہ اذکار و اشغال کچھ اور ہی ہیں۔

چار ابرو کی صفائی | اس سلسلہ کے خلفا جب کسی کو مرید کرتے یا خرقہ خلافت سے سرفراز کرتے ہیں تو اولاً اس کے چار ابرو کی صفائی یعنے سر، ابرو، مونچھ، داڑھی کو مونڈھا دیا کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس کا صحیح جملہ چار آبرو ہے یعنے آنکھ۔ ناک منھ۔ اعضائے تناسل۔

گروہ نظامیہ | حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی چشتی

(بدوائی) قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔

گروہ صابریہ | حضرت خواجہ شاہ مخدوم علی صابر چشتی چمپر پوش (چمڑے کا لباس) پیران کلیر قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے

دکن میں خلفاء چشتیہ و نظامیہ و صابریہ | دکن میں متذکرہ گروہ کے اولوالعزم خلفا بکثرت گذرے ہیں۔

گروہ کریمیہ | حضرت شاہ کریم سلونی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے

گروہ ملی شاہی | حضرت خواجہ عبدالمعالی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے

گروہ جلیل شاہی | حضرت شاہ عبدالجلیل لکھنوی قدس سرہٗ سے جاری ہوا ہے۔ آپ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت خواجہ باباشیخ فرید شکر گنج قدس سرہٗ پر منتہا ہوتا ہے

سلسلہ ابوالعلائیہ نقشبندیہ و چشتیہ | چونکہ سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ کا خلاصہ ہے۔ اس لئے تبرکاً و تیمناً ان سلسلوں کا ذکر پہلے کیا جاتا ہے۔

سلسلہ صدیقیہ، محمدیہ، نقشبندیہ | جناب امیرالمومنین سیدنا ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے گروہ صدیقیہ جاری ہوا ہے۔

خرقہ خلافت مرتضوی بجناب محمدؓ بن ابوبکرؓ | بعض کہتے ہیں کہ جناب امیرالمومنین حضرت سیدنا ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند محمدؓ کو مرید فرمایا تھا۔ خرقہ خلافت کی سرفرازی کا موقع اس لئے نہیں آیا کہ جناب محمدؓ بن ابوبکرؓ کو جناب امیرالمومنین سیدنا

علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ نے آغوش میں لیکر علم ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ فرمانے کے بعد بیعت لی اور آپکو خرقہ خلافت مرتضویہ سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ کے مرید و خلفاء گروہ محمدیہ یا بدہیہ سے موسوم ہیں

خرقہ خلافت آبائی صدیقیہ | جناب امام جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے خرقہ خلافت آبائی (مرتضوی) اپنے والد ماجد حضرت پیر طریقت امام باقرؓ سے پہنا اور خرقہ خلافت صدیقیہ کو اپنے حقیقی نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دست مبارک سے پہنا تھا۔ اس طرح امام جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسلام کو دولت آبائی مرتضویہ اور دولت نہیالی صدیقیہ سرفراز ہوئی تھی

حضرت جامی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ع

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی

کندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

سلسلہ قادریہ نقشبندیہ | سر تاج الاولیاء جناب امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے دو سلسلہ طریقت جاری ہوئے ہیں (۱) سلسلہ قادریہ (۲) سلسلہ نقشبندیہ

ناظرین باتمکین کے لئے ہر دو شجرے یعنے شجرہ قادریہ جناب غوث اعظمؓ اور شجرہ نقشبندیہ جناب شیخ بہاؤالدین نقشبندی تک ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔

شجرہ

جناب حضور اکرم سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین خاتم النبیین

خلیفہ رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

(قادریہ مرتضویہ)

(۲) جناب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب
(۳) جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام
(۴) جناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۵) جناب امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۶) جناب امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۷) جناب امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۸) جناب امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۹) حضرت خواجہ ابو محفوظ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۱۰) حضرت خواجہ ابو الحسن سری سقطی قدس سرہٗ
(۱۱) حضرت خواجہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس سرہٗ
(۱۲) حضرت خواجہ ابو بکر عبد اللہ شبلی قدس سرہٗ
(۱۳) حضرت خواجہ عبد الواحد تمیمی بن عبد العزیز یمنی رح
(۱۴) حضرت خواجہ شاہ ابو الفرح طرطوسی قدس سرہٗ
(۱۵) حضرت خواجہ ابو الحسن قریشی الہنکاری قدس سرہٗ
(۱۶) حضرت خواجہ ابی سعید مبارک مخزومی قدس سرہٗ
(۱۷) حضرت امام الاولیا سلطان الاصفیا میران محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی الشافعی ثم الحنبلی

(نقشبندیہ صدیقیہ۔ مرتضویہ)

(۲) جناب امیر المومنین سیدنا ابابکر صدیق رضہ
(۳) جناب ابو عبد اللہ سلمان فارسی رضہ
(۴) جناب امام قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضہ
(۵) جناب امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۶) جناب سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضہ
(۷) حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی قدس سرہٗ
(۸) حضرت خواجہ ابو القاسم گورگانی قدس سرہٗ
(۹) حضرت خواجہ ابو علی فارمدی قدس سرہٗ
(۱۰) حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی قدس سرہٗ
(۱۱) حضرت خواجہ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہٗ
(۱۲) حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہٗ
(۱۳) حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہٗ
(۱۴) حضرت خواجہ عزیزان علی رامتنی قدس سرہٗ
(۱۵) حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہٗ
(۱۶) حضرت سید السادات خواجہ میر کلال قدس سرہٗ
(۱۷) حضرت امام طریقت خواجہ خواجگان شیخ محمد اویسی البخاری خواجہ بہاء الدین نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلہ ابوالعُلائیہ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ | جناب سیدنا شاہ امیر ابوالعلا احراری قدس سرہٗ کے والد بزرگوار سادات حسینی اور والدہ ماجدہ قدس سرہا احراری سلسلہ سے تھیں۔ جناب سیدنا فاضل اجل عارف باللہ تھے۔ آپ نے اپنے آبائی سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے حقیقی چچا و خسر حضرت پیر طریقت امیر عبداللہ نقشبندی قدس سرہٗ سے خرقہ خلافت حاصل فرمایا ہے۔ آپ کے پیر طریقت اپنے صاحبزادوں کو چھوڑ کر اپنی مسند آبائی پر اپنے بھتیجے و داماد جناب سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کو بٹھا کر آپ واصل بہ حق ہوگئے۔

ابتداً سیدنا کچھ عرصہ تک شاہی ملازم رہے۔ منصب سہ ہزاری دو ہزار پیادہ و دو ہزار سوار سے ممتاز تھے۔ آپ کے علم و فضل اور آپ کی بہادری اور نشانہ اندازی اور آپ کے اخلاق کا شہنشاہ جہانگیر دیوانہ تھا راجہ مان سنگھ بھی آپکا عاشق تھا۔ آپ مرید ہونے سے پہلے ہی اپنے آبائی سلسلہ نقشبندیہ کے اذکار و اشغال میں مشغول تھے۔

فیضان جناب غوث اعظم | ایک رات جناب سیدنا حسب عادت مراقب تھے کہ جناب حضور غوث اعظم میراں محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپکو نعمت مرتضویہ و قادریہ سے سرفراز فرمایا۔

توجہ قلبی | جناب پیر رضؓ سے جناب سیدنا کو خاص خاص اذکار و اشغال کے ساتھ توجہ قلبی کے اجازت بھی سرفراز ہوئی۔ اور آج تک سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ میں طریقہ توجہ قلبی چلا آ رہا ہے۔ واضح باد کہ صاحب اجازت خلفا ہی میں یہ طریقہ چلا آ رہا ہے۔ یہ طریقہ عام نہیں ہے۔

جب سیدنا نے شاہی ملازمت چھوڑ دی اور اپنے چچا کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوئے تو آپ کے چچا قبلہ قدس سرہٗ نے آپکو مرید فرمایا۔ بعد ازاں اپنی صاحبزادی کو آپکے عقد میں دیا۔ خلافت آبائی نقشبندیہ سے متنخر و ممتاز فرمایا
سیدنا پہلے سلسلہ قادریہ اور بعد میں سلسلہ نقشبندیہ میں مرید و خرقہ خلافت پہننے کی وجہ سے محفل سماع میں آپ اپنے سے شریک نہیں ہوتے تھے البتہ بہ اتباع خواجہ خواجگان نقشبند قدس سرہٗ "ما ایں کار نمی کنیم و ما انکار نمی کنیم" کبھی کبھی کسی دعوت پر محفل سماع میں شرکت فرماتے تھے۔
سلسلہ ابوالعلائیہ میں بھی وہی اصول سلوک جاری ہیں جنکا ذکر پیران طریقت کے تذکرہ میں آ چکا ہے۔ مگر یہاں پر تبرکاً جناب سیدنا کے اسوۂ حسنہ بیان کئے جاتے ہیں
آپ بظاہر پکے دنیا دار دکھائی دیتے تھے یعنے آپ کا لباس صوفیانہ مزاج سپاہیانہ تبلیغ و جہاد آپ کا پیشہ تھا۔ آپ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے الگ تھلگ تھے۔ پابند صوم و صلواۃ، شریعت دین محمدیؐ کے حامل طے کے روزے رکھتے۔ ظاہر میں امیر باطن میں فقیر متوکل کسی مرید یا معتقد کی نذر قبول نہ فرماتے۔ مال غنیمت جو بھی ملتا اسکو غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ کے ملازمت چھوڑنے کے بعد ہی منصب وغیرہ بند ہو گیا کہیں سے کچھ آمدنی نہ تھی۔ مگر روزانہ سیدنا کا لنگر خانہ آباد۔ فقراء و مساکین آپ کے دسترخوان پر ہر وقت کھانا کھایا کرتے تھے۔ آپ اپنے مریدین اور معتقدین سے بطور ہدایت یہ ارشاد فرماتے تھے

شعر

دنیا کی فکر تجھ کو اگر سو لگی رہے
پر شرط عشق یہ ہے دھر لو لگی رہے

فیضانِ حضور غریب نوازؒ جناب سیدنا ہمیشہ بطریق قادریہ و نقشبندیہ ذاکر و شاغل و مراقب رہا کرتے تھے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ جناب سیدنا حسبِ عادت مراقب تھے۔ آپ پاس حضور غریب نوازؒ تشریف لاکر ارشاد فرما رہے ہیں کہ ”میاں ابوالعلا تمہاری امانت ایک عرصہ سے ہمارے پاس محفوظ ہے آکر لیجاؤ“۔ جناب سیدنا نے اجمیر جانے میں تامل فرمایا تو حضور غریب نواز نے آپکے پیر طریقت حضرت امیر عبداللہ قدس سرہٗ سے عالم رویا یعنے مراقبہ میں ارشاد فرمایا کہ ”میاں ابوالعلا کو ہمارے پاس بھیجو تاکہ ان کی امانت انہیں دیدی جائے“۔ چونکہ جناب سیدنا پانچ وقت کی فرض نماز اپنے پیر طریقت کے ساتھ پڑھتے تھے اسلئے صبح کی نماز کو آپ مسجد تشریف لائے اور بعد نماز فجر جناب سیدنا اپنے پیر کی دست بوسی کو بڑھے تو آپ سے آپکے پیر نے ارشاد فرمایا کہ ”میاں ابوالعلا تم کو سلطان الہند غریب نوازؒ نے یاد فرمایا ہے اجمیر جاؤ فیضانِ غریب نواز سے سرفراز ہو آؤ“۔ مختصر یہ کہ مسلسل دو روز تک اِدھر سیدنا تامل فرماتے رہے۔ اُدھر حضور غریب نوازؒ آپکے چچا قبلہ سے فرماتے رہے۔ آخر کار تیسرے روز حسب الارشاد غریب نوازؒ (صبح کی نماز کے بعد جب سیدنا اپنے پیر طریقت کے مصافحے کو بڑھے تو) آپ کے پیر نے فرمایا ”اگر تم حضور غریب نواز کے پاس حاضر نہ ہوگے تو ہمارے پاس بھی نہ آنا“۔

جناب سیدنا نے ارشاد فرمایا کہ ”الامر فوق الادب بسر و چشم حضور کے حکم کی تعمیل کی جائے گی“۔ جناب سیدنا گھر آئے۔ سامان سفر مختصر بستر لے کر اپنے پیر کے دربار میں حاضر ہوئے۔ قدمبوس ہوئے آپ کے پیر نے

ارشاد فرمایا کہ" میاں ابوالعلا تمہیں یہ سفر میمنت ظفر اور حضور غریب نواز کا دیدار اور حضور کی سرفرازیاں مبارک ہوں" خدا حافظ" جناب سیدنا رخصت ہوکر آگرہ شریف سے دہلی پہنچے۔ وہاں کے خواجگان چشت اہل بہشت اور خواجہ نقشبند حضرت باقی باللہ قدس سرہ کی زیارت سے فارغ ہوکر اجمیر شریف کا ارادہ فرمارہے تھے کہ آپ کو فکر ہوئی کہ مجھے تو سلسلہ عالیہ قادریہ و سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہے۔ حضور غریب نواز کے پاس سماع بالقصد کیونکر سنوں۔ اس خیال کے آتے ہی سردار اولیا حضور پیر دستگیر جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تشریف لاکر ارشاد فرماتے ہیں کہ" وہ الگ اور ہم الگ نہیں ہیں ہم سے وہ جدا نہیں ان سے ہم جدا نہیں سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں صرف سمجھ کا پھیر ہے۔ جسکو تم خود وہاں جاکر سمجھ جاؤ گے" اس ارشاد کے بعد جناب سیدنا کو سکون حاصل ہوا۔ اجمیر شریف پہنچے۔ آستانہ غریب نواز پر جبین سا ہوئے حکم ہوا" اندر آؤ" حسب الارشاد آپ نہایت ادب سے قدم بڑھاتے تھے۔ سیدنا جب دربار غریب نواز میں حاضر ہوئے تو چاروں طرف سماع کی محفلیں پر کیف تھیں۔ سیدنا فرماتے ہیں کہ" اس وقت کے سماع کی گرم بازاری بیان سے باہر ہے" نہایت ضبط و تحمل سے دل کو تھامے روضۂ غریب نواز پر پہنچکر آستانۂ مبارک کا بوسہ لیا۔ پھر حکم ہوا کہ اندر آؤ جب آپ روضۂ پاک میں تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کو جس طرح جناب سیدنا نے راز میں رکھ کر ارشاد فرمایا تھا۔ اسی قدر ہم بھی بیان کرتے۔ ورپردے کی بات کو پردے میں رکھتے ہیں" میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ تین روز مسلسل گذرنے کے بعد جب میں ہوش

میں آیا تو حضور غریب نوازؓ کے مزار مبارک سے لپٹا ہوا تھا۔ مختصر یہ کہ جناب سیدنا کو حضور غریب نواز نے نعمت مرتضویہ چشتیہ سے سرفراز فرما کر واپس جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ ل

توجہ عینی | حضور غریب نوازؓ سے جناب سیدنا کو خاص خاص اذکار و اشغال کے ساتھ ساتھ توجہ عینی کی اجازت بھی دی گئی

واضح باد کہ سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ میں عام طور پر "توجہ عینی" ہی مشہور ہے

سلوک اویسیہ | سلوک اویسیہ کا لب لباب "توجہ عینی و قلبی" ہے

طریقہ توجہ عینی و قلبی | چونکہ یہ کتاب بالکل مختصر سی ہے اس لئے جناب سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ نے "توجہ عینی" اور "توجہ قلبی" کے علاوہ اذکار و اشغال کے جو طریقے بتائے ہیں انکو انشا اللہ تعالیٰ دوسری اشاعت میں پیش کیا جائے گا معزز ناظرین کی دلچسپی کیلئے اس موقعہ پر شجرہ چشتیہ جناب حضور اکرم صلعم سے جناب سیدنا تک پیش کیا جاتا ہے۔

شجرہ چشتیہ | حضور سرور کائنات مفخر موجودات شفیع المذنبین رحمت اللعالمین امام المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضؓ

(۳) جناب شیخ الاسلام حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(۴) جناب شیخ الاسلام حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(۵) جناب شیخ الاسلام حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(۶) جناب شیخ الاسلام حضرت شیخ ابراہیم ادہم بلخی قدس سرہٗ

(۷) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خذیفۃ المرعیشی قدس سرہٗ۔
(۸) جنابِ شیخ الاسلام حضرت ہبیرۃ البصری قدس سرہٗ
(۹) جنابِ شیخ الاسلام حضرت ممشاد علوی دینوری قدس سرہٗ
(۱۰) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رح
(۱۱) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قدوۃ الدین ابو احمد چشتی رح
(۱۲) جنابِ شیخ الاسلام حضرت ناصر الدین ابو محمد چشتی قدس سرہٗ
(۱۳) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ ناصح الدین ابو یوسف حسنی الحسینی چشتی رح
(۱۴) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح
(۱۵) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی چشتی رح
(۱۶) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رح
(۱۷) جنابِ شیخ الاسلام حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسنی الحسینی چشتی سنجری ہند الوالی عطائے رسول سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۱۸) جنابِ شیخ الاسلام حضرت سیدنا ابو العلا حسنی الحسینی چشتی احراری

جناب سیدنا ابو العلا قدس سرہٗ کو حضور غریب نوازؒ سے نعمت مرتضویہ چشتیہ سرفراز ہونیکے بعد سے آپ نے سماع کو عام طور پر سننا شروع فرمایا اور سماع کی عام اجازت دیدی۔

معزز ناظرین نے شجرۂ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ کو تو ملاحظہ فرمالیا لیکن اب ان سلسلہ عالیہ کے خاص خاص اذکار و اشغال وغیرہ کے اسمائے مبارک کی فہرست کو ملاحظہ کیجئے جو تبرکاً ذیل میں پیش کی جارہی ہے تاکہ

موجودہ زمانے کی رنگین نہروں میں جو حضرات بہے جا رہے ہیں، انہیں ان کے آبائی اذکار و اشغال وغیرہ پھر سے یاد آجائیں۔ اس موقع پر ان کی تفصیل و توضیح بنظر طوالت درج نہیں کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دوسری اشاعت میں ان اذکار و اشغال کا مکمل رسالہ شائع کیا جائے گا۔

سلوک سلسلہ عالیہ قادریہ | فروع (۱) ذکر دوضربی (۲) ذکر سہ ضربی (۳) ذکر چار ضربی (۴) ذکر جدادی (۵) ذکر جاروب (۶) ذکر عینی (۷) ذکر ارّہ اس ذکر کا دوسرا نام "ذکر دوضربی" ہے

اصول | (۱) ذکر پاس انفاس (۲) ذکر برزخ اعلیٰ (۳) ذکر برزخ اوسط (۴) ذکر برزخ ادنیٰ (۵) شغل ہمیاں (۶) تصور اسم ذات (۷) فنا در اسم ذات (۸) تصور اسم ذات علی الوجود (۹) تصور اسم ذات علی الاطلاق (۱۰) شغل فنا عناصر اربعہ (۱۱) شغل جز و لا تیجزا

عروج و نزول | (۱) شغل عروج (۲) شغل نزول (۳) مراقبہ شاہدی (۴) مراقبہ زجر و توبیخ (۵) مراقبہ فناء الطاعت والمعصیت (۶) مراقبہ فناء افعال (۷) مراقبہ فناء وجود (۸) مراقبہ تسلیم (۹) ذکر سلطانی (۱۰) صور متخیلہ (۱۱) شغل بصیر (۱۲) شغل نصیرا (۱۳) شغل محمودا (۱۴) شغل آفتاب (۱۵) فنائے افعال (۱۶) فنائے صفات (۱۷) فنائے ذات (۱۸) تجدد امثال (۱۹) وحدۃ الوجود (۲۰) الکل فی الکل (۲۱) ولایت عامہ (۲۲) ولایت خاصہ (۲۳) ولایت اخص (۲۴) ولایت اخص الخواص یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

اسماء اذکار خانوادۂ طیفوریہ گروہ | ذکر لسانی (۲) ذکر قلبی (۳) ذکر طبعی (۴) ذکر

قادریہ، نداریہ و مداریہ تجریدیہ | استیلا(۵) ذکر ناسوتی (۶) ذکر ملکوتی (۷) ذکر جبروتی (۸) ذکر لاہوتی (۹) ذکر دو حلقی تا دوازدہ حلقی (۱۰) ذکر آورد و برد (۱۱) ذکر حضری (۱۲) ذکر یداللّہ یاں (۱۳) ذکر اسمائے پنجتن پاک (۱۴) ذکر کشف روح حضور رسول اکرم صلعم (۱۵) ذکر اسم غوث اعظم (۱۶) ذکر یا حی یا قیوم (۱۷) ذکر جلالی (۱۸) ذکر جمالی (۱۹) کلمۂ تمجید (۲۰) ذکر حدادی (۲۱) توجہ قلبی (۲۲) شغل نصیرا (۲۳) شغل محمودا (۲۴) شغل سہ پایہ (سلسلہ عالیہ شطاریہ) (۲۵) ذکر پاس انفاس (۲۶) ذکر ہو ہو (۲۷) ذکر ہاہا (۲۸) ذکر حق (۲۹) ذکر سلطان (اس ذکر کے ۵ نام ہیں) (۱) شغل صوت سرمدی (۲) شغل صوت لم یزالی اور یہ ہر دو اشغال گروہ کرامتیاں و گروہ ستدراجی میں مروج ہیں (۳) شغل ہفت کام (۴) شغل فواریہ

اشغال برزخ | (۱) برزخ اعلیٰ (۲) برزخ اوسط (۳) برزخ ادنیٰ (اہل طریقت کے پاس (۴) برزخ کبریٰ (۵) برزخ صغریٰ ہے)

مراقبہ | (۱) مراقبہ نگاہداشت (۲) مراقبہ افعال خلق (۳) مراقبہ اشتغال اعمال (۴) مراقبہ حق تعالیٰ (۵) مراقبہ توحید (۶) مراقبہ محو (۷) مراقبہ توجہ مصطفویؐ (۸) مراقبہ توجہ غوث اعظمؓ (۹) مراقبہ پیر دستگیرؒ (۱۱) مراقبہ ذکر اثبات و نفی (۱۱) مراقبہ اسم اعظم (۱۲) مراقبہ شہود (۱۳) مراقبہ زجر و توبیخ نفس (۱۴) مراقبہ فناء الطاعت والمعصیت (۱۵) مراقبہ فناء افعال (۱۶) مراقبہ فنائے صفات (۱۷) مراقبہ فنائے ذات (۱۸) مراقبہ تسلیم (۱۹) مراقبہ فناء الفنا (۲۰) مراقبہ فناء جمع الجمع (۲۱) مراقبہ فنا عین الیقین (۲۲) مراقبہ فنائے حق الیقین بعض کے پاس اسکا نام "علم الیقین" ہے۔

سلوک سلسلۂ عالیہ چشتیہ | فروع (۱) شغل نصیرا (۲) شغل محمودا (۳) شغل آفتاب (۴) شغل آئینہ (۵) شغل سایہ لطیف (۶) شغل ہمنا (۷) شغل صوت سرمد (۸) ذکر دو ضربی (۹) شغل سہ پایہ (۱۰) ذکر تعلقہ (۱۱) ذکر محو (۱۲) ذکر کلیت (۱۳) ذکر معیت (۱۴) ذکر احاطت (۱۵) ذکر مشی الاقدام

اصول | (۱) ذکر پاس انفاس (۲) ذکر قلبی (۳) ذکر مسمیٰ (۴) شغل توجہ نظری اسکا دوسرا نام "توجہ عینی" ہے اور یہی سلسلہ عالیۂ ابوالعلائیہ میں عام ہے

سلوک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ | (۱) ہوش در دم (۲) لطیفہ قلبی (۳) لطیفہ روحی (۴) لطیفہ نفسی (۵) لطیفہ سری (۶) لطیفہ خفی (۷) لطیفہ اخفیٰ (۸) نفی و اثبات کبیر (۹) نفی و اثبات صغیر (۱۰) اثبات مجرد (۱۱) مجموع اللطائف (۱۲) ذکر سلطانی (۱۳) شغل تنزیہی (۱۴) یادداشت اسمی (۱۵) یادداشت مسمیٰ (۱۶) علم حضور (۱۷) حضور علم (۱۸) حضور در حضور (۱۹) ولایت عامہ (۲۰) ولایت خاصہ (۲۱) ولایت اخص۔ (۲۲) ولایت انبیاء یعنے اخص الخواص (۲۳) شغل نصیرا و محمودا (سلسلہ نقشبندیہ میں بوقت نماز ادا کیا جاتا ہے)

توجہ قلبی | سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں "توجہ قلبی" اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں توجہ نظری ہے جسکو عرف عام میں توجہ عینی کہتے ہیں۔

اعتبارات ذات | (۱) احدیت (بہ سبب تعینات ظاہر وجود) (۲) وحدت (مفہوم تعینات حقیقت انسانی وجود و مشہود و علم و نور (۳) واحدیت (ثبوت تعینات ظاہر علم (۴) اسمائے الٰہی (۵) اسمائے کیانی (۶) برزخ روح (۷) برزخ مثال (۸) برزخ شہادت

فنا بعض صوفیائے کرام کہتے ہیں کہ "فنا" عبارت ہے بوجہ غلبۂ ظہور حق تعالیٰ۔ تمام اشیاء کو سالک بالکل بھول جائے۔ اس کو کچھ بھی یاد نہ رہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر یہ بے شعوری شعور رہے ہو تو سالک کے حق میں "فنا" ہے اور اگر سالک سے علم بے شعوری بالکل اٹھ جائے تو اس کا نام "فنا الفنا" ہے۔ بعض صوفیائے کرام نے اس قول کو غیر معتبر بتایا ہے۔ چنانچہ جناب جامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

"فنا الفنا ہی عین فنا ہے اگر صاحب فنا کو اپنی فنائیت میں ذرا سا بھی شعور (ہوش) رہا تو صاحب فنا نہیں کہلائیگا اور شعور صاحب فنا کے حق میں منافی قرار پائے گا اگر سالک میں ذرا سا بھی شعور باقی نہ ہو تو اسوقت فنا کو "فنائے جمع الجمع" اور "فنائے عین الیقین" کہتے ہیں"

بقا بقا کی نسبت صوفیائے کرام بالاتفاق فرماتے ہیں کہ "بقا" عبارت ہے راہ مظہریت اور عینیت سے باخبر رہنا۔ جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کا نام "حق الیقین" اور اصطلاح صوفیہ میں اس کو "علم الیقین" کہتے ہیں

حق الیقین "حق الیقین" عبارت ہے کہ جو چیز دکھائی دے یا حاصل ہو اسکو جاننا

علم الیقین علم الیقین اس کو کہتے ہیں کہ عین "وہی وہ ہو جائے" ذاکر اور ذکر درمیان سے اٹھ جائے اور بجز مذکور کے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ سالک اس مقام پر پہنچکر نہایت مضمحل ہو جاتا ہے۔

شغل تصور سجود اور اس آخری شغل کا نام سلسلہ عالیہ قادریہ میں "تصور سجود"

شغل یادداشت مسمّی | اور اسی کا دوسرا نام سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں "یادداشت مسمّی" ہے جو "حضور در حضور" کا خلاصہ ہے اس کے بعد سے سالک سیر کرنے لگتا ہے۔

"سیر الی اللہ" انتہا اور "سیر فی اللہ" ابتداء ہے۔

"سیر الی اللہ" اس مقام کو کہتے ہیں جس میں سالک فنا ہو جاتا ہے "سیر فی اللہ" اس مقام کو کہتے ہیں جس میں سالک خود مظہر بن گیا ہو۔ بالتحقیق اسی کو "سیر فی الحقیقت" کہتے ہیں۔ "سیر الی اللہ" کی انتہا ہے مگر "سیر فی اللہ" کی انتہا ہی نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ ان جملہ منازل کو طے کرنیکے بعد سالک کے لئے اور تین منازل باقی رہ جاتے ہیں۔ اگر سالک پر فضل الٰہی ہو جائے تو یہ منازل بھی اس پر منکشف ہو جائینگے جو حسبِ ذیل ہیں۔

وحدت الوجود تجدد امثال الکل فی الکل | (۱) مسئلہ تجدد امثال (۲) مسئلہ وحدت الوجود (۳) مسئلہ الکل فی الکل اب اتنی گنجایش نہیں کہ ان منازل کی تفصیل بیان کی جائے۔ ہم نے جیسا کہ وعدہ کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ دوسری اشاعت میں یہ سب مشکلات حل کرینگے۔ بہ امداد الٰہی و پیران طریقت

اقسام خطراۃ | معزز ناظرین اقسامِ خطراۃ سے بھی واقف ہو جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ یہ ہر موقع پر انسان پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔

۱۔ خطرۂ رحمانی ۔ ۲ خطرہ ملکی۔ ۳ خطرۂ شیطانی ۴ خطرۂ نفسانی

اذکار و اشغال سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ	اذکار و اشغال طریقہ قادریہ ونقشبندیہ

سے لئے گئے ہیں اور سلسلہ چشتیہ عالیہ سے "توجہ نظری" جس کو "توجہ عینی" بھی کہتے ہیں اور بعض خاص اشغال بھی ہیں اس توجہ کے سوا سلسلہ ابوالعلائیہ میں "توجہ اویسیہ" بھی ہے جو عام نہیں ہے اس موقع پر اذکار ابوالعلائیہ میں سے تبرکاً صرف تین کے نام پیش کئے جاتے ہیں

۱. ذکر شش جہتی ۲. ذکر ترکھونی ۳. ذکر چکھونٹی وغیرہ

قبل اس کے کہ کلمات شطاریہ بیان کئے جائیں مناسب سمجھا گیا کہ اولاً گیارہ کلمات فرمودۂ جناب خواجۂ خواجگان نقشبند قدس سرہٗ ہدیۂ ناظرین کئے جائیں۔

<u>یازدہ کلمات نقشبندیہ</u> (۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یادکرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت (۹) وقوف زمانی (۱۰) وقوف عددی (۱۱) وقوف قلبی

بنظر طوالت اس موقع پر صرف "ہوش دردم" کا نکتہ بیان کیا جاتا ہے۔ عارف ابوالعلائی

ہوش دردم کے دوسرے معنی "پاس انفاس" ہے اور اسی کو حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے حفظِ دم فرمایا ہے چونکہ سلسلۂ عالیۂ نقشبندیہ میں ذاکر کے لئے "ہوش دردم" از بس ضروری ہے اسلئے کہ ذاکرِ لا الٰہ الا اللہ" کو چاہئے کہ ہمیشہ پاس انفاس کیساتھ نفی و اثبات پر کاربند رہے

اگر ذاکر پابند "ہوش در دم" نہ رہا تو یقیناً لغزش کھا جائے گا
اور اسکا نقصان عظیم ہوگا۔ واضح رہے کہ "ہوش در دم" یا
"پاس انفاس" کا عامل واعظ یا مقرر نہیں ہو سکتا

شش کلمات شطاریہ | جناب سیدنا ارشاد فرماتے ہیں کہ
"شش میم کہ در مشرب شطاریہ از واجبات ایں طریقہ شمردہ اند آن ہم
مرقوم گشتہ و آن شش میم این است"
"(۱) ملاحظہ (۲) محاربہ (۳) مواعظہ (۴) مراقبہ (۵) محاسبہ (۶) مباحثہ"

ان کلمات کی تشریح و توضیح جناب سیدنا نے اپنے ملفوظات میں جو
فرمائی ہے اسکو آئندہ کسی موقع سے شائع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ارشادات جناب سیدنا | جناب سیدنا قدس سرہٗ مریدین وخلفاء و معتقدین کو
جو ہدایات فرماتے تھے ان میں سے چند تبرکاً و تیمناً ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

دنیا کے مفکرین | کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں

دنیا کی فکر تجھ کو اگر سو لگی رہے ⁂ پر شرط عشق یہ ہی ادھر لو لگی رہے

ہمہ اوست و ہمہ از وست | پر بحث کرنے والونکی نسبت ارشاد ہوتا ہے کہ

گر بدانی بدان کہ اوست ہمہ ⁂ در بگوئی بگو از وست ہمہ

صوفی چلہ کش | کی شان میں فرماتے ہیں کہ "صوفی آن نیست کہ چلہ کشد و
خلوتہا دریافت کند۔ بلکہ صوفی آن است کہ خود نماند و حق نماید"

کشف و کرامات | بعض حضرات اپنے کشف و کرامات کا ذکر اپنے مریدین و معتقدین

سے جو کیا کرتے ہیں ان کی نسبت فرماتے ہیں "کرامات اشرِ ضلالت و سدِ راہِ طریق است چنانچہ بزرگے فرمودہ۔

نظم

کراماتے تو گر در خود نمائی | تو فرعونے و این دعوے خدائیست
کراماتے تو اندر حق پرستی است | جز این کفر و ریا و عجب و مستی است
ز ابلیس لعین بے سعادت | شود صادر ہزاران خرق عادت
گہ از دیوار آید گاہ از بام | گہے در دل نشیند گہ در اندام
ز تو داند ہمہ احوال پنہاں | در آرد در تو کفر و فسق عصیاں

دنیا و حبِ دنیا و ہستی و انانیت | کی نسبت ارشاد ہوتا ہے کہ "اتفاق جملہ عارفان کامل و اکمل برین است کہ بے ترکِ دنیا کار شریعت نتوان کردن و بے ترک حب دنیا کار طریقت نتوان کردن، کہ بے ترک ہستی وجود موہوم کار حقیقت نتوان کردن، و بے ترک انانیت روح کار معرفت نتوان کردن پس جان من تا نیست نہ کردی بہ ہست نہ رسی و ہست نہ شدی کہ گل با ختن گل با فتن است۔"

دنیا و مال | دنیا و مال کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں کہ "دنیا و مال تو از دو حال خالی نیست و نخواہد بود کہ پیش از تو ترا خواہد گذاشت یا پس تو بے تو خواہد ماند، پس در ہر دو حالت این طور بیوفائی و غدار و پر فریب و مکار را دوست داشتن از خرد مندی نبود"

اولاد و عزیز و اقارب کی نسبت فرماتے ہیں کہ "واگر سخن در خویش و اقارب و اولاد داری، آن ہا دوست تواند و یا دشمن۔ اگر دوست تواند بر بان دوستی طلب کن۔ چنانچہ بے تو زیستن و ہمراہت روان شدن و با ترا نگذاشتن واگر دشمن اند، بہ دشمن یکجا بودن از ہوشمندی دور است۔ واگر بر بان دشمن پرسی تاکجا گفتہ شود۔ چنانچہ بعد از مردن ترا از خانہ برآوردن وخانہ و اموال را، بایکدیگر دعویٰ کردن و در خیال خود ہا با ذوق و راحت بودن وچیز ہائے دیگر تو بہتر می دانی کہ وقت رفتن آبا و اجداد بر متاع آنہا چہ نوع قادر ہستی کہ احتیاج نوشتن مفصل نیست" انما اموالکم و اولادکم فتنۃ" برحق است

رسالہ اصول الی اللہ جناب سیدنا نے ایک رسالہ لکھا تھا جس کا نام بعض نے "توحید" بعض نے "فنا و بقا" اور بعض نے "اصول الی اللہ" رکھا ہے اس رسالہ میں جناب سیدنا نے طالب کے لئے سلوک کے تین درجے بتائے ہیں۔

(۱) فنافی الافعال (۲) فنافی الصفات (۳) فنافی الذات

محبت کے چار درجے سیدنا اپنے ملفوظات میں ارشاد فرماتے ہیں" کہ محبت میں سالک کے چار درجے ہیں۔ جنکے ہندی نام یہ ہیں ۱۔ جاگرت ۲۔ سپن ۳۔ سکھوپت۔ ۴۔ تریا" انکی تشریح انشاء اللہ تعالیٰ دوسری اشاعت میں کیجائیگی

جناب سیدنا کی ملازمت جناب سیدنا عہد جہانگیری میں ناظم بردوان اور منصب سہ ہزاری و سہ صدی سوار و پیادہ، علم و نقارہ سے ممتاز تھے۔ جہانگیر آپ کے اسوۂ حسنہ پر فریفتہ تھا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ جہانگیر نے بزعم شاہنشہی جناب سیدنا سے گستاخی کا ارادہ کیا اور آپ کو شراب

پلانے کی غرض سے سیدنا کی طرف ساغر بڑھایا۔ جناب سیدنا نے دو مرتبہ ٹال دیا۔ تیسری مرتبہ جہانگیر نے شراب کا پیالہ غصہ سے بڑھانا چاہتا تھا کہ جناب سیدنا نے اس پر کچھ ایسی نظر ڈالی کہ جہانگیر چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور محفل عیش آن کی آن میں درہم برہم ہو گئی۔ جہانگیر کے دربار سے سیدنا اٹھ کر اپنے گھر واپس آئے اور اپنی آبائی مسند خلافت پر بیٹھ گئے۔ جہانگیر ہوش میں آیا۔ سیدنا کو نہیں پایا۔ دریافت کیا۔ حاضرین نے کہا "جہاں پناہ سید امیر ابو العلا اپنے گھر چلے گئے"۔ جہانگیر نے آپ کو بلایا۔ آپ نے انکار کر دیا۔ پھر بلایا پھر انکار کر دیا۔ جب تیسری مرتبہ بلایا تو سیدنا نے جواب دیا کہ "جہانگیر بادشاہ سے کہدو کہ یہ فقیر اپنی مسند آبائی فقر پر بیٹھ گیا ہے جب تک ملازمت کرنا تھی۔ ہر طرح خدمت کی اور اب چونکہ ملازمت چھوڑنے کا وقت آگیا ہے اس لیئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اسباب مہیا کر دیئے ہیں"۔ اس کے بعد سیدنا نے شاہی منصب وغیرہ واپس کر کے ارشاد فرمایا کہ "اب اللہ تعالیٰ نے توکل کی ہدایت فرمائی ہے"۔

سیدنا کے خلفاء کا ذکر کرنے سے پہلے آداب پیرو مرید اور حاصل بیعت کا بھی بالاختصار بیان ذیل میں کیا جاتا ہے تاکہ معزز ناظرین زمانۂ ماضی کے اصول بیعت کو اپنے پیش نظر رکھیں۔ خود بھی پابند ہوں۔ اور دوسروں کو بھی پابند کرنے کی کوشش کریں کیونکہ آئین اسلام یہی ہے۔

حاصل بیعت | حاصل بیعت یہ کہ مرید شیخ طریقت سے طلب حق کی استدعا کرتا ہے یعنی یہ کہ "مجھکو علم ظاہری و باطنی جناب رسالت مآب صلعم کی رہنمائی

فرمائیے" مرشد مرید کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے کہ "جو کچھ بھی علم ظاہری و باطنی حضور صلعم سے بتوسط پیر طریقت مجھ فقیر کو پہنچا ہے اس کو میں تیرے حوالے کر دیتا ہوں تو اس امانت کو بحفاظت رکھ۔ اس میں ثابت قدم رہ اور راہ خدا میں وفادار رہ باوفا بن۔ دارین کو حاصل کر ہو فانہ بن اپنے عہد کو نہ توڑ۔ عہد شکنی میں تیری ذلت و خواری ہے" مختصر یہ کہ جو مرید مرشد کے ہر حکم کا اپنے آخر دم تک پابند رہا وہی کمال کو پہنچا۔ پہلے وہ پیر کا مرید تھا بعد میں پیر کی اجازت و سرفرازی سے خود پیر بن گیا۔

آداب پیر | مرشد کے چند آداب بھی پیش کئے جاتے ہیں جو ہر مرشد کے لئے لازمی و ضروری ہیں۔ احکام اسلام اسی وقت تک محفوظ رہینگے جب تک کہ خود مسلمان اس کے محافظ رہیں گے۔ آداب اول یہ کہ شیخ کا عالم و فاضل اور صاحب اجازت ہونا ضروری ہے۔ اگر عالم و فاضل نہیں تو مسائل ضروریہ سے واقف رہنا از بس ضروری ہے جو شخص پابند شرع شریف نہ ہو وہ بموجب احکام خدا اور رسول دوسروں کو پابند رہنے کی ہدایت نہیں کر سکتا۔ آداب دوم یہ کہ پیر کا عادل و متقی و پرہیزگار ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے چھوٹے اور بڑے گناہوں کا محاسبہ کر سکے آداب سوم یہ کہ پیر زاہد ہو۔ اس میں ذرا بھی بوئے دنیا داری نہ ہو آخر کار غضب ہوا اور ہمیشہ فرائض و سنت و اذکار جن کی تفصیل صحاح میں درج ہے انکا پابند ہو اور ہمیشہ یاد الٰہی میں مشغول رہے

آداب چہارم یہ کہ پیر کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا سختی سے پابند

رہنا چاہیے کیونکہ کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر"

آداب پنجم مشائخین عظام و پیران طریقت کے فیض صحبت سے مستفیض ہونا کیونکہ انکے فیض باطنی سے ہمیشہ دل پاک و صاف رہتا ہے۔

آداب ششم یہ کہ کسی مرید یا معتقد کی نذر قبول نہ کرنا۔

آداب ہفتم یہ کہ علمائے کرام کی صحبت سے فائدہ یہ ہے کہ کبھی خدا اور رسول کے احکام کے خلاف کوئی کام نہ کرسکوگے اور وہ تم کو کبھی خلاف شرع شریف کوئی کام نہ کرنے دینگے۔

عورتوں کے متعلق اگر کوئی خاتون مرشد کے پاس مرید ہونے کے لئے آئے تو پیر کو چاہئیے کہ پہلے اس سے یہ پوچھ لے کہ وہ اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے یا نہیں۔

٢۔ احکام شرع شریف سے واقف ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو اسکو واقف کرانا اور پابند رہنے کی تاکید کرنا۔

٣۔ کسی عورت کو مرید کرنے کے لئے سامنے نہیں بلانا اور اس کو بے پردہ نہ ہونے دینا۔ احکام شرع سے نہ خود متجاوز ہونا اور نہ دوسرے کو ہونے دینا

٤۔ اگر اس عورت کا خاوند یا باپ بھائی وغیرہ پیر سے بے پردہ ہونے کی اجازت دے تو اسوقت پیر کا فرض ہے کہ حضور صلعم کے وہ احادیث جو پردہ کی نسبت ہیں سنائیں اور بے پردگی سے روکیں۔ مرید ہونیوالی خاتون کو پردہ ہی میں بیٹھ کر مرید ہونا چاہیے ۔۔۔ احکام خدا اور رسول کی خلاف

وزری کرنے والوں کو ہرگز مرید نہ کرنا چاہیئے

عورتوں کو مرید کرنے کا طریقہ عورتوں کو مرید کرنے کے یوں تو بہت سے شرائط ہیں مگر اس موقع پر چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

الف۔ جب کوئی خاتون مرید ہونے آئے تو مرشد (پیر طریقت) کو چاہیئے کہ خاتون کو پردہ میں بٹھا کر ایک صحنک میں پسیا ہوا صندل ڈالیں اور اس کو پانی سے ایسا گیلا کریں کہ اس میں نمی رہے۔ اس گیلے صندل پر پیر اپنا پنجہ ایسا جمائیں کہ اس پر پنجہ کا نقش بیٹھ جائے۔ پھر اس صحنک کو اس خاتون کے کسی عزیز شرعی کے ذریعے یہ کہکر بھجوائیں کہ "اس صندل کے پنجہ پر میٹھی اپنا پنجہ جمائے رکھے جب تک میں حکم نہ دوں" جب وہ خاتون نقش پنجہ پر اپنا پنجہ رکھدے اور اس کی اطلاع اس کے عزیز کے ذریعے پیر کو پہنچے تو پیر درود شریف اور چند سورے یا آیتیں پڑھے۔ جب وہ پڑھ لے تو یہ کہلا بھیجے "تم فلاں سلسلہ عالیہ میں مرید ہو گئیں" اس کے بعد اس خاتون کو صوم وصلوٰۃ کی پابندی احکام خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی سختی سے ہدایت کریں اور ذکر و شغل کا طریقہ بتائیں۔ ذکر و شغل کے طریقے بھی عزیز قریب کے ذریعے اسکو سکھائے جائیں

واضح باد کہ جن بی بیوں کی شادی نہ ہوئی ہو یا جنکی شادی ہو چکی ہے مگر ابھی اولاد نہ ہوئی ہو انکو جلالی اذکار و اشغال نہ بتائے جائیں بلکہ جمالی اذکار و اشغال سکھائیں تاکہ وہ کاروبار خانہ داری میں بھی مصروف رہ سکیں۔

جلالی اذکار و اشغال سے بالخصوص عورتیں بہت جلد متاثر ہو جاتی ہیں جس سے یہ اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ کہیں دیوانی نہ ہو جائیں۔

ب۔ مرید کرنے کا دوسرا عام طریقہ یہ ہے کہ جو خاتون بیعت کے لئے پیر کے پاس آئے تو اسکو ایک حجرہ میں بٹھا کر پیر اس حجرہ کے باہر ایک طرف بیٹھ رہیں اور اپنے رومال کا ایک حصہ حجرہ میں خاتون کی طرف پھینک دیں۔ اس رومال کا دوسرا حصہ اپنے ہاتھ میں رکھ کر "جو کچھ پڑھنے پڑھانے کا قاعدہ ہے" پڑھانے کے بعد وہ شجرہ کہ جس سلسلہ میں خاتون مرید ہوئی ہے اسکو اور رو امنی مریدنی کے حوالے کردیں۔

<u>پردے کی باتیں</u> صوفیائے کرام کے پاس پردہ داری کی بڑی اہمیت ہے جس طالب مولا میں پردہ داری کا مادہ نہ ہو اس کو خلافت نہیں دی جاتی تھی۔ دنیا اور اہل دنیا اس حقیقت سے ناآشنا نہیں کہ حضرت انسان جامع الصفات ہیں اور پھر لطف تو یہ کہ جب وہ عالم لطیف کی طرف مائل ہوتے ہیں تو آخر میں انوار و تجلیات ذات الٰہی میں فنا ہو جاتے ہیں۔ آپ مظہر بنکر معمہ بنجاتے ہیں اور ذات کو اپنے پردے میں چھپا لیتے ہیں۔ مظہر کا نام "عاشق" اور ذات کا نام "معشوق" رکھا گیا۔

عاشق کو پردہ داری بے تابی۔ آہ و بکا و فاداری پر لگا دیا۔ اور معشوق ان سب سے مستغنی ہو گیا۔ جب تک معشوق پردہ میں نہ رہے ہم عاشق میں بے تابی بے قراری۔ اضطرابی۔ آہ و بکا کا مادہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ شوق دیدار بھی باقی نہیں۔ لہٰذا ذات کا نام "حسن" اور حسن کا نام

"عشق" اور حسن کے حامل کا نام "حسین" رکھا گیا ہے "حسین" صفت ہے صفت منتقل یعنے فنا ہو سکتی ہے۔ ہر فانی چیز پر فنا ہونے والے کا نام دیوانہ مجنون رکھا گیا

بے پردگی کا تعلق عاشق سے ہے اگر معشوق بے پردہ ہو جائے تو اس میں معشوقانہ صفات باقی نہیں رہ سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ذات باری تعالیٰ کے دیکھنے کے مشتاق تھے۔ کئی مرتبہ شوق ظاہر کیا مگر دیدار سے انکار فرمایا گیا۔ بالآخر شدید تقاضہ پر نقاب پوری طرح اٹھنے نہ پائی تھی کہ کوہ طور کو آگ لگ گئی اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے جناب موسیٰ سے پہلے اور جناب موسیٰ کے بعد دیدار کا کسی نے بھی شوق ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ فراق ہی کو ترجیح دی۔ مگر جناب حضور اکرم محمدؐ عربی صلعم نے اسکے جمال پاک کو دیکھا تو کیسے دیکھا۔ دور سے نہیں بلکہ قریب سے دیکھا اتنا قریب سے کہ "قاب توسین" کا فاصلہ تھا اور اس کو بھی شرع کی خاطر "او ادنیٰ" کہا گیا۔

معشوق ایک ہوتا ہے اور اس کے ہزارہا عاشق ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہی معشوق کی ذات تک پہنچنے والا ہوتا ہے عاشق کا شوق دید جب انتہا کو پہنچ گیا تو اس مقام کا نام "وصال" رکھا گیا۔ آخری وقت یا آخری منزل میں معشوق عاشق سے بے پردہ ملجاتا ہے۔ بعض عاشق اس کے صفات کے ہوتے ہیں وہ اسی میں فنا ہو جاتے ہیں بعض اس کے افعال کے عاشق ہوتے ہیں وہ اسی میں فنا ہو جاتے ہیں۔ جو اس کی

ذات کا عاشق ہوتا ہے وہ ذات ہی میں فنا ہو جاتا ہے معشوق بیوفا با وفا ہو جائے تو اس کو معشوق نہیں کہینگے۔ اور یہ کسی صورت بھی ممکن ہی نہیں اسی طرح عاشق باوفا ہوتا ہے اگر وہ بے وفا ہو جائے تو اسکو عاشق نہیں کہینگے

اس راز سے بجز حضرت انسان کے کسی دوسرے یعنے جن یا شیطان کو واقف ہی نہیں کرایا گیا۔

جب عاشق ذات معشوق میں فنا ہو گیا تو وہ خود بھی معشوق بنگیا اور اب اسکے چاہنے والے ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ پیران طریقت کا ہے۔ جو اسی طرح قیامت تک جاری رہیگا۔ انشا اللہ تعالےٰ۔ جنس نقد کو چھپایا جاتا ہے اگر اس کا علم ہو جائے تو اس کے چوری جانے کا یقینی امکان پیدا ہو جاتا ہے

شرعی پردہ کے فوائد جناب شارع علیہ الصلواۃ والسلام نے پردہ کی نسبت جو ارشاد فرمایا ہے اگر اس کی حقیقت اور باریکی پر نظر ڈالی جائے تو ظاہر ہوگا کہ ہر غیر محرم سے پردہ کرنا گویا دونوں کو مبتلائے معصیت سے بچاتا ہے، اس حفاظت کا نتیجہ یہ ہے کہ حدود شرع شریف سے کوئی باہر نہیں ہو سکتا ورنہ ہر قدم پر گناہوں کا سرزد ہونا بشریت سے خالی نہیں۔ کیونکہ حضرت انسان خطا و نسیان سے مرکب کئے گئے ہیں۔ جہاں چوک ہوئی وہاں خطا سرزد ہوئی اور جہاں خطا سرزد ہوئی وہاں حد قایم ہوئی اور یہ مستوجب سزا قرار پائے اور یہ دونوں خدا اور رسول کے نافرمان مجرم ٹھہرے

بے پردگی سے نقصان یہ ہے کہ ہر بوالہوس اہل دنیا کی نظر میں "حسن" ایک

دولتِ عظمیٰ ہے اور وہ ہر وقت اس دولت کے لوٹنے میں ہمہ تن کوشان رہا کرتا ہے جب تک یہ دولت چھپی رہے گی تو جائز مصرف میں رہیگی اور ظاہر ہوگی تو نقصان میں رہیگی یعنے غلط مصرف میں آئیگی۔ حامل حسن و حسین کو چاہیئے کہ اس سے نہ کھلیں۔

نابالغ کی مریدی | مرید کا عاقل و بالغ ہونا ضروری ہے اسلیئے کہ ایکروز جناب حضور انور صلعم کی جناب میں ایک کمسن یعنے نا بالغ لڑکے نے حاضر ہو کر حضور اکرم صلعم سے بیعت کی استدعا کی۔ جناب حضور صلعم نے اپنا دست مبارک اس کمسن لڑکے کے سر پر پھیر کے دعا کی کہ "اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے" چنانچہ پیران طریقت نے اس اتباع کو مستحب قرار دیا ہے۔

آداب مرید | ۱۔ حسب ارشاد پیر طریقت باتباع احکام شریعت مجاہدہ و مشاہدہ و مراقبہ و ذکر و شغل میں مرید کو ہمہ تن مصروف رہنا اور پیر کی ہدایت کا طالب رہنا ضروری ہے۔

۲. پیر کے نقش قدم بننے کی کوشش کرنا۔

۳. پیر کے فراق میں رونا اور دیدار کے وقت ہنسا کرنا۔

۴. ہمیشہ پیر کا نام نہایت ادب سے لینا۔

۵. ہر کام پر بتوسط پیر امداد کے طالب رہنا وغیرہ

سیدنا کے خلفا و سجادہ نشین | جناب سیدنا کے یوں تو بہت سے خلفا پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں مگر بالخصوص دکن میں بکثرت موجود ہیں۔ پہلے سیدنا کے سجادہ نشین کا ذکر پیش ہے

جناب سیدنا نے اپنے چھوٹے فرزند حضرت امیر نور العلا قدس سرہٗ کو بعد بیعت خرقہ خلافت سرفراز فرماکر اپنا جانشین بنایا تھا اور آج تک اسی سلسلہ میں سجادہ نشینی چلی آرہی ہے۔ چنانچہ حضرت پیر احید الدین قدس سرہٗ نے اپنی حیات ہی میں اپنے حقیقی پوتے میاں فرید الدین احمد عرف باباسلمہ اللہ تعالیٰ ابن جناب ڈاکٹر سعید الدین صاحب کو بعد بیعت وسرفرازی خرقہ خلافت سجادہ نشین فرمایا تھا۔ چنانچہ بعد وصال حضرت پیر احید الدین قدس سرہٗ بارگاہ جناب سیدنا کے سجادہ نشین باباسلمہٗ ہیں۔

سلسلہ ابوالعلائیہ دکن میں | جناب سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کے خلیفہ اول و صاحب اجازت جو دکن تشریف لائے انکا ذکر ذیل میں بیان کیا جاتا ہے

حضرت دوست محمدؒ قبلہ | حضرت پیر طریقت میر سید دوست محمدؒ برہان پوری قدس سرہٗ اپنے وقت کے عالم و فاضل تھے جب آپ کو علم باطن کا شوق ہوا تو طلب مولا میں برہان پور سے دہلی اور پھر دہلی سے بنگال تشریف لے گئے وہاں کے صاحبان سلسلہ ومشائخین کرام کے فیض صحبت میں ایک عرصہ تک رہے جناب میر سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ کو انکے فیض صحبت سے تسکین نہ ہوئی۔ آخرکار وہاں کے ایک صاحب نے پیر کامل جناب سیدنا کا پتہ دیا۔ حضرت دوست محمدؒ قدس سرہٗ بنگالہ سے آگرہ تشریف لے چلے جب قریب پہنچے تو آپ نے مصری خریدلی تاکہ سیدنا کے پاس حاضر ہوکر مصری پیش کرکے مریدی کی استدعا کرسکوں۔ جب آپ سیدنا ابوالعلا قدس سرہٗ کے دربار میں حاضر ہوئے تو قدم بوس ہوکر مصری کی

ڈلی پیش کی۔ سیدنا نے مصری کی ڈلی کا کچھ حصہ تناول فرما کر ارشاد فرمایا کہ "دوست محمدؒ نے میرا منہ میٹھا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکا منہ میٹھا کر دے" اسکے بعد سیدنا نے مسکراتے ہوئے بقیہ مصری کی ڈلی حضرت میر سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ کو دی۔ حضرت دوست محمدؒ قدس سرہٗ مصری کی ڈلی کھاتے ہی ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے۔

صاحب سوانح ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ مصری کا کوزہ تھا جسکو دوست محمدؒ قدس سرہٗ نے جناب سیدنا کے ملاحظہ میں پیش کیا تھا۔

مختصر یہ کہ جناب سیدنا نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرما کر شہر برہان پور واپس جا کر فیضان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ سے طالبان حق کو سرفراز کرنے کی اجازت دی آپ نے جناب سیدنا سے عرض کر کے کچھ عرصہ خدمت میں حاضر رہنے کی اجازت لی اور ایکسال کے بعد حضور ابو العلاء قدس سرہٗ نے آپکو واپس جانے کی اجازت دی آپ برہان پور واپس آئے ایک عرصہ تک فیضان ابو العلاء سے طالبان مولا کو مستفید فرمایا۔ آپکے یوں تو بہت سے خلفا ہیں۔ مگر بہ نظر اختصار تین خلفا کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے

خلیفۂ اول صاحب اجازت حضرت شاہ محمدؒ فرہاد دہلوی قدس سرہٗ
خلیفۂ دوم حضرت شاہ مسافر دوست ابو العلائی اورنگ آبادی قدس سرہٗ
خلیفۂ سوم حضرت شاہ محمود ابو العلائی اورنگ آبادی قدس سرہٗ

حضرت دوست محمدؒ قدس سرہٗ کا مزار مبارک تکیہ شاہ مسافر

دوست اورنگ آباد میں ہے۔

حضرت شاہ محمدؒ فرہاد | حضرت پیر طریقت میاں شاہ محمدؒ فرہاد دہلوی قدس سرہٗ خلیفۂ اول و صاحبِ اجازت حضرت پیر طریقت شاہ میر سید دوست محمدؒ ابوالعلائیؒ قدس سرہٗ تھے۔

آپ کا اصلی وطن دہلی ہے آپ کے والد بزرگوار امیر کبیر امرا شاہان دہلی سے تھے۔ آپ کے والد ماجد صوبہ دار صوبہ برہان پور ہوئے تو آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ برہان پور تشریف لائے شہر برہان پور میں حضرت سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ کے فیضان کی عام شہرت تھی۔ آپ کے والد ماجد حضرت سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ کے دربار میں حاضر ہوا کرتے تھے تو آپکو بھی اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ جناب پیر کامل کی توجہ باطنی حضرت میاں شاہ محمدؒ فرہاد قدس سرہٗ پر پڑ گئی پھر کیا تھا۔ آپ کو حضوری کا شوق بڑھ گیا۔ آپ کے والد روزانہ ایک مرتبہ تشریف لاتے تھے تو آپ دن میں دو دو مرتبہ حاضر ہوتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار گھبرا گئے کہ اکلوتا لڑکا ہاتھ سے چلا اور یہ امارت و دولت دوسروں کے حوالے ہو جائے گی۔ اس خیال کے آتے ہی آپ حضرت سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ کے حضور میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا اکلوتا لڑکا ہے اسکو حضوری دربار سے روک دیجئے۔ حضرت سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ "تم اپنے لڑکے کو روکو" غرض کہ حضرت میاں شاہ فرہاد قدس سرہٗ کے باہر نہ نکلنے کا انتظام ہو گیا مگر جناب کسی کے روکے کب رکتے تھے برابر حضور میں حاضر ہوتے آخر کار مجبور

ہو کر آپ کے والد ماجد نے حضرت سید شاہ دوست محمدؒ قدس سرہٗ کے دربار میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ "حضور وہ تو نہیں مانتا۔ اب آپ قوت باطنی سے روکیں تو ممکن ہے کہ وہ رک جائے" حضور سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ "عجب تماشا ہے۔ تم چاہتے ہو کہ اپنی طرح میاں فرہاد بادشاہ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہے اور خدا چاہتا ہے کہ بادشاہ کو اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے دیکھے"۔ اس ارشاد کے بعد حضرت کے والد ماجد نے فرمایا۔ جو خدا کی مرضی وہی حضرت قبلہ کی مرضی۔ جو حضرت قبلہ کی مرضی وہی میری خواہش ہے۔ الغرض حضرت پیر شاہ محمدؒ فرہاد قدس سرہٗ کو مرید فرما کر خرقہ خلافت سے سرفراز فرما کر حکم دیا کہ "ہمارے بعد تم دہلی جا کر وہاں فیضان ابو العلائیہ سے طالبان خدا کو مستفید کرتے رہنا۔ چنانچہ بعد وصال پیر طریقت آپ اورنگ آباد سے دہلی واپس تشریف لے گئے اور وہاں طالبان مولا کو چشمہ فیض ابو العلائیہ سے مستفید فرماتے رہے

سلسلہ قادریہ و چشتیہ کی خلافت | حضرت میاں شاہ فرہاد ابو العلائی نقشبندی قدس سرہٗ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت پیر طریقت علی میر قادری قدس سرہٗ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت پیر طریقت شیخ نظام الدین ثانی چشتی قدس سرہٗ سے خرقہ ہائے خلافت عطا ہوئے تھے۔

شجرہ قادریہ و چشتیہ | آپ ہی سے سلسلہ ابو العلائیہ نقشبندیہ کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ و چشتیہ میں بیعت و خلافت و شجرہ عطا ہونے لگے۔

آپ کے خلفاء یوں تو بہت سے ہیں مگر اس وقت خلیفہ اکبر صاحب

اجازت حضرت شاہ برہان الدین خدا نما خالص پوری ابوالعلائی نقشبندی قادری و چشتی قدس سرہٗ تھے اور آپ کے خلیفہ اکبر و صاحب اجازت حضرت میاں شاہ سید عزت اللہ شاہ بگڑی عرف میاں صاحب قبلہ ابوالعلائی نقشبندی و قادری و چشتی قدس سرہٗ تھے۔

حضرت میاں شاہ عزت اللہ شاہ بگڑی | حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ

پابند طریقت و شریعت تھے۔ آپکا ابتدائی زمانہ ملازمت میں گذرا۔ آپ نہایت شجیع اور فن سپہ گری میں کامل تھے آپ جب تک ملازم رہے زہد و تقوی میں کبھی وقفہ نہیں ہوا آپ مرید ہونے سے پہلے ہی ذکر و شغل میں مصروف رہتے تھے جب آپکا شوق طلب مولا بڑھا تو آپ ملازمت ترک فرماکر تلاش پیر اور طلب مولا میں نکلے۔ ایک صاحب نے آپ کو حضرت شاہ برہان الدین ابوالعلائی نقشبندی و قادری چشتی قدس سرہٗ کا پتہ دیا۔ اور حضرت پیر طریقت کے نام ایک چھٹی بھی لکھدی۔ حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ اس چھٹی کو لیکر دہلی تشریف لائے۔ سیدھے حضرت کے مکان پر پہنچے آپ نے حضرت پیر طریقت کو چھٹی دی۔ جناب پیر طریقت نے چھٹی پڑھ کر فرمایا کہ "میں اب شکار کو جارہا ہوں۔ آپ یہیں ٹھیرے رہیں۔ میں شکار سے واپس آکر آپ سے ملونگا۔" مختصر یہ کہ حضرت شکار کو تشریف لے گئے۔ ادھر میاں صاحب قبلہ مکان پر بیٹھے غور کرنے لگے کہ "یہ شخص تو بظاہر پکا دنیا دار ہے۔ نوکر چاکر اور تزک و احتشام اور لباس بالکل امیرانہ ہے۔ میرے کو غلط رہبری کی گئی۔ میں نہ آتا تو اچھا تھا" مگر میاں صاحب قبلہ تو حضرت سے ٹھیرنے کا وعدہ فرما چکے تھے۔

اس لئے مجبوراً آپ ٹھیرے رہے۔ شام ہوئی حضرت پیر طریقت شکار سے واپس تشریف لاکر بعد نماز مغرب سید کھے میاں صاحب قبلہ کے پاس تشریف لائے آپ سے ملاقات کی اور فرمانے لگے کہ "آپ فکرمند کیوں ہیں۔ اطمینان سے رہیئے" شام کا خاصہ وہیں طلب فرماکر اپنے دوسرے مریدین اور میاں صاحب قبلہ کے ساتھ تناول فرمایا۔ ادھر ادھر کی گفتگو دسترخوان پر ہو رہی تھی کہ اک بار حضرت پیر طریقت نے میاں صاحب قبلہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ "ہمارے شکار اور دنیاداری سے آپ کو کیا مطلب آپ جس کام کیلئے تشریف لائے ہیں۔ اسکو حاصل کر لیجئے" یہ سنتے ہی حضرت میاں صاحب قبلہ چونک گئے اور دل ہی دل میں افسوس کرنے لگے کہ میں نے بڑی غلطی کی اسکے بعد جناب پیر طریقت نے شیرنی منگاکر آپ کو مرید فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد خرقہ خلافت سرفراز فرماکر بگر تشریف واپس جاکر فیضان ابوالعلائیہ سے ہر طالب مولا کو مستفید کرنے کا حکم دیا حسب ارشاد پیر طریقت آپ بگر تشریف لائے ہزار ہا مرید ہوئے۔ ہزار ہا معتقدین کو فیض پہنچایا۔ آپ نے اپنے بھانجے حضرت شاہ محمدؒ قاسم انصاری عرف شیخ جی حالی کو مرید فرمایا اور اپنے آخری وقت خرقہ خلافت سے سرفراز کیا سینے سے لپٹا کر ارشاد فرمایا کہ "ہمارے بعد تم دکن کو جاکر وہاں فیضان ابوالعلائیہ سے تشنگان جام وحدت کو سیر کرتے رہو خداحافظ۔

حضرت شیخ جی حالی قدس سرہ کے تذکرہ سے پہلے مناسب سمجھا گیا کہ سیدنا ابوالعلار قدس سرہ کے دو شجرے یعنے (۱) ایک سلسلہ آبائی حضرت

خواجہ عبد اللہ احراری قدس سرہٗ سے جناب سیدنا اور پھر آپ کے بعد سے حضرت شیخ جی حالی قدس سرہٗ تک بتایا گیا ہے۔

دوسرا شجرہ جو حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ سے جناب حضرت امیر عبد اللہ قدس سرہٗ کو خلافت ملی تھی اور پھر آپ سے جناب سیدنا کو خلافت ملی تھی اور پھر سیدنا سے سلسلہ بہ سلسلہ جناب شیخ جی حالی قدس سرہٗ تک خلافت آئی ہے اس کو پیش کیا گیا ہے۔

شجرہ ابوالعلائیہ | صاحب سوانح ابوالعلا اور صاحب حیات قاسم نے سیدنا کا نسبی سلسلہ جو بتایا ہے اسکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت خواجہ خواجگان نقشبند خواجہ شیخ محمدؒ بہاؤالدین اویسی البخاری نقشبندی قدس سرہٗ۔

۲۔ حضرت خواجہ علاءالدین عطار قدس سرہٗ۔

۳۔ حضرت خواجہ مولٰنا یعقوب چرخی قدس سرہٗ

۴۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احراری قدس سرہٗ

۵۔ حضرت خواجہ عبدالحق المعروف بہ محی الدین قدس سرہٗ

۶۔ حضرت خواجہ یحییٰ قدس سرہٗ

۷۔ حضرت خواجہ امیر عبد اللہ قدس سرہٗ

۸۔ حضرت سیدنا ابوالعلاء قدس سرہٗ

۹۔ حضرت میر سید دوست محمدؒ قدس سرہٗ

۱۰۔ حضرت شاہ فرہاد دہلوی قدس سرہٗ

۱۱۔ حضرت مولانا شاہ برہان الدین خدانما دہلوی قدس سرہٗ
۱۲۔ حضرت پیر طریقت شاہ میاں عزت اللہ بگڑی قدس سرہٗ
۱۳۔ حضرت شاہ محمدؐ قاسم عرف شیخ جی حالی قدس سرہٗ

دوسرا شجرہ خلافت ابوالعلائیہ نقشبندیہ جو مولف کے پیر کامل تک سلسلہ بہ سلسلہ پہنچا ہے حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت خواجہ خواجگان پیران پیر امام طریقت خواجہ محمدؐ بہاؤ الدین اویسی البخاری نقشبندی قدس سرہٗ۔
۲۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہٗ
۳۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ
۴۔ حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احراری قدس سرہٗ

آپ سیدنا ابوالعلاؒ کی والدۂ ماجدہ کے جد اعلیٰ ہیں (عارف ابوالعلائی)

۵۔ حضرت خواجہ شرف الدین محمدؐ زاہد قدس سرہٗ
۶۔ حضرت خواجہ محمدؐ خواجگی امکنگی قدس سرہٗ
۷۔ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہٗ
۸۔ حضرت امیر عبداللہ قدس سرہٗ
۹۔ حضرت سیدنا امیر ابوالعلا نقشبندی قادری چشتی قدس سرہٗ
۱۰۔ حضرت میر سید دوست محمدؐ قدس سرہٗ

بعض کو آپ کے نام سے اختلاف ہے (عارف ابوالعلائی)

۱۱۔ حضرت میاں شاہ فرہاد دہلوی قدس سرہٗ

۱۲۔ حضرت مولانا شاہ برہان الدین خالص پوری (دہلوی) قدس سرہٗ

۱۳۔ حضرت میاں شاہ عزت اللہ شاہ بگڑی قدس سرہٗ

۱۴۔ حضرت شاہ محمد قاسم عرف شیخ جی حالی قدس سرہٗ

۱۵۔ حضرت شاہ سمیع اللہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ

حضرت شیخ جی حالی قدس سرہٗ حضرت شاہ محمد قاسم انصاری عرف شیخ جی حالی ابوالعلائی قدس سرہٗ صاحب اجازت وخلیفہ اکبر حضرت شاہ میاں عزت اللہ قدس سرہٗ تھے۔ آپ کے جد اعلیٰ حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ بعد وصال حضرت پیر طریقت جھنجھو شریف سے (دکن) تشریف لائے ملازمت اختیار کی اور سب ملازمین کے ساتھ ملازمت میں رہکر بھی ذکر وشغل سے کبھی غافل نہیں رہتے تھے۔ ایک عرصہ ملازمت میں گذرا خود بخود آپ کے فیضان کی شہرت ہونے لگی تو آپ نے ملازمت ترک کردی۔ ایک مسجد میں جا بیٹھے۔ مریدین اور معتقدین کی آمد شروع ہوئی۔ آپ ہر ایک کے مقصد کو پورا فرماتے رہے۔ مختصر یہ کہ دکن کے بڑے سے بڑا امیر ور چھوٹے سے چھوٹا فقیر آستانہ شیخ پر حاضر ہوتا اور فیضان ابوالعلائیہ سے فیضیاب ہوتا۔ چونکہ آپ شرع شریف کے بہت پابند تھے اسلیئے سب کو شرع شریف کی پابندی کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

شیخ صاحب قبلہ حضرت شیخ جی حالی قدس سرہٗ ابوالعلائی نقشبندی قادری الچشتی کے جملہ خلفاء و مریدین آپ کو شیخ صاحب قبلہ کہا کرتے ہیں۔

حضرت شیخ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کی ابتدائی تعلیم باطنی کی نسبت صاحب سوانح ابوالعلاء لکھتے ہیں کہ "حضرت شاہ محمد عزت اللہ قدس سرہٗ نے آپ کو پہلے "توجہ جذبیہ" سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کی تعلیم دی

توجہ جذبیہ | صاحب سوانح ابوالعلاء نے اس خصوص میں فاش غلطی کی ہی جبھی تو "توجہ جذبیہ" کو ایک خاص شغل تصور کرکے اس کی مستقل تعلیم پر زور دیا ہے اور اس کو اہم بتایا ہے۔

سلسلہ ابوالعلائیہ نقشبندیہ میں "توجہ جذبیہ" نہ تو کوئی شغل ہے اور نہ اسکی کوئی اہمیت ہے اسلئے کہ جو "توجہ علمی" کا عامل وحامل ہوجاتا ہے اسکے پاس "توجہ جذبی" ایک ادنیٰ سی بات ہے

حضرت شیخ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کی تاکید یہ ہوئی تھی کہ "شریعت کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔ ہر فقیر اور ہر سالک کیلئے نماز مقدم ہے اور نماز کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہر دوسری باطن" جو شخص دونوں نمازیں ادا کرتا ہے۔ وہی کامل کہلاتا ہے"

اس موقعہ پر باطنی نماز کے ساتھ باطنی روزہ، حج وزکوٰۃ کے اقسام اور انکے طریقے بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

نماز ظاہر | وہ ہے جو بموجب احکام خدا ورسول ادا کریں اور اس نماز کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے آخر دم تک اس کا یعنے پنج وقتہ نماز کا پابند رہے اس نماز ظاہر کا نام صوفیائے نے "مذاکرہ" رکھا ہے۔

اقسام نماز | نماز باطن کے تین اقسام ہیں (۱) نماز طریقت (۲) نماز حقیقت (۳) نماز معرفت

نمازِ طریقت | صوفیائے کرام نے اس نماز کا نام "مراقبہ" رکھا ہے جس کا تعلق خشوع و خضوع دل سے ہے۔

نمازِ حقیقت | صوفیائے کرام کے پاس اسکا طریقہ یہ ہے کہ سالک اپنی روحی توجہ اپنے محبوب حقیقی کی طرف رکھے۔ نماز میں متوجہ بہ حق ہونا ہر سالک کیلئے لازمی ضروری ہے۔

نمازِ معرفت | صوفیائے کرام نے اسکا نام "مکاشفہ" یعنے "اسرارِ الٰہی کا کھلنا" رکھا ہے۔

روزۂ ظاہری | روزۂ ظاہر کے احکام ظاہر (شرعی) یہ ہیں کہ صبح طلوع آفتاب کے بہت پہلے سے غروب آفتاب تک اپنے نفس کو کھانے پینے اور جماع سے روک رکھے۔

روزۂ طریقت | صوفیائے کرام کے پاس یہ طریقہ ہے کہ اپنے قوائے جسمانی کو تمام خواہشات اور لذات نفسانی و شیطانی سے روک رکھنا مثلاً آنکھوں کو حسن فانی سے۔ کانوں کو نخوش و لغو کلام سننے سے۔ دل کو جملہ تعلقات دنیوی سے خالی کر کے جمال بے مثال سے ہمیشہ معمور رکھے۔

روزۂ حقیقت | اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی روح کو لذات "غیریت و انانیت" سے باز رکھے تا جلوہ یار اور اس کا قرب میسر ہو سکے۔

روزۂ معرفت | اس کا طریقہ یہ ہے کہ سالک تعینات کثرت صفائی میں ذات وحدت کی لذت پاتا رہے اور کثرت نسبی (اصول) کو وحدت حقیقی میں محو فنا کر دے تا کثرت وحدت کا حجاب اٹھ جائے۔

حج ظاہر | بہ اتباع احکام شرع شریف اپنے گھر سے نکل کر مقام میقات پر پہنچے وہاں احرام باندھے اور کعبۃ اللہ میں (بعض صوفیائے نے کعبۂ معتبد کہا ہے) کی زیارت یعنے معائنہ کے بعد تمام شرائط حج (مناسک) ادا کرے

حج طریقت | کا طریقہ یہ ہے کہ مومن کامل یعنے پیر کامل کے ہاتھ پر بیعت کرے اور پیر سے اذکار و اشغال وغیرہ سیکھے اور ان کا پورا حامل بنکر کعبہ دل کی زیارت کی طرف متوجہ ہوجائے تعلقات جسمانی و خطرات نفسانی سے پاک و صاف ہوکر میدان تسلیم و رضا میں قدم رکھے۔ احرام تصفیہ و تزکیہ قلب کا باندھ کر تمام خلائق سے اپنے تعلقات منقطع کرے کیونکہ مومن کا دل مظہر جمال بے کیف ہے۔

حج حقیقت | کا طریقہ یہ ہے کہ مسافر کعبہ حقیقی اپنے وطن "کونی" سے نکلتے وقت عشق کا زاد راہ ہمراہ رکھے اور مرکب ولولہ شوق پر سوار ہوکر میدان توحید میں قدم رکھے۔ مقامات کونی کو طے کرتے ہوئے مقام تصفیہ و تزکیہ قلب و تجلی روح پر پہنچے اور ماسوا اللہ سے پاک و صاف ہوکر مشہود انوار بے کیف میں ثابت قدم رہے اور کعبہ نور کا جو "اَوَّلُ مَا خَلَقَ نُوْرِیْ" سات صفات کے ساتھ طواف کرے اور موصوف صفات ذاتی سے گذر کر بہ اتباع "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ" اپنے فہم و ادراک حقیقت سے شیون ذاتی کی طرف رجوع ہوجائے اور متوجہ کعبہ حقیقت الحقائق رہے

حج معرفت | کا طریقہ یہ ہے کہ عارف کامل کعبہ جمع الجمع کی زیارت کے لئے مرتبہ غیریت و انانیت سے گذرتا ہوا کثرت امکانی سے پاک و صاف ہوکر اپنے صفات ذاتی

سے بے تعلق (مجرد) ہو جائے اور مقام تلوین و تمکین کو طے کرتے ہوئے مشہود و تصرف اسمار الٰہی و حقائق کونی جو عین غیریت ہیں ترک کر دے اور از خود فنا ہو جائے اور کعبہ سر کا طواف امہات صفات یعنی حیاتؔ، علمؔ، ارادہ، قدرتؔ، سماعتؔ بصارتؔ، کلامؔ۔ سے کرتا رہے اور ورطہ (مقام) قرب و بعد اور وصل و فصل وصل سے گذرتا ہوا مقام قرب در قرب اور وصل در وصل کو پہنچ جائے۔

زکواۃ ظاہر وہ ہے کہ شرعاً چاندی سونا، ور دیگر مال پر ایک سال گذر جانے کے بعد اسکا مقررہ حصہ خدا کی راہ میں دیدے۔

زکواۃ طریقت کا طریقہ یہ ہے کہ جسقدر مال و اسباب ہو اس سے بھی زیادہ خدا کی راہ میں دیدے۔

حضرت شبلیؒ کا قول ایک شخص نے حضرت شبلی قدس سرہٗ سے دریافت کیا کہ میرے پاس دو سو درم ہیں۔ اس میں سے کسقدر زکواۃ دینا چاہیے" حضرت شبلی قدس سرہٗ نے جواب دیا کہ" تیرے لئے کہوں یا میں اپنے لئے" اس شخص نے غصہ سے کہا کہ "کیا آپ کے لئے اور حکم ہے اور میرے لئے اور حکم" آپ نے جواب دیا کہ" ہاں۔ تجھے دو سو درم میں سے پانچ درم دینا ہوگا اور مجھے دو سو درم پر پانچ درم زائد" اس نے یہ سنکر کہا یہ مذہب کس کا ہے" آپ نے فرمایا کہ "حضرت ابا بکر صدیقؓ کا" اور پھر فرمایا "ایک روز حضور سرور کائنات علیہ الصلواۃ والسلام نے حضرت صدیق اکبرؓ سے دریافت فرمایا کہ "ما ترکت لعیالک" یعنے تم نے اپنے عیال کے لئے کیا چھوڑا ہے" حضرت صدیق اکبرؓ نے نہایت ادب سے کہا "اللہ و رسولہٗ" یعنے اللہ اور رسول کو۔

زکواۃ حقیقت کا طریقہ یہ ہے کہ پیر طریقت ہر ایک طالب حق کو علم سلوک اور تلقین اذکار و اشغال و مراقبہ کی تعلیم دیتا اور تفہیم کراتا ہے اس خصوص میں حضور اکرم صلعم نے فرمایا ہے کہ "لا نفع کنز من العلدای علم المعرفۃ" یعنے خزانۂ علم معرفت سے زیادہ ترنافع کوئی خزانہ نہیں ہے کیونکہ علم معرفت خلائق کیلیے رزق اور خزانہ ہے جو "ومن رزقناہ منا رزقاً حسناً" ہے۔ یہاں "رزق حسن" سے مراد علم معرفت ہے۔

زکواۃ معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ پیر کامل تزکیہ و تصفیہ قلب و تجلی روح کے طریقے طالبان صادق کو سکھاتا رہے اور نعمت عشق و محبت و قربت دوستان باصفا پر قربان کردے اور ارشادات و نکات حقائق و معارف و نفی اغیار کی طالبان واثق و مریدان صادق کو تعلیم دیتا رہے "زکواۃ معرفت" زکواۃ مال و افعال سے افضل ترین ہے۔ کیونکہ مال کی زکواۃ سے دوسروں کی پرورش ہوتی ہے۔ افعال کی زکواۃ سے خود سالک کی روح پرورش پاتی ہے اور "معرفت کی زکواۃ" سے دوسروں یعنے طالبان صادق کی روح پرورش پاتی ہے۔

پیر کا فیض صحبت پیر کامل کے فیض صحبت کے متعلق جملہ اولیاء اللہ و پیران طریقت کا متفقہ ارشاد ہے کہ

"صحبت یک ساعت با انسانِ کامل بہتر از عبادات ریاضات سالہائے دراز کہ در خلوت کند زیرا کہ انچہ در صحبت حاصل شود در تنہائی ممکن نیست" شعر

یک زمانہ صحبت با اولیا ؛ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون" یعنے اہل ذکر سے پوچھو جو تم نہیں جانتے اہل ذکر سے مراد وجودِ مومن کامل (پیر کامل) ہے کیونکہ اسی کی ذات پاک کے وسیلے سے درجہ تحقیق و تکمیل حاصل کرنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔
یہ احکام ان لوگوں کیلئے ہیں جو خود رو ہیں۔

خلفاء حضرت شیخ صاحب قبلہ | حضرت شیخ جی حالی قدس سرہ کے خلفاء دکن میں جسقدر گذرے ہیں ان کا ذکر کرنے سے پہلے اس موقعہ پر صرف اس قدر کہنا مناسب سمجھا گیا کہ بعض مولفین سلسلہ ابو العلائیہ نے جناب شیخ صاحب قبلہ قدس سرہ کے ان مشہور و معروف خلفائے کرام کا تذکرہ لکھنے میں بخل اور کوتاہ نظری سے کام لیا ہے جنکے جانشین و سجادہ نشین اعلیٰ کیفیت کے ساتھ مملکت دکن میں بحمد اللہ موجود ہیں مگر ہم نہایت کشادہ دلی سے ان سب خلفا کا ذکر خیر ذیل میں درج کر کے اپنی متبرک کتاب کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت شیخ صاحب قبلہ قدس سرہ کے پانچ اولو العزم خلفا گذرے ہیں۔
خلیفہ اول و صاحب اجازت حضرت شاہ سمیع اللہ شاہ عثمان بازی قدس سرہ
خلیفہ دوم حضرت شاہ محمد شفیع عرف جمعدار قدس سرہ۔
خلیفہ سوم حضرت شاہ شیخ نصیر قدس سرہ
خلیفہ چہارم حضرت شاہ کریم بخش قدس سرہ (بعض آپکو شاہ عبدالکریم کہتے ہیں)
خلیفہ پنجم حضرت قاضی مرزا حسن بیگ قدس سرہ

خلیفۂ اول و صاحب اجازت | حضرت شاہ سمیع اللہ شاہ عثمان ہاردنی ابوالعلائی قدس سرہٗ حضرت شیخ صاحب قبلہ کے خلیفہ اول و صاحب اجازت تھے۔

آپ نہایت قابل اور پابند صوم وصلواۃ و حامل شرع متین تھے۔ آپ بھی ملازم سرکار رہے۔ جب آپکا زہد و تقویٰ اور آپ کے اسوہ حسنہ کا اظہار آپ کے ساتھیوں پر ہوا تو وہ لوگ آپ کا احترام کرنے لگے آپ نے اپنے ساتھیوں کا اپنے ساتھ غیر معمولی برتاؤ دیکھ کر فرمایا کہ "یہ کیا قصہ ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آتا۔ تم لوگ میرا احترام کیوں کر رہے ہو؟" سب نے آپکی تعریف کرنا شروع کی آپ نے جواب دیا "تعریف خدائے لایزال کے لئے موزوں ہے تم بھی پابند شرع ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی فضیلت بخشے گا"۔ مگر ان لوگوں کا دل آپ کا احترام کرنے کے لئے مجبور تھا آخرکار آپ ملازمت ترک کر کے اپنے پیر کامل کے قدموں میں جا بیٹھے۔ آپ کے شیخ کامل نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرماکر ارشاد فرمایا کہ "ہمارے بعد تم فتحدروازہ میں جاکر وہاں فیضان ابوالعلائیہ سے طالبان کو تعلیم و تلقین دیا کرو"۔ چنانچہ حضرت شیخ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے وصال کے بعد آپ حسب ارشاد پیر طریقت فتحدروازہ میں تشریف فرما رہے اور طالبان مولا کو فیضان الٰہیہ کا سبق دیکر آپ نے سب کو پیر کامل بنا دیا۔

عرس پیر | ابتداء میں آپ اپنے پیر کا عرس شریف کیا کرتے تھے اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد نور الدین عرف عبدالہادی صدیقی ابوالعلائی قدس سرہٗ ایک عرصے تک حضرت شیخ صاحب

قبلہ کا عرس شریف کیا کرتے تھے۔

حضرت شاہ محمد نورالدین عرف عبدالہادی صدیقی ابوالعلائی قدس سرہٗ کو حضرت سمیع اللہ شاہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ نے مرید فرما کر خرقۂ خلافت جناب شیخ صاحب قبلہ قدس سرہٗ سے سرفراز فرمایا۔ آپ بھی عالم و فاضل پیر کامل تھے۔ آپ شرع متین کے سخت پابند تھے۔ آپ پاس مرید ہونے جو طالب آتا اس کو پنج وقتہ نماز کی ہدایت فرماتے اسکے بعد آپ اسکو مرید کرتے تھے آپکے خلفا بھی بہت سے گذرے ہیں مگر اس وقت آپ کے خلیفہ اول فرزند اکبر کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ محمد فیض الدین صدیقی ابوالعلائی قدس سرہٗ کو آپ کے والد بزرگوار نے مرید فرما کر خرقۂ خلافت پہنا کر اپنا سجادہ نشین فرمایا تھا۔ آپ اپنے والد کے نقش قدم بنے رہے۔ خلاف شرع اگر کوئی کام کسی سے سرزد ہوتا تو نہایت سنجیدگی سے اس کو سمجھاتے۔ آپ کی زبان فیض ترجمان میں ایسا اثر تھا کہ آپ جسکو پابند شرع شریف فرماتے وہ مرتے دم تک پابند رہتا تھا آپ نے اپنے وصال سے پہلے اپنے فرزند اکبر کو خرقہ خلافت پہنا کر اپنا سجادہ نشین فرمایا تھا۔

معزز ناظرین با تمکین کے سامنے جو واقعہ درج ذیل ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے کیونکہ آداب مریدین میں اس شعر کا بھی لحاظ رکھنا ہر مرید کے لئے از بس ضروری ہے

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ؛ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

میں نے آج تک کبھی اپنے پیر طریقت کا نام کسی سے نہیں کہا اب

چونکہ حضرت پیر طریقت کا ذکر خیر بیان کرنے کا موقعہ آگیا ہے اسلئے میں اپنے پیر کی جناب میں استدعا پیش کر رہا ہوں کہ وہ میری اس بے ادبی کو معاف فرمائیں

اپنے پیر سے استدعا میرے پیر آپ کے اس غلام نے آج تک آپ کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے نام مبارک کا اظہار کبھی کسی سے نہیں کیا اور اب بھی بیان کرنا کمال بے ادبی سمجھ رہا ہے آپ میرے ضمیر و مافی الضمیر سے خوب واقف ہیں۔ اثنائے درس میں جو کچھ ہدایات فرماتے تھے وہ میرے پیش نظر ہیں اور یہی وجہ تھی کہ میں نے آج تک سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ کے ساتھ بالخصوص حضور والا کے حالات ضبط تحریر کرنے کی جرات نہیں کی۔ اکثر مواقع پر مجھ سے یہ پوچھا جاتا تھا "آپ کو کس سلسلہ میں بیعت ہے" اس کے جواب میں میں کہتا کہ "سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ میں" پھر کس سے بیعت ہے دریافت کرتے تو میں حضرت شیخ صاحب قبلہ کے خلیفہ اول قدس سرہٗ کا نام مبارک بتا دیا کرتا تھا۔ اکثر حضرات حضرت شیخ صاحب قبلہ کے خلیفہ اول سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مجھ کو "آغائی ابوالعلائی" سمجھنے لگے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے اس غلام نے اپنے نام کے ساتھ "ابوالعلائی" لکھنا شروع کیا۔ مگر لوگوں کو اس پر بھی تشفی نہیں ہوتی تھی بعض وقت وہ لوگ میرے جواب پر ہنستے اور میں بھی ہنسکر خاموش ہو جاتا۔

آپ کے مزاج مبارک سے جملہ مریدین و معتقدین بالخصوص آپ کے صاحبزادے صاحب قبلہ (سجادہ نشین) خوب واقف ہیں۔

آپکو کبھی اپنی شہرت پسند نہ تھی۔ آپ کسی دنیادار سے ملتے نہ تھے آپ کسی کے پاس جاتے نہ تھے۔ آپ کو کسی سے کوئی غرض ہی نہ تھی بلکہ سب

کی غرض آپ سے وابستہ تھی۔ آپ کے پاس جو طالب صادق آتا اس کو فیضان باطنی سے نہال فرماتے تھے۔ آپ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے الگ تھلگ تھے مگر دنیا آپ کے نقش پا کے بوسے لیا کرتی تھی۔ اعراس کے زمانے میں آپ کے مریدین و معتقدین اور آپ کے والد صاحب قبلہ کے مریدین نذرین پیش کرتے تو آپ اس کو قبول نہ فرما کر یہ ارشاد فرماتے کہ "یہ روپیہ تم کسی غریب و مسکین کو دیدو وہ اسکے زیادہ مستحق ہیں میں اسکا مستحق نہیں ہوں"۔

مختصر یہ کہ آپ کا یہ غلام اپنی طرف سے آپ کے اسوۂ حسنہ بیان کرنے پر ہرگز آمادہ نہ تھا مگر اس غلام کے ایک "دوست الحاج عامر بن عبداللہ النہدی جو آپ کی توجہ خاص کا آج تک لطف اٹھا رہے ہیں اور جنکو آپ کی ذات مبارک سے خاص عقیدت و نسبت ہے ان کے مجبور کرنے پر پیران طریقت کے اسوۂ حسنہ بیان کرنے پر آمادہ ہوا اور یہاں تک لکھ بھی دیا گیا مگر اب جبکہ حضور کے اسوۂ حسنہ کے بیان کرنے کا موقع آگیا تو قلم ہاتھ سے اور ہاتھ دل سے بے قابو نظر آرہا ہے۔ آپ کے اس غلام میں اتنی طاقت نہیں کہ انہیں سنبھال سکے۔ اب آپ ہی کی مدد کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ کی امداد اور آپ کی طرف سے توفیق نہ ہو یہ غلام آپ کے کسی واقعہ کو صحت بیان نہیں کر سکتا۔ اس غلام کی لغزشوں اور غلطیوں کو معاف فرمائیے گا۔

مصرع: "اگر قبول افتد زہے سعادت ما"

حضرت پیر طریقت ابوالمحامد شاہ محمد محی الدین صدیقی ابوالعلائی فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت پیر طریقت شاہ محمد فیض الدین صدیقی ابوالعلائی

قدس سرہ اپنے وقت کے فاضل اجل اور پیر کامل تھے۔ آپ کی عربی و فارسی تعلیم حضرت زماں خاں شہید قدس سرہٗ کے مدرسہ فیضیہ میں ہوئی (زمانہ قدیم میں یہ طریقہ تھا کہ ہر فارغ امتحان کی دستار بندی کے موقع پر شہر کے جملہ علمار و فضلار کا ایک جلسہ عام مقرر ہوتا اور حاضرین جلسہ میں جو علمار منتخب ہوتے وہ بکرر ممتحن بنائے جاتے اور جلسہ عام میں فارغ امتحان سے مباحثے ہوتے۔ جب ان منتخب علمار کے امتحان میں فارغ امتحان کامیاب ہوتا تو اسکو یہ منتخب علمار پیٹھا (عمامہ) باندھتے اور جبہ پہناتے تھے۔

چنانچہ آپ کی تعلیم ختم ہونیکے بعد ایک بہت بڑا جلسۂ عام مقرر کیا گیا اس بھرے جلسے میں علمار نے بڑے اہم و دلچسپ سوالات کئے آپ نے نہایت استقلال سے مدلل جوابات ادا فرمائے مباحثے ہوئے غرض ایران ممتحنین نے آپ کی بیحد تعریف کرتے ہوئے آپ کو پیٹھا باندھا اپنے ہاتھوں سے جبہ پہنایا۔ پھول کے ہار گلے میں ڈالے۔ آپ جلسے سے نکلکر گھر واپس آئے۔ اپنے والد ماجد کے قدم بوس ہوئے۔ آپ کے والد ماجد قدس سرہٗ نے آپ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور فرمایا کہ ”میاں جانی علوم ظاہری میں تم جس طرح کامیاب ہوئے ہو اسی طرح علم باطنی میں بھی کامیاب ہو جاؤ اللہ تعالیٰ حصول علم باطنی میں تمہاری مدد کرے۔ آمین“

آپ کو فن سپہ گری میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ علم طب و رمل و نجوم و جفر میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کو چلہ کشی کا بڑا شوق تھا۔ ایک روز آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ”میاں جانی چلہ کشی سلسلہ عالیہ ابوالعلائیہ میں نہیں

ہے تم کیوں اس میں محنت کر رہے ہو۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو تم کو سب کچھ حاصل ہو جائے گا" اس ارشاد کے بعد آپ ذکر و شغل میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے والد ماجد قدس سرہٗ نے اپنے آخری وقت میں آپ کو یاد فرمایا۔ آپ تشریف لائے آپ کے والد صاحب قبلہ نے آپ کو خرقہ خلافت پہنایا۔ آپ کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی حکیم شاہ محمد فخرالدین صدیقی ابوالعلائیؒ کو یاد فرما کر انہیں خلافت دی اور پھر مولوی تراب علی صاحبؒ کو یاد فرما کر انہیں بھی خلافت عطا کی۔ ازاں بعد ان دونوں کو حجرہ کے باہر جانے کی اجازت دی۔ یہ دونوں حضرات حجرہ سے باہر ہو گئے تو حضرت میاں جانی صاحب قبلہ کو حکم دیا کہ "حجرے کا دروازہ بند کردو" آپ نے دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد حضرت کے والد بزرگوار نے آپ پر توجہ ابوالعلائیؒ (قلبی و نظری) ڈالی۔ حضرت میاں جانی صاحب قبلہ نہایت ضبط و تحمل کے ساتھ مست بادۂ الست بنے بیٹھے رہے جب بہت دیر ہوئی تو مریدین نے بے قراری کے ساتھ دروازہ کھول کر دیکھا حضرت میاں جانی صاحب قبلہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے والد ماجد کو دیکھا تو وہ دنیا سے پردہ کر گئے حضرت میاں جانی صاحب قبلہ وہیں بیٹھے رہے۔ آپ کے والد ماجد قدس سرہٗ کو غسل دیا گیا نماز جنازہ کے لئے آپ کو بلایا گیا آپ نے نماز جنازہ پڑھا دی پھر اپنی جگہ جا بیٹھے۔ تدفین کے وقت تمام مریدین نے آکر قدمبوس ہو کر کہا کہ چلئے آخری دیدار فرما لیجئے۔ آپ نے انکو جواب دیا کہ "آخری دیدار کس کا؟" سب نے کہا ہمارے پیر کا اور آپ کے والد ماجد کا۔ آپ نے فرمایا کہ "زندہ کا دیدار تو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے

تم کو جو کچھ کرنا ہو کرلو۔ میرے سامنے سے چلے جاؤ" مختصر یہ کہ آپ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد سے مسند خلافت ابوالعلائیہ پر متمکن رہے۔

آپ ذاکر و شاغل شب بیدار تھے روزے بھی رکھا کرتے تھے کثرت اذکار و اشغال سے آپ کی طبیعت میں جلال پیدا ہو گیا تھا اس لیئے آپ کسی سے ملنے نہ لگے اپنا مکان اور دیگر سامان آرام و آسائش کو ترک کر کے خانقاہ شریف میں مقیم ہو گئے اور وہیں آخری وقت تک رہے۔

آپ نماز کے لئے مسجد تشریف لاتے بعد نماز واپس تشریف لیجاتے جمعہ و عیدین کی نماز و خطبات آپ ہی پڑہایا کرتے تھے۔ آپ کے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں تھا مگر مراسم عرس سال میں آٹھ سات مرتبہ برابر ادا کیا کرتے تھے اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو مجلس سماع بھی ہوا کرتی تھی

آپ کے قلب پر تین مرتبہ فالج کا پورا حملہ ہوا۔ مگر آپ مفلوج سے دکھائی نہ دیتے تھے۔ ہر موقع پر دہی منگوا کر کھاتے اور کورے گھڑوں کے پانی سے حمام فرماتے۔ تندرست ہو جاتے تھے۔

خواب | حسب عادت یہ مؤلف حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت پیر طریقت نے اپنے اس غلام سے فرمایا کہ "قاضی میاں آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے"

حضرت قبلہ اپنے اس غلام کو "قاضی میاں" پکارا کرتے تھے۔ آپ نے جو خواب فرمایا اسکا اظہار ناممکن ہے البتہ خواب میں جس شعر کو بار بار پڑھکر لطف اٹھاتے رہے اسکو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے

امن شوقاً الیٰ دیارٍ رئیت فیہا جمال سلمیٰ ؎ کہ میرساند زاں نواحے نوید لطف بجانب ما

اس کے بعد نہ معلوم حضرت پیر و مرشد نے اور کیا کیا ارشاد فرمایا میں تقریباً ایک گھنٹہ تک گم جب مجھے ہوش آیا تو حضرت قبلہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے میں قدم بوس ہوا حضرت نے مجھے گھر جانے کی اجازت دی۔ اور میں چلا گیا۔

خواب کے ارشاد فرمانے کے بعد سے میں روزانہ اور کبھی ایک روز کے وقفہ سے ضرور حاضر ہوا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد ہی سے آپ کی علالت شروع ہوئی اور تقریباً سات روز تک کھانا نہ کھانے اور پانی نہ پینے کی کیفیت تمام مریدین کو معلوم ہوئی صاحبزادے صاحب جو حصول علم ظاہری میں مصروف تھے وہ بھی فکرمند ہو گئے ڈاکٹر پر ڈاکٹر آنے لگے نواب ارسطو یار جنگ (ڈاکٹر عبدالحسین مرحوم) اور ڈاکٹر نواب فیض جنگ وغیرہ نے دیکھ کر کہا کہ "اگر حضرت قبلہ اور آٹھ دس روز کچھ بھی نہ کھائیں اور نہ پئیں تو بھی کوئی خطرہ نہیں" اسی میں آٹھواں روز بھی گذر گیا بالآخر آپ کے صاحبزادے اور خاص مریدین نے بمشورہ ڈاکٹر غذا حقنہ کے ذریعے پہنچانے کی تدبیر نکالی ان کی یہ سب تدبیرین برعکس ہوئیں آخر کار ۹ / شعبان المعظم ۱۳۴۰ھ کو آپنے ہم دنیا داروں سے پردہ فرمایا۔

حضرت پیر طریقت کے پاس اس مؤلف نے بہ حیثیت طالب علم سالہا سال تک زانوئے ادب تہہ کیا ہے اس دوران میں حضرت قبلہ کے ارشادات جو بہ لحاظ موقع و محل ہوا کرتے تھے ان میں سے چند ارشادات

کا ذکر بعنوان اصطلاحات تبرکاً و تیمناً ذیل میں درج کیا جاتا ہے

اصطلاحات صوفیہ | تصوف۔ دل کو غیر خدا سے پاک و صاف اور جسم کو سنت نبوی سے آراستہ و پیراستہ رکھنا اہل تصوف (صوفی) خاصان خدا جو سنت رسول پر چلنے والے ہوتے ہیں۔

صوفیاء میں بھی بارہ فرقے ہیں جو "مذہب" کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ ان بارہ فرقوں میں گیارہ فرقے راہِ ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایک فرقہ راہ راست پر ہے ان فرقوں کے عقائد بھی بہ لحاظ مناسبت نام فرقہ جدا جدا ہیں۔ بارہ فرقوں کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حبیبیہ (۲) اولیاء (۳) شمراخیہ (۴) اباجیہ (۵) حالیہ (۶) طفلیہ (۷) حلولیہ (۸) حوریہ (۹) واقفیہ (۱۰) متجاہلیہ (۱۱) مکاسیہ (۱۲) الہامیہ

ان فرقوں کی تفصیل نشاءاللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں کیجائیگی

میخانہ و بت خانہ و شراب خانہ و خم خانہ سے مراد پیر طریقت عارف کامل کی خانقاہ ہے۔

ترسا۔ روحانی طاقت یعنے باطنی قوت رکھنے والے (صاحب باطن) کو کہتے ہیں۔

ترسا بچہ۔ سالک کے دل پر غیب سے جو شئے وارد ہو

بت۔ تجلی شاہد معنی کو کہتے ہیں کہ جس کی بدولت سالک کے اوصاف ظاہر ہوتے ہیں

پیر خرابات۔ عالم باطن

گبروکافر۔ وہ پیر طریقت کہ جو راہ خدا میں سوائے خدا کے کسی دوسرے کو نہ جانے اور نہ پہچانے اور اسکی محبت میں خود کو فنا کردے۔
مئے۔ ایک ذوق لطیف ہے جو سالک کے دل پر وارد ہوتا اور اس کی بدولت سالک مست وبیخود وسرشار ہوجاتا ہے۔
پیمانہ وساغر۔ ایک باطنی خاص شئے کا نام ہے جسکا تعلق مشاہدۂ انوارِ غیبی سے ہے
زنار۔ اتباعِ دینِ محمدؐ عربی میں یکجہتی ویک رنگی پر پورا اترنا۔
کلیسا وکنشت۔ عالمِ یقین وشہادت کو کہتے ہیں۔
یار ودلدار۔ ومحبوب وصنم ودوست۔ تجلی روحی وصفائی کو کہتے ہیں
بوسہ۔ فیض وجذبہ باطنی اور دیدار کو کہتے ہیں جس کا تعلق سالک کی ذات ہی سے ہے۔
لب ودہان۔ صفات حیات کو کہتے ہیں۔
چشم وآبرو صفت جمالی وجلالی کو کہتے ہیں۔
الہام غیب سے سالک کو معلوم ہوتا ہے۔
رند وقلاش وقلندر۔ اہل ترک واہل صفا کو کہتے ہیں جو جملہ خواہشات ولذات نفس سے دور رہتے ہیں۔
مست وشاہد۔ صاحب جذبات ووجدانیات وصاحب ذوق وشوق کو کہتے ہیں۔
خمار وبادہ فروش۔ پیرانِ واصل اور مرشدان کامل کو کہتے ہیں۔
ساقی ومطرب۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ترغیب دلانے والے اور فیض

باطن کے پہنچاننے والے کو کہتے ہیں۔
اس موقعہ پر حضرت اشرف الحق قدس سرہٗ کے خاص خاص اشعار بھی ذیل میں پیش کیئے جاتے ہیں جنہیں خاص خاص اصطلاحات موجود ہیں

هر طرف روئے اوست خاطر خواہ ÷ نشنیدی "فثم وجہ اللہ"
دیدن حق اگر نہ ہست روا ÷ پس چرا خواند "ہٰذہٖ اعمٰی"
اے کہ در خود خدا نمی دانی ÷ "افلا تبصرون" چہ می خوانی
گر خدا را از خود جدا جوئی! ÷ "من عرف نفسہ" چرا گوئی
"وہو معکم" کہ خود بخود خوانی ÷ این "معیت" چگونہ میدانی
گر خدا از حلول جا پاکست ÷ عقل این جا ہمیشہ گمناکست
گر نہ خود را بخود ہمیشہ نمود ÷ "ما رأیت غیر" حق چہ ساں بود؟
"وہو الآن" را چہ فہمیدی ÷ تا "کما کان" را فہمیدی
بجدائی جدائے کس نبود ÷ این قدر دانشِ تو بس نبود
غیر تو چوں ہمیشہ معدوم است ÷ دانش غیر را ازاں شوم است
موسیٰ گو وجود خود نشناخت ÷ "لن ترانی" ندا ازو برخاست
ہر کہ خاک وجودِ خود شوید! ÷ "من رآنی" چو مصطفےٰ گوید
"لمن الملک الیوم" کن تکرار ÷ "للّٰہ الواحد القہار"
ندرسید از این سخن جوئیم ÷ "ولکم وینکم" ہمی گوئیم!!!

شرف الحق بجائے خویش بخواند
"وزہق الباطل" ایں چو غیر نماند

اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام ٭ آتش دوزخ بود بروے حرام

حضرت مولانا جامی قدس سرہ نے سالک راہ طریقت کیلئے تین شعر میں مسئلہ حقیقت کو صاف فرما دیا ہے۔

گر نقطہ ذات را بدانی ٭ دانی کہ بجز خدا نیست

گر نقطہ ذات را ببینی ٭ بینی کہ خدا از تو جدا نیست

گر نقطہ ذات را بیابی ٭ یابی کہ بجز تو کس خدا نیست

سماع | ایک روز میں نے حضرت قبلہ سے عرض کیا کہ سلسلہ عالیہ قادریہ و نقشبندیہ میں سماع کی قطعاً ممانعت ہے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں سماع کی عام اجازت ہے۔ اس اختلاف کی کیا وجہ ہے"۔ جناب پیر طریقت نے ارشاد فرمایا سنو:

سماع کے مدارج | سماع کے تین درجے ہیں۔ (۱) مجلس عام (۲) مجلس خاص (۳) مجلس خاص الخاص۔

سماع خاص الخاص کے سننے والے حضرات کے پاس عام سماع قطعاً منع ہے اور مجلس سماع عام و خاص" کے سننے والوں کو اس مجلس" خاص الخاص" میں شرکت کی قطعاً ممانعت ہے

سماع کی ممانعت | سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ میں سماع کے سننے کی عام طور پر ممانعت ہے اسکی اصلی وجہ یہ ہے کہ لحنِ داودی ایک ایسا پر کیف ہے کہ اس آواز پر ہزاروں نے جانیں دیدی ہیں۔ چونکہ مجلس سماع میں

عوام کا رحجان مجاز کی طرف اور خاص کا رحجان مجازی و حقیقی کے درمیان رہتا ہے اور ایسے لوگ بالعموم بہت کمزور قلب کے ہوتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تصور مجازی میں ان کی جان نکلجائے اور وہ کہیں کے نہ رہیں چونکہ شرعاً انسان کی جان بچانا فرض ہے اس لئے یہ نظر تحفظ و احترام احکام شرع شریف عام طور پر سماع کی ممانعت کردیگئی۔

مجلس سماع خاص الخاص | اس مجلس خاص الخاص کا منشا یہ ہے کہ صاحب دل و صاحب کیفیت حضرات اپنے اذکار و اشغال وغیرہ میں مصروف رہ کر اپنے کیفیات و مدارج میں ترقی کریں۔

شرائط مجلس سماع خاص الخاص | (۱) اس مجلس میں عام مریدین و خلفا کی شرکت کی قطعاً ممانعت ہے (۲) مریدین خاص الخاص (جنہیں خلافت کا مرتبہ حاصل ہو) و خلفاء خاص الخاص (جنہیں جانشین پیر کا مرتبہ حاصل ہو یعنی صاحب اجازت (۳) دائم الصوم یعنی طے کے روزے رکھنے والے (۴) قائم اللیل یعنی شب بیدار (۵) کبھی نماز قضا نہوئی ہو اور ہمیشہ باوضو رہے وغیرہ

قوال | اس مجلس خاص الخاص کے قوال بھی متذکرہ شرائط کے پابند ہوتے تھے اور ایسے قوالوں کا شمار مریدین خاص میں تھا۔ مختصر یہ کہ یہ خاص محفل جملہ (۱۲) حضرات پر مشتمل ہے (۱) پیر طریقت (۲) دو خلفا خاص (یعنی صاحب اجازت) (۳) چھ مرید خاص (۴) تین قوال خاص الخاص

اس سماع الخاص الخاص (جسکو عوام بند سماع کہتے ہیں) کا رواج بطریق سنت رسولؐ جناب امیر المومنین سیدنا ابا بکر صدیقؓ و جناب سیدنا علیؓ ابن ابی طالب

سے خاص خاص صورتوں میں خاص خاص حضرات کے پاس چلا آرہا ہے دوسرے معنوں میں بہ لحاظ اہمیت وعظمت اس مجلس کو بالکل راز میں رکھا گیا ہے اور بہ اتباع پیران طریقت اس کا عمل صاحب اجازت خلفاء سلسلہ عالیہ قادریہ و نقشبندیہ وابو العلائیہ میں چلا آرہا ہے

سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بھی سماع خاص الخاص کا عمل خاص خاص خلفائے صاحب اجازت میں ہے۔

نقشہ مجلس سماع خاص الخاص | مسند پیر طریقت

قوال بالغ قوال نابالغ قوال ضعیف العمر

دائیں اور بائیں طرف کے قوال دف الکوخی باجہ بجاتے رہتے ہیں اور درمیانی "نابالغ قوال گاتا رہتا ہے اس مجلس خاص الخاص کے وجد و کیفیت وغیرہ کا تذکرہ عمداً ہم بیان کرنا نہیں چاہتے ہیں۔

مخفی مبادکہ اس خاص الخاص سماع کی اجازت سلسلہ عالیہ ابو العلائیہ کے خلفاء خاص (صاحب اجازت) کے پاس سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے

حضرت پیر طریقت کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ

محمد فیض الدین ثانی صدیقی ابوالعلائی عرف غلام جیلانی صاحب قبلہ مدظلہ سجادہ نشین ہوئے آپکے والد صاحب قبلہ کے وصال تک آپ علوم ظاہری کے حاصل کرنے میں مصروف تھے اسلئے بروز فاتحہ سوم آپکے حقیقی چچا حضرت حکیم سید شاہ محمد فخر الدین صدیقی ابوالعلائی قدس سرہٗ نے آپکو خرقہ خلافت پہنایا۔ اس جلسۂ سجادہ نشینی میں حیدرآباد کے بڑے بڑے علماء و مشائخین و سجادہ نشین شریک تھے آپ نے تعلیم باطنی اپنے چچا مرحوم سے حاصل کی۔

آپ اپنے پیران طریقت کے قدم بقدم ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت رکھے اور یہ بھی دعا ہے کہ آپ لاکھوں طالبان مولا کو فیض ابوالعلائیؒ سے فیضیاب فرماتے رہیں۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

حضرت شیخ صاحب قبلہ کے دوسرے خلیفہ

حضرت پیر طریقت شاہ محمد شفیع عرف جمعدار ابوالعلائی قدس سرہٗ حضرت شیخ جی حالی قدس سرہٗ کے خلیفہ دوئم تھے۔ آپ عالم و فاضل پابند صوم و صلوٰۃ تھے ہمیشہ آپکے پیش نظر کلام الٰہی اور کتاب رسول صلعم تھی آپ اپنے مریدین و معتقدین کو پابند شرع شریف رہنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شیخ صاحب قبلہ کے وصال کے بعد آپ اپنے وطن اورنگ آباد کو تشریف لے گئے اور وہاں حضرت پیر طریقت میر سید دوست محمد ابوالعلائی قدس سرہٗ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور تقریباً اٹھ سال تک معتکف رہے وہاں سے حیدرآباد تشریف لاکر اپنے پیر کی خانقاہ شریف میں بیٹھ گئے۔ اور اپنے آخر دم تک مسند خلافت پر متمکن رہے آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ شاہ محمد وجیہ الدین عرف

غلام خواجہ المعروف خواجہ میاں قدس سرہٗ سجادہ نشین ہوئے

سلوک اویسیہ یاد رہے کہ سلسلہ ابو العلائیہ میں سلوک اویسیہ کا رواج بالخصوص پایا جاتا ہے چنانچہ خود حضرت سیدنا ابو العلاء قدس سرہٗ کو عالم رؤیا میں حضرت پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت اور حضرت سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلہ عالیہ چشتیہ کی خلافت سرفراز ہوئی تھی اور یہی طریقہ سلوک حضرت شیخ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے بعض خلفاء کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے۔ جو سلسلۂ اہل طریقت ہے۔ اس لیے کہ حضرت خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پوتے تھے حضرت جمعہ صاحب قبلہؒ کے دو خلیفہ تھے اور یہ ہر دو خلیفہ بڑے پایہ کے بزرگ گذرے ہیں۔ (۱) حضرت شاہ محمدؐ خواجہ وجیہ الدین عرف غلام خواجہ قدس سرہٗ (۲) حضرت شاہ محمدؐ حسن ابو العلائی قدس سرہٗ

معذرت یہ کہ متذکرہ خلفاء کے مریدین وغیرہ نے اس مصنف نے اپنی اس تصنیف کا تذکرہ کر کے کہا تھا کہ "آپ حضرات اپنے اپنے پیر کا سلسلہ اور ان کے خاص خاص خلفاء اور ان کے آسوۂ حسنہ اپنے پیر کی اجازت سے نوٹ کر کے مجھے لا دیں تاکہ بہ صحت ترتیب حالات لکھے جا سکیں" ان میں سے حضرت نواب محمدؐ اسمٰعیل خاں ابو العلائی قدس سرہٗ کے مرید مولوی میر ریاست علی صاحب نے حضرت بندہ قدس سرہٗ اور ان کے خلفاء کے حالات مرحمت فرمائے۔ جو قابل صد شکر ہیں

حضرت خواجہ میاں حضرت شاہ محمدؐ خواجہ وجیہ الدین عرف غلام خواجہ المشہور خواجہ میاں ابو العلائی قدس سرہٗ اپنی مسند نشینی سے پہلے صحبت رنگین

مزاج تھے۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے پیر کامل ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت پیر عمر علیشاہ ابوالعلائی خلیفہ سجادہ نشین شیخ صاحب قبلہ قدس سرہما نے آپکو خرقہ خلافت پہنایا۔ آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ فیاض الدین خاں متخلص بندہ ابوالعلائی قدس سرہٗ تھے۔

حضرت بندہ | آپ اپنے پیر کے عاشق صادق تھے۔ مرید ہونیکے بعد جاگیر وغیرہ کو چھوڑ کر پیر کی خدمت میں رہنے لگے۔ آخر کار آپ کی محنت کا صلہ آپ کو ملگیا آپ بھی پیر کامل گزرے ہیں آپکے حسب ذیل خلفاء تھے۔

(۱) نواب فرخندہ یاور جنگ اول مرحوم (۲) دلیل خاں عرف جمعدار مرحوم (۳) حضرت بہبود علیشاہ ابوالعلائی قدس سرہٗ (۴) حضرت معین الدین ابوالعلائی رح

حضرت بہبود علی شاہ | حضرت بہبود علی شاہ ابوالعلائی قدس سرہٗ بھی پیر کامل گذرے ہیں آپ کے بھی چار خلیفہ تھے۔

(۱) حضرت نواب غیاث الدین علیخاں ابوالعلائی قدس سرہٗ (۲) میر روشن علی نبیرہ و سجادہ نشین حضرت بہبود علی شاہ قدس سرہٗ (۳) حضرت مرزا واجد علی شاہ ابوالعلائی قدس سرہٗ (۴) حضرت نواب محمد علیخاں ابوالعلائی قدس سرہٗ

نواب محمد علیخاں | حضرت نواب محمد علیخاں ابوالعلائی قدس سرہٗ اپنے وقت کے کامل بزرگ گزرے ہیں آپ پابند شرع شریف تھے۔ خلاف شرع کسی مرید یا معتقد کو کوئی کام کرنے سے روکتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند و خلیفہ مولوی مختار علی خاں صاحب ابوالعلائی سجادہ نشین ہوئے آپکی وقات بھی بہت تھے اور اپنے بزرگوں کے قدم بقدم ہیں۔

محمد غیاث الدین علیخاں حضرت محمد غیاث الدین علی خاں ابوالعلائی قدس سرہٗ بڑے پائے کے بزرگ گذرے ہیں۔ آپ عالم و فاضل تھے۔ احکام خدا ورسول آپ کے ہمیشہ پیش نظر تھے۔ آپ کے خلیفہ مولوی میر قادر علیخاں صاحب ابوالعلائی نبیرہ مرحوم سجادہ نشین ہیں۔ آپ کے بھی اوقات بہت اچھے ہیں۔ آپ اپنے بزرگوں کے نقش قدم ہیں۔

اس موقع پر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس مصنف نے حضرت غیاث الدین علیخاں قدس سرہٗ کے ایک مرید (جو غالباً آجکل خلیفہ کا درجہ رکھتے ہیں) چودھری صاحب نے کہا تھا کہ "اپنے پیراوران کے خلفاء اور موجودہ سجادہ نشین اوران کے خلفاء کے حالات باجازت پیر مجھے مرحمت فرمائیں افسوس ہے کہ موصوف نے بڑی کوتاہ نظری سے کام لیا اپنے آجتک کوئی جواب ہی ادا نہیں کیا جسکا سخت افسوس ہے۔

شاہ مرزا واجد علی بیگ حضرت شاہ مرزا واجد علی بیگ ابوالعلائی قدس سرہٗ بڑے پایہ کے بزرگ گذرے ہیں۔ آپ کا زہد و تقویٰ مشہور ہے آپ پابند شرع شریف تھے آپ اپنے پیر کے سجادہ نشین بھی تھے۔ آپ کے نواسے و خلیفہ مولوی سید خواجہ فریدالدین عرف شاہ صاحب میاں ابوالعلائی سجادہ نشین درگاہ حضرت ببود علی شاہ ابوالعلائی قدس سرہٗ ہیں۔ آپ بھی عالم و فاضل اور اپنے نانا پیر طریقت کے نقش قدم ہیں۔ آپ کے اوقات بہت اچھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کو خلافت حضرت نواب محمد علیخاں ابوالعلائی سے بھی ملی ہے۔

دستار خلافت

حضرت پیر طریقت جمعدار صاحب قبلہ ابو العلائی قدس سرہٗ کا یہ طریقہ تھا کہ مجلس سماع میں جب آپ کو وجد آتا تو آپ اپنے جسم پر کا لباس کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو قوال کو عطا فرما دیا کرتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مجلس سماع میں آپ نے بحالت وجد اپنے جسم پر کا لباس قوال کو دیدیا۔ مجلس سماع ختم ہونے کے بعد آپ کے پیر طریقت حضرت شیخ جی حالی قدس سرہٗ نے اپنا رومال اوڑھنے اور اپنی دستی سر پر رکھنے جمعدار صاحب قبلہ کو سرفراز کی تھی۔ حضرت جمعدار صاحب قبلہ نے احتراماً وتعظیماً دستی سر پر رکھکر اس پر سے رومال لپیٹ لیا۔ اس روز سے آپ نے اپنی آبائی دستار چھوڑ دی دستی اور رومال ہی کو دستار فضیلت وخلافت بنا لیا چنانچہ یہی دستار فضیلت بجائے خرقہ خلافت کے اپنے خلیفہ و فرزند کو عطا فرمایا تھا جو اس سلسلہ میں آجتک بحیثیت دستار خلافت چلا آرہا ہے

حضرت جمعدار صاحب قبلہ کے دوسرے خلیفہ

حضرت محمد حسن ابو العلائی قدس سرہٗ کے حالات لکھنے سے قبل یہ عرض کر دینا مناسب خیال کیا گیا کہ اس مصنف نے بتوسط حکیم نامدار خاں صاحب آغائی ابو العلائی اور محمود خاں صاحب آغائی ابو العلائی حالات سجادہ نشین وخلفا وغیرہ طلب کئے تھے لیکن ہر دو حضرات نے اپنے پیر طریقت سے عرض کرکے مجکو نفی میں جواب دیدیا اس لئے مصنف ترتیب خلفا وسجادہ نشینوں کے نشیب و فراز کا ذمہ دار نہیں رہا۔

حضرت محمد حسن

حضرت محمد حسن ابو العلائی قدس سرہٗ حضرت پیر طریقت

شیخ جی حالی قدس سرہٗ کے مرید تھے۔ بعد وصال پیر آپ کو حضرت جمعدار صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے خلافت عطا کی۔ آپ بھی اپنے وقت کے پیر کامل عالم و فاضل پابند شرع شریف تھے۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف گذرے ہیں۔ آپ کے تالیفات میں ایک کتاب "نذر عزت" بھی ہے جو اس سلسلہ میں بہت مشہور ہے۔ آپ اپنے وقت کے ایک زبردست شاعر بھی تھے۔ آپ کا تخلص "محو" تھا آپ کے دو خلیفہ گزرے ہیں (۱) حضرت آغا داؤد ابو العلائی قدس سرہٗ (۲) حضرت حافظ میر شمس الدین علیخاں ابو العلائی

حضرت آغا داؤد — حضرت آغا داؤد ابو العلائی قدس سرہٗ ایک لبا بزرگ عالم و فاضل پیر کامل تھے آپ کا تخلص "صحو" تھا آپ کے دیگر تصانیف کے علاوہ ایک دیوان موسوم بہ دیوان صحو ہے آپ بھی شرع شریف کے نہایت پابند ذاکر و شاغل شب بیدار تھے۔ آپ کے خلیفہ و سجادہ نشین آپ کے فرزند حضرت آغا محمد حسن (ثانی) آغائی ابو العلائی قدس سرہٗ تھے۔ آپ بھی پیر کامل تھے آپکے وصال کے بعد آپ کے فرزند آغا محمد قاسم عرف قاسم میاں صاحب آغائی ابو العلائی خلیفہ و سجادہ نشین ہوئے۔ آپ بھی بہت قابل ہیں آپ کے اوقات بھی بہت اچھے اور آپ شرع شریف کے پابند ہیں۔ فی زمانہ آپ مغتنمات سے ہیں۔

حضرت شاہ محمد حسن کے دوسرے خلیفہ — حضرت حافظ میر شمس الدین علیخاں ابو العلائی قدس سرہٗ حضرت شاہ محمد حسن قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ دوم تھے۔ آپ دکن کے ممتاز جاگیرداروں میں سے تھے آپ

بڑے عالم و فاضل و کامل بزرگ تھے اپنے پیر کے آستانہ پر حاضر ہونے کے بعد اپنی جاگیر وغیرہ سے بالکل بے تعلق ہو گئے آپ کی زندگی درویشانہ تھی آپ ذاکر و شاغل و شب بیدار اور صاحب کیفیت تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ مولوی قاسم میاں صاحب کے مراسم خلافت آپ ہی نے ادا کیئے۔

حضرت شیخ صاحب قبلہ کے تیسرے خلیفہ | حضرت شاہ کریم بخش ابوالعلائی قدس سرہٗ تھے بعض آپ کا اسم شریف شاہ عبدالکریم بتاتے ہیں چونکہ آپکے حالات دستیاب نہیں ہوئے اس لیئے آپ کی تفصیل بیان کرنے میں مجبوری ہے۔

حضرت شیخ صاحب قبلہ کے چوتھے خلیفہ | حضرت مرزا حسن بیگ ابوالعلائی قدس سرہٗ تھے بعض کہتے ہیں کہ آپ "قاضی" تھے آپ بھی عالم و فاضل پیر کامل گذرے ہیں آپکے خلفاء میں حضرت معروف علیشاہ ابوالعلائی قدس سرہٗ مشہور بزرگ گزرے ہیں۔

حضرت معروف علی شاہ | عالم و فاضل باخدا بزرگ گذرے ہیں۔ آپ پابند صوم و صلواۃ شب بیدار ذاکر و شاغل تھے آپ کے یوں تو بہت سے خلیفہ ہیں ان میں سے ایک مشہور بزرگ حضرت احمد حسین خاں ابوالعلائی قدس سرہٗ تھے آپ بھی عالم و فاضل متقی و پرہیزگار صاحب کیف تھے۔ دوسرے خلیفہ آپکے برادر نسبتی و خلیفہ حضرت میر نیاقت علی قادری ابوالعلائی قدس سرہٗ تھے آپ بھی بڑے کامل ذاکر صاحب باطن تھے۔

حضرت معروف علی شاہ قدس سرہٗ کی اولاد میں سجادہ نشین و خلافت چلی آرہی ہے آپ کا مزار شریف اپنے پیر کے مزار مبارک کے قریب ہے اور بہ مقام بودے شاہ قدس سرہٗ کی کھڑکی کے باہر واقع ہے۔

حضرت بودے شاہ | حضرت بودے شاہ ابوالعلائی قدس سرہٗ کی نسبت صاحب اسرار ابوالعلا قدس سرہ لکھتے ہیں کہ آپ بھی سیدنا ابوالعلا قدس سرہ کے نسب سے تھے۔

دُعا | اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فیضان پیران طریقت کو قیامت تک جاری و ساری رکھے اور موجودہ خلفاء و سجادہ نشینوں کو ان کا نقش قدم بنائے آمین ثم آمین۔

قاضی عارف ابو العُلائی